بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, 16th November, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا
فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي
أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا
لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا
فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

ترجمہ: ان لوگوں کے دلوں میں جو جو کچھ ہے خدا اس کو (خوب) جانتا ہے۔ تم ان (کی باتوں) کا کچھ خیال نہ کرو اور انہیں نصیحت کرو اور ان سے ایسی باتیں کہو جو ان کے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, 16th November, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا
فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي
أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا
لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا
فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

ترجمہ: ان لوگوں کے دلوں میں جو جو کچھ ہے خدا اس کو (خوب) جانتا ہے۔ تم ان (کی باتوں) کا کچھ خیال نہ کرو اور انہیں نصیحت کرو اور ان سے ایسی باتیں کہو جو ان کے

دلوں میں اثر کر جائیں۔ اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے۔ اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول خدا بھی ان کے لیے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔ تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔

POINT OF ORDER

RE:MISCONDUCT AGAINST THE PRESS

جناب چیئرمین: جناب اقبال حیدر صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

Syed Iqbal Haider : Mr. Chairman, Sir, I have to draw attention of this honourable House to more shocking and painful repeated attacks on the press "خبریں اخبار" کے خلاف فوجداری کے مقدمے صرف اس لئے بنائے گئے کہ اس نے اسلام آباد کے اور پنڈی کے جوئے خانوں کی خبریں شائع کیں۔ رات کو "حیدر" اخبار کے چیف ایڈیٹر پر اٹیک ہوا۔

اس سے پہلے "مرکز" اخبار کے اوپر بھی جھوٹے مقدمات بنائے جا رہے ہیں جس سے مسلسل اخبارات کو، صحافیوں کو اتنا زیادہ ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے کہ جس کی مثال حقیقتاً نہیں ملتی ہے۔ اور پولیس اس طرح سے وحشیانہ طور پر اس کے ساتھ misbehave کر رہی ہے، اخباروں کے نمائندوں کے خلاف، اخبارات کے دفتر پر، اخبارات کے اشتہارات پر، اخبارات کے نیوز پرنٹ پر، ہر طرح سے اس کا سخت نوٹس لینا چاہئے۔

جناب چیئرمین: بہر حال یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا۔

سید اقبال حیدر: نہیں بنتا میں مانتا ہوں۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں۔ لیکن اگر اس کے اوپر میں ایڈجرنمنٹ موشن موو کرتا ہوں یا موشن انڈر ۱۹۴ موو کرتا ہوں یا ریزولیوشن موو کرتا ہوں تو وہ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر آتے ہیں۔ پرائیویٹ ممبرز ڈے پر بزنس کچھ اور ہو جاتی ہے۔ ہمیں ایک ہفتے میں ایک دن ملتا ہے۔ تین ہفتے کا سیشن ہے۔ ہم کیا کریں؟

جناب چیئرمین: ایڈجرنمنٹ موشنز توروز آتے ہیں۔ لیکن باری پر آتے ہیں۔

سید اقبال حیدر: ایڈجرنمنٹ موشنز ٹیکنیکلی maintainable نہیں ہیں۔ کیونکہ اس میں مسلسل ایک specific incident نہیں ہوتا۔ اس میں چار چھ انسیڈنٹ ہو جاتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ چار انسیڈنٹ ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ بھی قانون دان ہیں۔ اس کا حل مجھے بتائیں۔

سید اقبال حیدر: یہی ایک حل ہے۔ کم از کم آپ ہمیں ورِبل کال اٹینشن نوٹس کی اجازت دے دیں۔ منسٹر صاحب سے پوچھ لیں کہ جناب خبریں کے خلاف آپ نے کیوں مقدمہ بنایا ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں ورِبل کال اٹینشن تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ آپ ویسے کال اٹینشن دے سکتے ہیں۔ اگر قانون کے مطابق ہو گا۔

سید اقبال حیدر: جناب "حیدر" کے چیف ایڈیٹر کے گھر پر جو بدتمیزی کی ہے۔

جناب چیئرمین: اقبال حیدر یا۔۔۔۔

سید اقبال حیدر: جناب "حیدر" اخبار۔

جناب چیئرمین: میں نے سمجھا آپ نے اقبال حیدر نام کا کوئی نیا اخبار نکال لیا ہے۔

سید اقبال حیدر: جناب پولیس اسٹیٹ نہ بننے دیں۔

جناب چیئرمین: بہر حال انفارمیشن کے منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ لیکن یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ لہٰذا میں وقفہ سوالات شروع کرتا ہوں۔ فصیح اقبال صاحب

آپ بھی یہی بات کریں گے۔ مجھے پتہ ہے یہ پوائنٹ اف آرڈر بنتا نہیں ہے۔

سید فصیح اقبال: جناب! جو بات اقبال حیدر صاحب نے کی ہے اس میں ایوان کا ٹائم ضائع نہیں ہوتا ہے۔ بات یہ ہے اخبارات کے سلسلے میں پچھلے کوئی دس سال سے اسی طرح وقت کی حکومت نازیبا اقدامات کرتی ہے۔ پچھلے دور میں بھی ہوا اس دور میں بھی ہو رہا ہے۔ اس کے لئے آپ کوئی ایسی چیز سوچیں، کوئی ایسی کمیٹی بنائیں جس میں ذمہ دار ہوں انٹیریئر منسٹر، انفارمیشن منسٹر اور ہاؤس میں بھی اور جو اپوزیشن کے آدمی ہیں ان کو بھی لیں تاکہ اس قسم کے معاملات اگر یہاں اٹھائے جاتے ہیں، اگر صحیح ہیں تو بڑی غلط بات ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کی کمیٹی ہے۔ آپ اس مسئلے پر سوچ کے تجاویز پیش کریں۔ یہی تو اس کمیٹی کا وقت ہوتا ہے۔

سید فصیح اقبال: میں کہتا ہوں ہاؤس کے آپ چیئرمین ہیں۔ ان چیزوں کو جب ہم لوگ اٹھاتے ہیں تو اس کا مقصد ہے معاملات بہتر ہوں۔ پریس کے ساتھ وہ سلوک روا نہ رکھا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ کمیٹی میں سوچ کے تجاویز پیش کریں کہ کیسے معاملات بہتر ہوں۔ اخبارات کی رپورٹنگ اچھی ہو، غیر جانبدار ہو، کسی پر زیادتی نہ ہو۔ یہ سوچ کے بتائیں ناں۔

سید فصیح اقبال: ملک کے قانون کے تحت مقدمہ چلاتے ہیں۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: آپ تجاویز پیش کریں ناں۔ سوال نمبر ۱۰۶ ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔

106. ***Dr. Muhammad Rehan :** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the criterian for issuing official motor-cycle to the employees of the PTC, Headquarter;

(b) whether it is a fact that most of the official motor-cycles are in the personal use of the employees;

(c) whether it is also a fact that conveyance allowance is paid to the employees who are provided with the said facility, if so, its reasons; and

(d) the details of expenditures incurred on fuel/repairs of these motor-cycles from January, 1991 to 31st August, 1992?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : (a) Sanction of motor cycles is done on case to case basis keeping in view the service exigency requirements.

(b) No.

(c) Yes, as the motor cycles are ment for official use only.

(d) Expenditure incurred on fuel and repair of motor cycles during January 1991--August 1992 is Rs. 0.45 (M) and Rs. 0.26 (M) respectively.

Mr . Chairmn : Supplementary question?

Dr. Muhammad Rehan : Sir, in part (c) of my question I had asked "whether it is also a fact that conveyance allowance is paid to the employees who are provided with the said facility, if so, its reasons;"

Wile the answer is-

"(c) Yes, as the motor cycles are meant for official use only".

So, my question has not been answered properly, Sir.

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sir, on behalf of Mr. Azim Hoti Sahib I am answering. The answer is quite clear and is quite detailed and we have also given all the lists. As regards the grant of conveyance

allowance and motor cycles, it has been clarified that these are used for the purposes of official use because Pakistan Telecommunication Corporation is spread out and they have to move all over the Islamabad or Rawalpindi and to facilitate the working these officials have been provided these motor cycles, so I don't think Sir, there is any ambiguity.

Dr. Muhammad Rehan : Sir, my question was very simple, whether it is also a fact that conveyance allowance is paid to the employees who are provided with the said facility of motor bikes, in addition to that they are being provided conveyance allowance also.

جناب چیئرمین: وہ سمجھا رہے ہیں۔ آپ کا یہ کہنا ہے کہ اگر موٹر سائیکل بھی دیئے جا رہے ہیں تو کنوینس الاؤنس کیوں دیتے ہیں۔ اس کا جواب وہ یہ دے رہے ہیں کہ موٹر سائیکل تو سرکاری ڈیوٹی کے لیے دے رہے ہیں۔ کنوینس الاؤنس میں آفیشل بھی شامل ہو گا۔ کنوینس کا مطلب ہے کہیں جانا ہے۔ یہ وہ کہہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب! یہ ذرا کلیئر بتا دیں۔ یہ تو ایسے بڑا lightly کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: چلیں جی ذرا کلیئر بتا دیں۔

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sir, it has not been taken lightly and we have the greatest regard for the Senator, this conveyance allowance is as conveyance.

Mr. Chairman : Not necessarily official.

مطلب یہ ہے کہ غیر سرکاری کام کے لیے بھی کنوینس الاؤنس دیا جاتا ہے۔

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sir, if there is any further clarification then we can arrange a meeting for the Senator with the Chairman of Pakistan Telecom to explain it to him further.

Mr. Chairman : Any other question?

ڈاکٹر محمد ریحان: یہ ہے کہ انہوں نے بتایا ہے کہ کنوینس الاؤنس بھی دیا جاتا ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ بھی رولز کے مطابق ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب

موٹر سائیکل ان کو ملتے ہیں تو ساتھ کنوینس الاؤنس ملتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ موٹر سائیکل استعمال کرتے ہیں گھر سے آنے جانے کے لیے۔

جناب چیئرمین: وہ یہ سمجھا رہے ہیں کہ موٹر سائیکل تو سرکاری ڈیوٹی کے لیے ہو گیا۔ یعنی آپ نے کوئی سرکاری خط دیا ہے اسے پہنچانا ہے پہنچا دیا۔ تو کنوینس الاؤنس ہے جنرلی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے۔ ضروری نہیں آفیشل ہو۔ یعنی غیر آفیشل بھی کام ہو۔ اس کے لیے بھی تو اس نے آخر جانا ہے کہیں۔ ہسپتال جانا ہے۔ بچے کو لے کر جانا ہے تو کیا کرے گا۔ یا گھر سے دفتر آنا ہے تو کیا کرے گا۔

ڈاکٹر محمد ریحان: اس کی سمجھ آ گئی۔

Mr. Anwar Saifullah Khan : Mr. Chairman! Sir, if I may explain I am sorry, I have not been able to explain probably properly. These motor cycles are only for official use, they are not for private or personal use. The Senators Sir, feel that since they have been given motor cycles, they use them from home to office and back and they are used for bringing *subzee* and things like these, no Sir, these are for official use/purposes and therefore, conveyance allowance is something totally separate and these are not used for purposes other than official use and that is why the cost of their petrol is paid and their maintenance is also being borne by the government because these are used for official duties only.

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کتنے موٹر سائیکل ہیں جب ان پر، پارٹ ڈی میں بتایا گیا ہے کہ جنوری ۱۹۹۱ء سے اگست تک ٹوٹل بنتا ہے تقریباً چھ لاکھ سے کچھ اوپر ہے۔ یہ پٹرول اور اس کی مینٹیننس پر خرچ ہوتا ہے تو یہ بتانا پسند کریں گے کہ کتنے موٹر سائیکل ہیں جن پر لاکھوں روپیہ خرچ آتا ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! اگر موٹر سائیکلوں کی کل تعداد پوچھ رہے ہیں تو وہ ۶۲ ہیں۔ یہ دیئے ہوئے ہیں جناب۔ اور ان پر جو خرچ ہے جناب وہ پٹرول پر ہے۔ four lacs forty nine thousand eight hundred and ninety two and fifty paisas and the repair expenditure is two hundred and fifty nine thousand nine hundred and twenty. This is Sir, for the period January, 1991 to August, 1992.

جناب چیئرمین: نیکسٹ کوئسچن نمبر ۱۰۷ سید اشتیاق اظہر صاحب۔

107. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of officers in B-17 posted in the Foreign Student's Section, Ministry of Education, indicating also their names and designations; and

(b) whether complaints of charging heavy illegal amounts for attesting educational certificates, diplomas, degree etc., have been received against any of these officers, if so, the action taken on these complaints?

Syed Fakhar Imam :(a) One officer (BPS-17).

Mr. Nazir Ahmed.
Research Officer is posted in Foreign Student's Section.

(b) No complaint has been received.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال؟

سید اشتیاق اظہر: میں یہ پوچھنا چاہوں گا جناب وزیر تعلیم سے کہ انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ صرف ایک ہی آدمی کا معاملہ نوٹس میں آیا تھا تو یہ جواب بظاہر صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن سوال کے حصہ بی میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں ہے کہ کوئی کمپلینٹ ایسی نہیں ہوئی ہے۔ حالانکہ ہماری اطلاع یہ ہے کہ اس سلسلے میں بہت کمپلینٹ ہوئی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ اس سلسلے میں کوئی انکوائری کریں تو بہتر ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر کمپلینٹ ہو تو دے دیں۔ تو یہ مقصد نہیں ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس سلسلہ میں various complaints آرہی ہیں۔ اور یہ کہا جارہا ہے۔ اس لیے میری درخواست یہ ہے کہ اس مسئلہ پر غور کرلیں، انکوائری کرلیں تو بہتر ہے۔

سید فخر امام: جناب چیئرمین! بالکل انکوائری کرنے کے لیے تیار ہیں ہر وقت اور اگر

کوئی ایسی کمپلینٹ ہو کیونکہ جواب میں کہا گیا ہے کہ اب تک ایسی کوئی کمپلینٹ موصول نہیں ہوئی۔ اور جیسا کہ ہمارے معزز سینیٹر صاحب نے کہا اگر کوئی کمپلینٹ ہے تو اس پر تحقیق کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ سرٹیفکیشن جو کی جاتی تھی وہ فارن آفس از خود کرتا تھا۔ اب انہوں نے یہ سرٹیفکیشن منسٹری آف ایجوکیشن کے ذمہ لگائی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ کوئی اور ضمنی سوال؟ میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار: انہوں نے جواب درست فرمایا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ سرٹیفکیٹ وزارت خارجہ سے لے کر محکمہ تعلیم کو کیوں دیا گیا ہے؟

سید فخر امام: ہم نے اپنی فائل میں rationale کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی لیکن ہماری فائلوں میں اس کا جواب نہیں ملا۔ ۷۴۔۱۹۷۳ء میں ہمارے پرانے افسران جو تھے انہوں نے بتایا تھا کہ وزارت خارجہ کو کچھ دقت پیش آ رہی تھی کہ کچھ ایسی degrees یا testimonials چلے جاتے تھے۔ which were not properly varified اور اس لیے انہوں نے سوچا کہ اگر ہم بذریعہ منسٹری آف ایجوکیشن ہم کریں گے تو وہ جو respected boards ہیں یا یونیورسٹریز سے ڈگری لیتے ہیں تو اس کی varification کا ایک طریقہ کار یہ ہے کہ before actually, the documents are attested the following details are checked to ensure the proper genuineness. اور اس میں یہ سات آٹھ چیزیں ہیں۔ texture of paper, whater mark, official seal of the institute, specimen signature of the issuing authority, typing mistake, erazing, over-writing, total marks, division, grade any other mistakes or amendments. If there is any doubt in any of these above, the case is sent to the concerned Board, University for varificatin. After confirming the authenticity of the certificate of degree, the same is attested to by the Ministry of Education.

Mr. Chairman : But if you find out how much time all this takes?

Syed Fakhar Imam : Well sometime it takes a little.

Mr. Chairman : You see all these procedures ultimately end up in inordinate delays in these matters.

but whent it یعنی یہ ساری چیزیں کاغذ پر بڑی اچھی لگتی ہیں۔ ٹھیک water mark کہ اس کا comes to the Section Officer, I am sure he says the result۔ نہیں ہے۔ اس کی فلاں چیز ٹھیک نہیں ہے اور پھر یہ واپس آتا ہے۔ is that this is a bureaucratic procedure which I am sure delays the matter by another six months.

Syed Fakhar Imam : Mr. Chairman Sir, with due respect I state that I don't think there has been any real delay, if there is any I would like to know.

Mr. Chairman : Please look into it.

Syed Fakhar Imam : I have specifically looked into it when the question was asked and I was told that barring 'perhaps' one person and who may have been responsible for the question there has been very little disagreement on this.

جناب چیئرمین: نیکسٹ کوئسچن ۱۰۸ قاضی حسین احمد صاحب۔

108. *__Qazi Hussain Ahmed :__ Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that 76 ADE's are working in PTC on *Adhoc* Basis since 1988; and

(b) whether it is also a fact that during this period services of adhoc Doctors, System Analysts and Programmers have been regularised, if so, whether there is any proposal under consideration of the Government to regularise the services of the said ADE's?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : (a) Yes. It is correct that 76 ADE's are working in PTC at present, 28 of them were recruited in 1988 and 48 in 1989.

(b) Yes. The services of *adhoc* ADE's are proposed to be

regularised in pursuance of the decision of Government of Pakistan and Board of Directors of PTC. Briefly, all *adhoc* employees have to undergo all the procedures prescribed for selection before their services could be regularised. To pursue this policy, the *adhoc* employees were asked to take the prescribed examinations. Most of them performed very poorly. Therefore, it was decided to re-examine them. They refused to take the fresh examination. That is the reasons why their regularisation process has not been completed so far. The services of the ADEs will be regularised as and when they fulfil the prescribed conditions.

ڈاکٹر محمد ریحان: کیا محترم وزیر صاحب کو یہ حقیقت معلوم ہے کہ ان ایڈہاک امپلائز کی ریکروٹمنٹ کے وقت پانچ پانچ سال کے لیے بانڈ لیے گئے تھے اور اس دوران وہ کسی اور محکمے میں اپلائی نہیں کر سکتے تھے۔ اور اب وہ اس عمر کو پہنچ گئے ہیں کہ اگر وہ یہاں سے ٹرمینیٹ ہو گئے تو دوسری جگہوں کے لیے وہ اوورایج ہوں گے۔

Mr. Chairman : Yes, Minister for Environment.

جناب انور سیف اللہ خان: جناب یہ بانڈز حکومت کا ایک سسٹم ہے۔ جب آپ حکومت join کرتے ہیں تو ہر ایک محکمہ کا اپنا طریقہ کار ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایڈہاک ملازمین جو ہیں ADEs جو کہ پچھلی حکومت کے دور میں لیے گئے تھے اور ان کو ریگولرائیز کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور انہیں کہا گیا تھا کہ وہ ریگولر کرنے کا جو طریقہ کار ہے جو امتحانات ہیں وہ ٹیسٹ وغیرہ they should under go ایک بار تو انہوں نے لیا ہے جی اس میں تو وہ they have failed very poorly اس کے بعد پھر ان کو کہا گیا کہ آپ ایک فریش امتحان دیں تو وہ بالکل ہی انہوں نے مسترد کر دیا۔ بہر حال جناب it is under process اور انشاء اللہ جب ان کا فرش ایگزامینیشن ہو جائے گا۔ and they meet all the requirements and conditions Sir, prescribed for these jobs then they will also be regularized because afterall Sir, the department of the PTC has regularised the services of adhoc doctors, system analysts and programmer, so there is no reason why they would not do that in the case of ADEs but they must Sir, meet all the requirments.

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب والا! محترم وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کی کارکردگی بڑی ناقص رہی ہے امتحان کے سلسلے میں، تو کیا وہ یہ بتانا پسند کریں گے کہ کتنے پاس پر سنٹیج یعنی امتحان جو ان سے لیا گیا تھا کتنے پر سنٹیج مارکس رکھے گئے تھے کہ جی آپ نے اتنے پر سنٹیج لینی ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دوسرے مقابلے کے امتحانات میں عام طور پر ۴۰ اور ۴۵ فیصد پر لوگ لیے جاتے ہیں لیکن یہاں پر میری معلومات کے مطابق ۶۰ فیصد رکھی گئی ہے کیا یہ بڑی زیادتی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب!

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! وہ تو پوچھنا پڑے گا میں ان کے پیپر نہیں لایا۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ یہ دیکھ لیں کہ نارمل سٹینڈرڈ رکھے ہوئے ہیں یا کوئی abnormal standards ہیں۔

جناب انور سیف اللہ خان: نہیں جناب! انشاء اللہ abnormal standards نہیں ہوں گے کیونکہ یہی doctors, system analysts اور programmers کو جب کیا ہے تو ان کے خلاف کیوں abnormal ہو گا جناب ان کو موقع دیا گیا لیکن unfortunately Sir, in the past it has been a practice of taking people on sufarishes and now since we have imposed this system of merit now these boys are finding it difficult. However Sir, we are looking at it with great compasion and we will not try to do the thing which will not be contrary to the rules and regulations.

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب والا! اربوں روپے ان کی تربیت اور ٹریننگ پر خرچ کیا گیا ہے اگر اس وقت ان کی services terminate کی گئیں تو کیا ایک بڑا قومی نقصان نہیں ہو گا؟

جناب چیئرمین: اگر اس کے باوجود وہ پاس نہیں ہو رہے تو کیا فائدہ ہوا خرچ کرنے کا۔

ڈاکٹر محمد ریحان: تو جناب یہ جو سٹینڈرڈ مقرر کیا گیا ہے کہ ۶۰ فیصد پر آپ پاس ہوں گے۔

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ ایگز من کر لیں گے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: ہم کب تک یہ امید رکھیں گے کہ وزیر صاحب ایگز من کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: کب تک فیصلہ ہو جائے گا۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب والا! فیصلہ تو جلدی ہو گا۔

If these engineers ADEs do not need the minimum qulification then you Sir, guide us what sould we do. Should we still regualarise their services? After all Sir, they are playing with the equipment which is Pakistan Telecom Corporation یہ ملک کا سرمایہ ہے after all a national trust.

سید فصیح اقبال: جناب والا! وزیر موصوف، وزیر مواصلات کی طرف سے جواب دے رہے اس لیے ان کو معلوم نہیں ہے کہ تین بار پی ٹی سی نے امتحانات لے کر ملتوی کیے ہیں۔ کوئی سات سو پوسٹوں کے لیے تو کیا ابھی تک آپ نے نتیجہ نکالا ہے کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ان کی کارکردگی خراب ہے یا فیل ہو گئے ہیں کیونکہ ابھی تک تو آپ نے نتائج کا اعلان نہیں کیا۔ تین مہینے میں آپ نے چار انٹرویوز ملتوی کیے ہیں اور انٹرویوز لیے اور پھر نتائج نہیں دیئے۔ اس میں تو ویسے بھی سات سو انجینئرز انتظار کر رہے ہیں نتائج کا تو کیا وزیر موصوف اس کے متعلق بتائیں گے۔ یہ بڑا اہم سوال ہے کہ ابھی تک امتحان کے نتائج ہی نہیں آئے تو کیسے پتہ چلا کہ یہ فیل ہو گئے ہیں۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! ان کا جواب ہم ضرور ان کو دیں گے۔ ہمارے سینیٹر صاحب ہمیشہ بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں اور انشاء اللہ اس پر ہم ضرور غور کریں گے لیکن جناب اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۱۰۹۔

109. *__Haji Malik Faridullah Khan :__ Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the telephone exchanges in Kot Najibullah and Industrial Area. Hattar, District Haripur have developed certain defects due to which a number

of telephone connections remain out of order; if so, the steps taken to remove the defects in both the Exchanges?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : No, the exchanges have not developed any defect.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال۔

110. *__Haji Malik Faridullah Khan :__ Will the Minister for Communications be pleased torefer to Senate Starred Question No. 4 replied on 12th August, 1992 and state the present stage of the installation of the P.C.O. in question?

Mr. Muhammad Azam Khan Hothi : Technically PCO is not feasible. However the honourable Senator has agreed to accept the PCO with even poor performance (noisy circuit) in such condition completion date is end October 1992.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں۔ اگلا سوال نمبر ۱۱۱۔

111. *__Mr. Bostan Ali Hoti :__ Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the steps taken by the Government to improve the performance of Karachi Port Trust:

(b) the number of persons appointed in KPT during the regime of Ms. Benazir Bhutto; and

(c) the number of employees whose services have been terminated during the period of present regime indicating also their names, designations and reasons for termination of service, if any, separately in each case?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : A number of development programmes including one financed by the World Bank are under implementation to upgrade the port's facilities. In addition.

(a) A High Level Committe has been constituted by the Prime Minister under the Chairmanship of Senator Mazhar Ali to look into affairs of KPT and suggest measures for improving its efficiency. The

Committee inspected port facilities etc. and prepared an interm report. Major recommendations highlighted in the report are under submission to the Prime Minister of Pakistan.

(b) 1051 persons.

(c) 19.

Detail is annexed.

Annex-'A'

S. No.	Name of employees	Designation	Reason for separation from service
1.	Mr. Altaf Ahmed Hafiz	Deputy Chief Elect. Engeer (Officer)	Unsatisfactory work. Case is pending before the High Court.
2.	Mr. Mushtaque Hussain	Mazdoor	Due to unauthorise absence from duty.
3.	Mr. Allah Bux	Oilman	-do-
4.	Mr. Javed Ahmed	Lascar.	-do-
5.	Mr. Khan Mohammad	Mazdoor	-do-
6.	Mr. Mohammad Taj	Gangman	-do-
7.	Mr. Sheikh Muhammad Ishaq	Fitter	-do-
8.	Mr. Muhammad Yousuf	Mazoor	-do-
9.	Haji Hussain	Mazdoor	-do-
10.	Mr. Rashid Ali	Khalasy	-do-
11.	Mrs. Razia Sultana	Religious Teacher	-do-
12.	Mr. Iftikhar Muhammad Khan Durrani	Peon	-do-
13.	Mr. Dedar Shah	Peaon	-do-
14.	Mr. Saleem Khan	Cargoman	Due to Conviction by Court of Law.
15.	Mr. Abdul Sattar	Cr. Driver	Due to unauthorised absence from duty.

S. No.	Name of employees	Designation	Reason for separation from service
16.	Mr. A. Rehman	Traffic Supervisor-II	Due to unauthorised absence from duty.
17.	Mr. Mohammad Faqir	Cargoman	-do-
18.	Mr. Ghulam Sarwar	Asstt. Sub Inspector	-do-
19.	Mr. Shah Jahan	Security Guard	-do

سید فصیح اقبال: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی بنادی گئی ہے ابھی جو اینٹرم reply ہے کیا اس پر عملدر آمد کرنے کے لیے وزیر اعظم کے احکامات موصول ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب وزیر صاحب فرمائیے انٹیرم رپورٹ پر کوئی احکامات ہوئے ہیں۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب والا! یہ مسئلہ جو تھا، وزیر اعظم صاحب نے ایک کمیٹی بنائی تھی انٹرم رپورٹ آگئی ہے اس کے بعد جناب یہ مسئلہ کابینہ کے سامنے پیش ہوا ہے اور جب سے انٹیرم رپورٹ آئی ہے اس کے بعد کافی کارروائی ہوئی ہے جو میرے سامنے ہے۔ اگر کوئی سپسیفک ان کا کوئی سوال ہو تو یہ پوچھ لیں تو اس میں میں ان کو بتا دیتا ہوں وزیر اعظم صاحب کے نوٹس میں ہے these reports have been put up to him and from time to time he does give instructions.

سید فصیح اقبال: جناب والا! کے پی ٹی میں ۵ اور ۶ نمبر برتھ بالکل ڈوبنے کے قریب ہے۔ ان کی لکڑیاں وغیرہ نیچے چلی گئیں۔ سارے جو ستون ہیں وہ ٹوٹ گئے ہیں۔ اس کے سلسلے میں آپ نے ورلڈ بینک کا کوئی ٹینڈر فلوٹ کیا تھا آیا وہ آپ نے ٹینڈر دے دیا ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب والا! یہ Word Bank Karachi Port moderni-zation project ہے جو کہ تین بلین روپے کا ہے جو کہ حکومت نے منظور کیا ہے اس میں ورلڈ بینک کی فنانسنگ یو ایس ڈالر اکانوے عشاریہ چار ملین کی ہے which has been

Construction of OP. V ہیں وہ ہیں project included جو اس میں arranged Jinnah Bridge Phase-II of grading plant in RCC site payments in accss جو کہ کراچی پورٹ اس roads Computerization and other major projects وقت اپنے ذرائع سے کر رہی ہے اس میں ہے. construction of Sourthern by-pass.

سید فصیح اقبال: آپ نے اسپیسفک پوچھا تھا میں نے ۵ اور ۶ برتھ جو کہ بڑی اہم برتھ ہیں وہ بالکل ناکارہ ہو چکی ہیں۔ آپ نے جواب دیا ہے پورے loan کا اور پورے overhaul کراچی پورٹ ٹرسٹ کا وہ میں نہیں پوچھتا کیونکہ جب متعلقہ وزیر صاحب آئیں گے تو پوچھوں گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ اگلا سوال۔

Syed Iqbal Haider : Sir, there is no answer.

Mr. Chairman : There is an answer: "No Religious School receives any subsidy or financial assistance...."

Syed Iqbal Haider : You see the problem is that the Ministry of Education does not know, this does not fall under the Ministry of Education. Sir, I had asked the Ministry of Religious Affairs.

(interruption)

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب! آپ ٹھیک کہتے ہیں آپ نے مذہبی امور سے پوچھا تھا. we will redirect the question to the Religious Affairs یہ کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا تھا کہ ہمارا سبجیکٹ نہیں ہے بہرحال we will again send it to them. This question will remain on file and it will be sent to the Religious Affairs. یہ فوری طور پے آج ہی مذہبی امور کو بھیجیں۔ اگلا سوال ۱۱۴ میر عبدالجبار صاحب۔

114. *__Mir Abdul Jabbar:__ Will th Minister for Education be pleased to state the literacy rate in the country and the steps taken by the Government to increse the same?

Syed Fakhar Imam : (1) According to 1981 Census the literacy rate in the country was only 26.2%. It was 35% among male and 16.0% amoung females. The situation was even worse in rural areas where only 7.3% women were found literate. (Province-wise, area-wise and sex-wise details at Annexure-A). The estimated literacy rate for the year 1991-92 is about 34%.Details as under:

	Literacy Rate (1991-92) Estimated
Both Sex	34.0%
Male	45.0%
Female	21.3%

(2) *Steps Taken by the Government.*_The present government has accorded priority to literacy programmes. National Education Policy approved by the Federal Cabinet in principle, has set a target to achieve 70% literacy rate by the year 2001. The strategy is to first launch and experiment area specific projects with a view to first pretest the scheme and achieve 100% literacy rate in selected communities. These 100% literate communities can then be presented as "Model" to generate emulative/chain effect in other parts of the country.

The Federal Government has recently taken following steps to increase the literacy rate in the country:-

(a) Project title *Use of Quranic Literacy for the Promotion of Female Literacy.*--It is an experimental scheme which aims to impart literacy to 18,000 illiterate women during 18-months in 4-selected districts of Pakistan (namely Islamabad, Rawalpindi, Attock, Haripur/Abbottabad).

(b) Project titled *Eradication of Illiteracy from Selected Areas of Pakistan.*--This is also a pilot project which is being experimented in the Districts of Islamabad, Quetta, Peshawar (Tekhal Bala), Karachi (East), Gujranwala (Tehsil Hafizabad). It aims to impart literacy training .. about 268,400 illiterates within 15 months.

(c) The Federal Cabinet has also decided to enforce Literacy

(Amend) Act, 1987 in the Federal Capital Area of Islamabad w.e.f. 1-1-1993, this Act will motivate the illiterate residents of Islamabad to become literate.

In addition, the Federal Government is also considering to introduce compulsory primary education in areas where ample educational facilities are available for 100% population. Similarly Rs. 816.6 million are being provided for adult literacy under the Special Action Programme (1992--95).

Annexure-'A'

3. Literacy Rates in Pakistan and Provinces by Sex and Urban-Rural areas, 1961-1981.

Province/ Year	TOTAL			URBAN			RURAL		
	Both Sexes	Male	Female	Both Sexes	Male	Female	Both Sexes	Male	Female
Pakistan									
1961	16.7	25.1	06.7	34.8	44.9	21.3	10.6	18.0	2.2
1972	21.7	30.2	11.6	41.5	49.9	30.9	14.3	22.6	4.7
1981	26.2	35.0	16.0	47.1	55.3	37.3	17.3	26.2	7.3
Punjab									
1961	16.1	24.5	6.2	34.6	45.5	20.4	10.9	18.3	2.5
1972	20.7	29.1	10.7	38.9	47.8	28.0	14.7	22.9	5.2
1981	27.4	36.8	16.8	46.7	55.2	36.7	20.0	29.6	9.4
Sindh									
1961	21.0	29.0	10.6	36.1	44.3	25.0	11.5	19.0	2.2
1972	30.2	39.1	19.2	47.4	54.5	38.4	17.6	25.7	5.8
1981	31.4	39.7	21.6	50.8	57.8	42.2	15.6	24.5	5.2
NWFP									
1961	13.8	23.2	3.4	30.9	43.4	13.3	9.7	17.6	1.4
1972	14.5	23.1	4.7	33.7	44.7	19.9	11.0	19.0	2.2
1981	16.7	25.8	6.5	35.8	47.0	21.9	13.2	21.7	3.8
Balochistan									
1961	9.8	15.2	2.9	34.8	46.1	16.2	4.0	7.0	0.3
1972	10.1	14.8	4.2	32.3	42.4	19.2	5.6	9.2	1.2
1981	10.3	15.2	4.3	32.2	42.4	18.5	6.2	9.8	1.7

میر عبدالجبار: جناب والا! جہاں تک اس سوال کے جواب کا تعلق ہے، متعلقہ وزارت نے بہت محنت کی ہے اور بہت ہی محنت سے اس کا جواب بنایا ہے جو کہ خوش آئند

بات ہے، مگر ایک مختصر سی گزارش کروں گا کہ ۹۲۔۱۹۹۱ء میں جو estimated literacy rate نکالا ہے یہ کس بنیاد پر نکالا ہے، جبکہ ۱۹۸۱ء کے بعد مردم شماری ہوئی ہی نہیں۔

سید فخر امام: جناب! یہ جو تخمینے ہوتے ہیں۔ یہ پچھلے دس سال کی جو کارکردگی ہے اس کی بنیاد کے اوپر بنایا گیا ہے۔ participation rates اور جو مختلف پروگرام چلتے رہے ہیں basic education کے اور adult literacy programme۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب والا! جو figures دی گئی ہیں اس میں اربن کتنے ہیں اور رورل کتنے ہیں؟

سید فخر امام: جناب والا! اس کی بریک ڈاؤن میرے پاس نہیں ہے۔

میر عبدالجبار: پیج نمبر ۶ پر دی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: اربن اور رورل بھی دی ہوئی ہے۔

میر عبدالجبار: جی ہاں! دی ہوئی ہے۔

سید فخر امام: وہ ۱۹۸۱ء کے فگرز ہیں ناٹ ۹۱۔۱۹۹۰ء۔

میر عبدالجبار: انہوں نے یہ تو نہیں پوچھا کہ کس کا ہے غالباً وہ اسی کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ ۹۲۔۹۱ء کا تو آپ نے ایسٹی میٹ ہی لگایا ہے وہ ایسٹی میٹڈ ہے اور جو صحیح فگرز نکالی ہیں وہ تو دی گئی ہیں اربن رورل دونوں نے دی ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے دی ہوئی ہے۔ بہرحال this is for 1981. Any othee question?

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب! یہ وزیر صاحب نے فرمایا ابھی مردم شماری تو نہیں ہوئی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ کارکردگی کی بنیاد پر لٹریسی ریٹ ۹۲۔۹۱ء کا دیا ہے۔ کیا ان کو معلوم ہے ان دس سالوں میں ملک کی آبادی کتنی بڑھی ہے جبکہ اندازہ یہ ہے کہ ملک میں لٹریسی ریٹ آبادی کے تناسب سے گر گیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے۔

جناب چیئرمین: ان کا خیال ہے لٹریسی ریٹ گر گیا ہے کیونکہ پاپولیشن بہت بڑھ گئی ہے۔

سید فخر امام: جناب! جو پاپولیشن گروتھ ریٹ ہے اس کو مد نظر رکھ کر ہی گزارش کی ہے۔ یہ estimated فگرز ہیں صحیح فگرز جو ہیں وہ پاپولیشن سنس کے بعد ہی دیئے جا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، نیکسٹ کوئیسچن ۱۱۵ میر عبدالجبار صاحب۔

115. *Mir Abdul Jabbar : Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state number of workers provided jobs in the private sector in Pakistan during the last five years?

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq : No information/data on employment in private sector is available as none of the data sources produce it exclusively for private sector.

According to Labour Force Surveys 4.06 million persons were estimated to have been provided employment both in private and public sectors during the last five years (January, 1987 to January, 1992). Out of 4.06 million persons, around 3 million are assumed to have been absorbed in the private sector.

جناب چیئرمین: سپلمنٹری۔

میر عبدالجبار: جناب! اس سوال کا جواب دو جزو میں دیا گیا ہے اور دونوں جزوں میں کچھ تفاوت ہے وہ تفاوت یوں ہے۔

"No information data on employment in private sector is available as none of the data sources produce it exclusively for private sector."

دوسرے میں لکھتے ہیں:

"According to Labour Force Surveys 4.06 million persons were estimated to have been provided employment both in private and public sectors."

یہ تھوڑا سا تضاد آ گیا۔

جناب چیئرمین: نہیں تضاد تو نہ آیا وہ یہی تو کہہ رہے ہیں کہ exclusively

پرائیویٹ کا available نہیں ہے پرائیویٹ اور پبلک دونوں کا available ہے۔

میر عبدالجبار: جب دونوں کا available ہے تو وہ کیسے نہیں نکلا وہ دوسرا بھی نکل سکتا ہے۔ پرائیویٹ بھی نکل سکتا ہے۔ میری گزارش بھی یہی ہے۔ جب دنوں کا available ہے تو پرائیویٹ کا بتائیں کتنا ہے؟

جناب محمد اعجاز الحق: جناب چیئرمین! اس کے لیے کوئی particular source نہیں ہیں۔ paricular statistics available نہ کوئی ایسا ڈیپارٹمنٹ ہے جو اس کو کرے لیکن یہ فیڈرل بیورو آف statistics کے ذریعے لیبر فورس کا جو سروے ہوتا ہے اس سے household sample لے کر کتنے employed ہیں at random to develop statistical figures to give the number of employed persons in the country.

جناب چیئرمین: ویسے آگے انہوں نے یہ بھی لکھا ہوا ہے۔

"..Out of 4.06 million persons, around 3 million are assumed to have been absorbed in the private sector."

میر عبدالجبار: مفروضہ ہے۔ مفروضے تو نہیں ہوتے۔ ہمیں علم ہونا چاہیے کہ پاکستانیوں کی کیا حالت ہے کتنے گئے وہ کہاں گئے assumption تو نہیں چلے گی۔

جناب چیئرمین: بہر حال یہ تو Statistics ڈویژن کا matter ہیں۔

Mr. Muhammad Ijaz-ul-Haq : It is not available for the private sector but we are trying to see that figure. I can give you some figures if you would like to have as to what the Government is trying to promote and encourage employment in the private sector. لیکن ساری فگر زاسی طرح assumption پر لی گئی ہیں۔ In 1986-87, the total employment was 28.7million and then they say the total self-employed and unpaid family helpers were 21.5 million out of those. So, such figures are available but I don't think that they will serve the purpose for which the question was asked.

جناب چیئرمین: نیکسٹ کوئیسچن ۱۱۶ جناب شہزاد گل صاحب۔

116. ***Mr. Shahzad Gul :** Will the Minister for Communications be pleased to state the time by which P.C.O. will be installed in Village Dhallah, Adiala Road, Tehsil and district Rawalpindi?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : Installation of PCO in Village Dhallah Adiala Road, Tehsil and Distt. Rawalpindi is not possible as the place does not meet the population criteria fixed by the Government.

جناب چیئرمین: سپلمنٹری۔

جناب شہزاد گل: جناب والا! جواب میں کہا گیا ہے کہ اس موضع میں پی سی او نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ گورنمنٹ نے جو پاپولیشن criterion مقرر کیا ہے وہ اس کی ریکوائرمنٹ پوری نہیں کرتا تو میں یہ پوچھوں گا کہ یہ پی سی او لگانے کے لیے گورنمنٹ نے کتنی آبادی کا criterion مقرر کیا ہے۔ دوسرا یہ ہے۔۔

جناب چیئرمین: پہلے ایک تو پوچھ لیں۔ پاپولیشن کا criterion کیا ہے کتنا فکس کیا ہوا ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان: پانچ ہزار۔

جناب شہزاد گل: اور اس موضع کی کتنی آبادی ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان: دو ہزار۔

جناب شہزاد گل: جناب والا! آبادی تو روزانہ بڑھتی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جب سے آپ نے سوال کیا ہے پانچ ہزار تک نہیں پہنچی۔ کیا یہ ایشورنس دے سکتے ہیں کہ مستقبل قریب میں اس گاؤں میں پی سی او لگانے کے لیے غور کریں گے۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! آبادی بڑھا دیں تو انشاءاللہ ضرور لگائیں گے۔

جناب چیئرمین: جب آبادی پانچ ہزار ہو جائے گی تو غور کیا جائے گا۔

جناب ظریف خان مندوخیل: جناب! پی سی او کے معاملے میں بہت سستی برتی

جاتی ہے۔ مجھے ان کی طرف سے ابھی ایک لیٹر ملا کہ مستونگ اور برنچ کے لیے پی سی او نہیں لگ سکتے۔ معلوم یہ ہوا کہ وہاں کوئی آدمی آیا گیا نہیں ہے۔ یہاں اسلام آباد سے ان کو پتہ نہیں کیسے پتہ لگ گیا۔ برنچ اور مستونگ میں پی سی او نہیں لگ سکتا اس طرح منسٹر صاحب کوئی اپنا نمائندہ بھجوایا کریں۔ دیکھا کریں۔ اب ہمارا سارا علاقہ تو پہاڑی ہے۔ ایک گاؤں میں نہیں لگے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: وہاں آبادی ۵ ہزار ہے۔

جناب ظریف خان مندوخیل: صاحب ہماری آبادی منتشر ہے۔ وہاں چار آدمیوں چھ آدمیوں سے زیادہ سارے بلوچستان میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا مطلب ہے چھ آدمیوں کے لیے پی سی او لگنا چاہیئے۔

شیخ ظریف خان مندوخیل: اب صاحب کیا کریں۔ پھر ہم کو کچھ آبادی دیں۔

جناب چیئرمین: ان کے مسئلے پر غور کر لیں۔ بلوچستان میں آبادی کم ہے وہاں critarion کوئی اور ہونا چاہیئے۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! یہ بڑا اچھا ویڈل پوائنٹ ہے بلوچستان کا رقبہ بہت زیادہ ہے آبادی کم ہے۔ spread out ہے تو میرا خیال ہے اس پر غور کرنا چاہیئے۔

جناب شہزاد گل: اسی ضمن میں ایک مختصر سا سوال ہے یہ دو ہزار آبادی جو ہے یہ کس census کی بنیاد پر ہے۔ ۷۲۔۷۱، ۸۲۔۸۱ء یا اس وقت انہوں نے کیسے اندازہ کیا کہ یہ دو ہزار ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان: Latest census ابھی ہوا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیئے پانچ ہزار تو گننا مشکل نہیں ہے۔ اگر آپ گاؤں میں پانچ ہزار ثابت کر دیں تو پھر ان کو پکڑ سکتے ہیں۔ آپ آج بھی جائیں تو ۵ ہزار گن سکتے ہیں۔ ۵ ہزار یہاں پر ہے لیکن وہاں پر نہیں ہو گی۔ جناب راجہ افضل صاحب۔

راجہ محمد افضل خان: وزیر موصوف سے ایک ضمنی سوال کرنا چاہوں گا۔ میرے علم

کی حد تک میں یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہوں ہمارے ملک میں ایسا کوئی گاؤں باقی نہیں رہ گیا ہے جس کی آبادی ۵ ہزار ہو اور وہاں پی سی او نہ لگا ہو۔

جناب چیئرمین: سوائے بلوچستان کے۔ صحیح ہے بلوچستان میں لوگ بکھرے ہوئے ہیں۔ ایریا بہت زیادہ ہے۔

راجہ محمد افضل خان: جو میں گزارش کر رہا ہوں وہ اور ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں بلوچستان، این ڈبلیو ایف پی، سندھ، پنجاب سب میں کوئی ایسا گاؤں باقی رہ ہی نہیں گیا جہاں ۵ ہزار آبادی ہو اور وہاں پر یہ سہولت نہ ہو کوئی ایک گاؤں بھی نہیں رہ گیا۔ آیا اس criterion کو یہ کم کریں گے یا نہیں کریں گے۔ اگر کوئی رہ گیا تو مجھے بتا دیں۔

جناب چیئرمین: پانچ ہزار والے تو کہتے ہیں کہ پورے ہو گئے ہیں۔ It is a valid point. Now, how are you reducting its level?

جناب انور سیف اللہ خان: ہم پی ٹی سی تک یہ بات ضرور پہنچائیں گے اور منسٹر صاحب کو بھی میں ضرور کہہ دوں گا۔ میرے اپنے علم میں ہے میرے اپنے علاقے میں ایسے گاؤں ہیں ۵ ہزار کے جو رہتے ہیں۔

راجہ محمد افضل خان: نہیں، بالکل نہیں جی۔ میں اگلے دن بھی میٹنگ کر کے آیا ہوں چیئرمین صاحب سے۔ آل موسٹ یہ ہے کہ ممبران یہاں بیٹھے ہیں کہ ان کے علاقے موجود ہیں۔ کوئی گاؤں ایسا نہیں رہ گیا جس کی آبادی ۵ ہزار ہو اور وہاں یہ سہولت نہ پہنچی ہو۔ گورنمنٹ اپنے طور پر بھی پہلے یہ لگا رہی تھی۔ جب یہ کوٹہ سینٹ کے ممبران اور نیشنل اسمبلی کے ممبران کے پاس نہیں تھا۔

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sir, I respect what he says. I do not want to contradict or dispute but what I am trying to say is that we shall certainly reconsider this criterion question and if there are villages which do deserve it, we will have to review that, Sir.

Mr. Chairman : Please look into it. May be he (Raja Muhammad Afzal Khan) is at least 95% correct. Re-examine it, please.

117. ***Raja Muhammad Afzal Khan :** Will the Minister for communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the PTC has purchased a piece of land in Village Chakri, District Rawalpindi at the rate of Rs. 3,50,000 per Kanal;

(b) whether it is also a fact that the cheques of the cost of land have been issued in the name of one Mr. Dilnawaz who is a close relative of the concerned SDO; and

(c) whether it is also a fact that the cost of the land in the said area is very low; if so, the reasons for purchasing the land at such a high cost?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : (a) Yes. A piece of 8 Kanal of land has been purchased.

(b) Cheque was issued in the name of Mr. Dilnawaz but he is not related to the concerned S.D.O.

(c) The cost of land in that area is not very low. The land is ideally located along the road side. The fair price certificate was obtained from Revenue Authoriities.

راجہ محمد افضل خان : اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ جو زمین جو چکری گاؤں سے خریدی گئی ہے، یہ گاؤں پنڈی شہر سے کتنا دور ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب والا! چونکہ یہ صوبہ پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں اور میرا تعلق صوبہ سرحد سے ہے اس لیے وہ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ یہ گاؤں پنڈی شہر سے کتنا دور ہے تو اگر یہ بتادیں تو ہمارے علم میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔

راجہ محمد افضل خان : میں عرض کرتا ہوں کہ چکری گاؤں جو ہے وہ چوہدری نثار صاحب کا ہے۔ یہ گاؤں غالباً پنڈی سے ۲۸/۳۰ کلو میٹر دور ہے۔ جناب والا! میرے سوال

کے سیکشن سی کا جواب دیا ہے وہ یہ ہے کہ The cost of land in that area is not very low اور دوسری justification یہ دی ہے کہ ہم نے ریونیو اتھارٹی سے اس کا سرٹیفکیٹ لیا ہے مجھے ابھی تک یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ ریونیو اتھارٹی کون سی ہے، کیا یہ کلکٹر سے لیا ہے یا پٹواری سے لیا ہے یا کسی قانون گو سے لیا ہے تو جناب یہ ساڑھے تین لاکھ روپیہ پر کنال ایک موضع سے خریدی گئی ہے جو کہ ایک شہر سے تیس میل دور ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ قیمت وہاں ہو نہیں سکتی ہے۔ یہ تقریباً آٹھ کنال زمین جو انہوں نے خریدی ہے اس پر اس محکمے نے تقریباً تین لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ ۳۰ لاکھ میں وہاں سے کوئی ۶۰ کنال زمین خریدی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! میں اس پر عرض کروں گا کہ زمین خریدنے کا جو مسئلہ ہے یہ ہم صوبائی حکومتوں پر چھوڑتے ہیں۔ اس کا ایک اپنا طریقہ کار ہے۔ یک سالہ ہوتا ہے، دو سالہ ہوتا ہے، تین سالہ ہوتا ہے اس کے بارے میں چار سالہ بیسز پر ریونیو اتھارٹی نے work out کیا ہے اور یہ قیمت نکالی ہے۔ ظاہراً تو یہ قیمت زیادہ لگتی ہے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ وہاں سے موٹروے بن رہی ہے اور پھر چکری گاؤں یہاں سے کوئی زیادہ دور بھی نہیں ہے جس طریقے سے پنڈی اور اسلام آباد کی آبادی بڑھ رہی ہے اس کے پیش نظر گرد و نواح میں آبادی بڑھنے سے ملحقہ گاؤں کی زمینوں کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ بظاہر ضرور محسوس ہوتا ہے کہ ایک گاؤں میں اتنی زیادہ قیمت ہے زمین کی لیکن یہ village تو now is almost a town تو اس لئے with all these new developments coming around, so I personally feel Sir, that Pakistan Telecom only gives money to the Revenue Authorities, it is the Provincial Revenue Authority Sir, over which we have no control وہ یہ determine کرتی ہیں اور ڈیپارٹمنٹ جو ہے یہ پیسہ deposit کر کے زمین خریدتا ہے۔

جناب چیئرمین: راجہ محمد افضل۔

راجہ محمد افضل خان: ابھی وزیر موصوف فرمارہے تھے کہ یہ پیسہ جو ہے یہ صوبائی ریونیو کے حوالے کیا جاتا ہے مگر جناب والا! اس میں یہ معاملہ نہیں ہوا ہے بلکہ یہ زمین direct purchase کی گئی ہے۔ ایک بندے سے اور اس کا نام بھی غالباً۔ انہوں نے اس سوال کے جواب میں دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: دل نواز۔

راجہ محمد افضل خان: جی، غالباً یہ بی میں ہے۔ مسٹر دل نواز۔

یہ زمین اس سے خریدی گئی ہے۔ صرف انکار یہ کیا ہے کہ اس ایس ڈی او کا رشتہ دار نہیں ہے جس سے ہم نے خریدی ہے بلکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے تو پراونشل اتھارٹی کو پیسہ دے کر یہ خریدی ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! میں یہ نہیں کہہ رہا تھا بلکہ یہ صحیح فرمارہے ہیں کہ دل نواز سے خریدی گئی ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اوپن بڈنگ کے through خریدی گئی ہے، اس کے لیے باقاعدہ ایڈورٹائز ہوا تھا قیمت جو ہے وہ صوبائی حکومتیں determine کرتی ہیں۔ فیڈرل حکومت کے پاس کوئی ایسا طریقہ کار نہیں ہے جس سے کہ زمین کی حیثیت کا علم ہو سکے اور یہاں open competitive bidding ہوئی ہے لیکن اگر سینیٹر صاحبان سمجھتے ہیں تو ہم اس کیس کو ریویو کر لیتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: بڈنگ کیسے ہوئی ہو گی، وہ تو زمین آپ نے خریدی ہے۔ دل نواز کی زمین تھی وہ آپ نے خرید لی ہے۔ اس میں bidding کی کیا بات ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان: bidding اس sense میں کہ اس کو باقاعدہ advertise کیا گیا، ساری formalities پوری کی گئی تھیں۔ پھر وہ زمین لی گئی ہے جہاں سے ان کا criterion ہوتا تھا afterall, department has a criterion Sir, you can meet not take them ten miles away from Chikree and give them land which may be worth ten thousand rupees a canal. Afterall, Department has

own criterion. So, sir, if the Senator feels we can always associate him with this and we can review this and we sit down.

جناب چیئرمین: کیوں جی؟

جناب انور سیف اللہ خان: تاکہ اگر اس میں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے تو ہم اس کو دیکھ کر rectify کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین: کیوں جناب راجہ صاحب! انہوں نے کہا ہے کہ ہم آپ کو ایسوسی ایٹ کرنے کو تیار ہیں اگر آپ اس میں مزید دیکھنا چاہیں تو پھر بھی تیار ہیں۔

راجہ محمد افضل خان: جناب! میری گزارش ہے کہ ایک بات ہاؤس میں آئی ہے، یہیں اس پہ بات ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: اس کا حل کیا ہے؟

راجہ محمد افضل خان: ابھی انہوں نے کہا ہے کہ اس کی پراپر ایڈورٹائزمنٹ ہوئی ہے proper biddings ہوئی ہے تو آیا ان کے پاس کوئی ایسے پیپرز ہیں، جس سے یہ بات ثابت ہو سکے کہ یہ bidding ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: بڈنگ تو ہو نہیں سکتی ہے کیونکہ ایک شخص کی زمین ہے اس کی مرضی ہے چاہے وہ دے یا نہ دے۔ اس نے تو کہا ہو گا کہ یہ زمین ہے کہ اگر پسند ہے تو لے لیں اگر پسند نہیں ہے تو نہ لیں۔

راجہ محمد افضل خان: ٹھیک ہے جناب، اگر آپ حکم دیتے ہیں تو میں یہ کیس دوبارہ دیکھنے کو تیار ہوں لیکن معاملہ یہ پھر لمبا ہو جائے گا۔ آپ یہ بتادیں کہ اسے آپ دوبارہ کتنے دنوں میں ہاؤس میں لے آئیں گے۔

جناب چیئرمین: یہ تو آپ لائیں گے۔ آپ ان کے ساتھ میٹنگ کر کے دیکھ لیں اگر آپ satisfy نہیں ہوں گے تو دوبارہ اس کو ہاؤس میں لے آئیں۔ آپ ان کا ریکارڈ بھی دیکھ لیں وہ کہتے ہیں کہ جو چیز بھی اس سلسلے میں دیکھنا چاہتے ہیں وہ دیکھ لیں۔ اگر آپ پھر بھی satisfied نہ ہوں تو اسے دوبارہ لے آئیں۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب والا! اگر وہ ہمارے ریکارڈ سے satisfied نہیں ہوں گے تو اسے وہ دوبارہ ہاؤس میں لا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۱۱۸۔

118. *__Dr. Muhammad Rehman :__ Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that two out of three telephone poles in Binouri Street, Bhana Mari, Peshawar City are out of order for the last six months; if so its reasons?

Mr .Muhammad Azam Khan Hoti : No.

ڈاکٹر محمد ریحان: کوئی ضمنی سوال نہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال، ۱۱۹۔

119. *__Syed Faseih Iqbal :__ Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) Whethr it is a fact that feasibility report for the development of Gawadar has been prepared, if so, the estimated cost of the Project and the time by which the construction work will start; and

(b) the steps being taken by the Government for the development of coastal areas in the country?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti :(a)Yes. A techno-economic feasibility study is being carried out and is expected to be completed by end of November, 1992. The study will also indicate approximate cost of project. Meanwhile, expressions of interest have been solicited from private sector. The project is scheduled to be completed by the year 1995.

(b) Development of costal areas does not fall under the juridiction of Ministry of Communications.

سید فصیح اقبال: جی مشکل یہ پڑ رہی ہے کہ he is a very good spokesman of the government لیکن he is defending for the wrongs of other department بات یہ ہے کہ یہ جواب نہیں دے سکے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ گوادر کی تین مرتبہ

feasibility رپورٹ بنی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ نومبر میں اسے فائنلائز کریں گے۔ مجھے علم ہے کہ پچھلے چالیس سال میں کوئی پندرہ مرتبہ تو اس کے بارے میں feasibilities are in just announcement ہوئی ہے، گوادر پورٹ کے بارے میں stock اب بات یہ ہے کہ اب نومبر میں کون سی feasibility کا فیصلہ کریں گے کیونکہ گوادر کے بارے میں یہ کہا گیا تھا کہ ۱۹۹۱ء میں یہ شروع ہو گا اور اب یہ ۱۹۹۲ء میں feasibility دے رہے ہیں لیکن ذرا یہ جواب دیں کہ کون سی feasibility report کا اب یہ فیصلہ کر رہے ہیں۔

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sir, if I may be allowed, I am grateful to the Senator for sparing me and for his kind words, I am not the Minister responsible sir, but afterall, we have to stand in, it is a collective responsibility and I stand by what I said here sir. اس میں عرض یہ ہے کہ یہ صحیح فرما رہے ہیں کہ اس کے بارے میں درجنوں feasibilities بنی ہیں، بالکل صحیح فرما رہے ہیں جناب، یہ feasibility فائنل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے یہ fish harbur تھا، پھر mini port بنا۔۔۔

سید فصیح اقبال: جو بھی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: سوال کا جواب تو دینے دیں ناں!

جناب انور سیف اللہ خان: جناب مجھے عرض کرنے دیں۔ اب وزیر اعظم صاحب وہاں خود گئے تھے۔ انہوں نے کہا اس کو ایک full fulfledged پورٹ بنایا جائے جیسے کراچی پورٹ ہے، جیسے پورٹ قاسم ہے، اس کو ایک پورٹ بنایا جائے جہاں پر کہ بڑی کشتیاں بھی آ سکیں۔ اس کے لیے جناب Techno Economic Feasibility Study جو ہے اس کا حکم دیا گیا تھا، کابینہ میں یہ مسئلہ دوبار آیا ہے، گورنمنٹ چاہتی ہے کہ یہ بنے اور یہ feasibility جو ہے جناب! انشاءاللہ اسی مہینے میں حکومت کو submit کر دی جائے گی. I would like Sir, to assure the Senator. M/s .Giffard and Partners ہیں، UK base فرم کو appoint کیا گیا تھا اور وہ نومبر میں feasibility submit کر دیں گے in the meanwhile ہم نے جناب یہ letter of

interest ایڈورٹائز بھی کیا ہے اور پرائیویٹ سیکٹر کو کہا ہے کہ وہ اپنی interest جو ہے وہ حکومت کو بتادیں تاکہ ہم اس پر فیصلہ کریں we want this to be developed in the private sector sir. So it will be developed.

جناب چیئرمین: جی، سید فصیح صاحب!

سید فصیح اقبال: جی، میں وزیر صاحب کی معلومات کے لئے بتادوں گوادر پراجیکٹ جو ہے اس کا fish harbour تیار ہے صرف وزیراعظم کے انتظار کا منتظر ہے کہ وزیراعظم جائیں اور اس کی opening ceremony کریں۔ وہ چھ مہینے سے تیار ہے جے ٹی دو ہزار ٹن کے جہاز کے لئے بنادیا گیا ہے۔ ان کو یہ معلومات حاصل نہیں ہیں اور اس میں ان کا کوئی قصور نہیں بھی ہے۔ یہ چیز پہلے سے موجود ہے اور یہ deep sea port کے لئے ہے اس کا علیحدہ مسئلہ ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ آپ جواب دے رہے ہیں یا سوال کر رہے ہیں؟

سید فصیح اقبال: میں سوال کر رہا ہوں کہ ان کو معلوم ہو سکے کہ یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ fish harbour سے port بنائیں، یہ پہلے سے تیار ہے چھ مہینے سے جس کا ابھی تک افتتاح نہیں ہوا ہے۔ جہاں تک deep sea port کا تعلق ہے وہ بی او ٹی میں بن رہا ہے لہٰذا اس میں پرائیویٹ سیکٹر کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

ایک معزز رکن: بی او ٹی کا کیا مطلب ہے۔

سید فصیح اقبال: Built Operate and Transfer

جناب چیئرمین: یہ تو پرائیویٹ سیکٹر ہی کرے گا، اور اسے کون کرے گا؟

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! میں تفصیل سے بتانا چاہتا ہوں حالانکہ معزز رکن کے پاس بہت معلومات ہیں، Our Senator is a very knowledgeable person but his knowledge of course is greater in certain other areas. I would like to sir, inform him that it was a small harbour then it was up-graded and a proper fishing harbour has been made, then it went to a mini port and a major port, now the goverment has determined sir, to have a major port.

جناب چیئرمین: فش ہاربر تو بن گیا ہے، اس میں تو اب کوئی کام باقی نہیں رہا ہے۔

سید فصیح اقبال: اس جگہ پر DFC علیحدہ بن رہا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ علیحدہ ہی ہو گا ناں۔

سید فصیح اقبال: یہ فرما رہے ہیں ناں اس کو اپ گریڈ کیا ہے۔ وہ تو بنایا ہی DFC ہے۔

جناب چیئرمین: مطلب یہ ہے کہ شہر کو اس ایریا کو اپ گریڈ کر دیا ہے یعنی کراچی میں فشنگ بھی ہوتی ہے جہاز بھی آتے ہیں۔ ایئرپورٹ بھی ہے۔

سید فصیح اقبال: منسٹر زراعت موجود ہیں۔ یہ جو کچھ جانتے ہیں کیونکہ فش ہاربر سے کچھ ان کا بھی تعلق رہا ہے۔

(interruption)

حافظ حسین احمد: جناب موجودہ مالی سال میں گوادر کی ترقی خصوصاً ہائی وے اور گوادر پورٹ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

جناب چیئرمین: جی کس کے لئے؟

حافظ حسین احمد: گوادر پورٹ اور گوادر ہائی وے کے لئے اور موٹروے کے لئے۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! یہ اگر فریش نوٹس دیں تو ان کو یہ بھی بتا دیں گے۔

(b) "the steps being taken by the Government for the development of coastal areas in the country?"

"Development of the coastal areas dos not fall under the jurisdication of Ministry of Communications."

So under which Ministry does it fall?

Mr. Chairman : It depends on what sort of development you are talking about. developments کی ٹورازم، انڈسٹری آپ کر رہے ہیں۔ آپ کمیونیکیشن کی کر رہے ہیں۔ جی جناب فصیح صاحب!

سید فصیح اقبال: یہ کوسٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا معاملہ چل رہا تھا اس کا جواب دیا گیا بڑی خوبصورتی سے ان کا پلان ہے منسٹری کمیونی کیشن کا، تمام کوسٹل ایریا میں یہ semi ports ہیں اور fish harbours ہیں لہٰذا وہ بتائیں کہ کوسٹل اتھارٹی کی development منسٹری آف کمیونی کیشن کے تحت ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب اس وقت گوادر پورٹ کا مسئلہ ہمارے سامنے ہے۔اس میں انہوں نے کہا کہ یہ کوسٹل ایریا جو ہے اس میں ضرور جو پورا پورٹ ہے ج,t is I think seven hundred fifty miles form Karachi.

اس پر کئی ports بن رہی ہیں جناب یہ گوادر میں بن رہا ہے امارہ، یہ ایک ڈیفنس نیول بیس بن رہا ہے۔ یہ کورنگی بن رہا ہے۔۔۔۔

سید فصیح اقبال: کورنگی ہمارے بلوچستان میں نہیں ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! پورے کوسٹ کی بات ہو رہی ہے۔

سید محمد فضل آغا: جناب! آگے موٹر ویز کے بارے میں سوال ہیں آگے چلائیں تاکہ بات کی جاسکے۔

سید فصیح اقبال: جی ہاں جناب! لاسٹ سوال، میں وزیر صاحب کی اطلاع کے لئے بتاؤں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ جواب دینا شروع ہو جاتے ہیں۔ سوال کریں ناں۔

سید فصیح اقبال: پسنی، کلمر، سون میانی، ان کے بارے میں کیا ہے۔ یہ بن رہے ہیں زیر تصفیہ ہیں؟

جناب چیئرمین: آپ کو وزیر ہونا چاہیے تاکہ آپ جواب دیں۔

I would Sir, strongly recommend and urge the Prime Minister to induct Fasieh Sahib in the Cabinet.

سید فصیح اقبال: جناب! اس کا جواب یہ تو نہیں ہے جی۔

یہ سوال ڈیفر کر دیں جب متعلقہ منسٹر تشریف لائیں گے تو جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: اب پانچ ضمنی سوال کر کے ڈیفر کر دیں یہ کیسے ممکن ہے۔ اگلا سوال نمبر ۱۲۰۔

120. *Syed Faseih Iqbal : Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the Gawadar Port Authority has been established, if so, the name of its Chairman and other members of the Authority?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : No.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

سید فصیح اقبال: جناب! گوادر کے متعلق ابھی منسٹر صاحب نے اپنے بریف سے بتایا ہے کہ نومبر تک ہم فیصلہ کریں گے تو وہ کونسی اتھارٹی ہو گی جو گوادر فش ہاربر کو رن کرے گی؟

جناب چیئرمین: آپ نے پوچھا ہے کہ یہ بن گئی ہے کہ نہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ نہیں بنی۔

سید فصیح اقبال: نہیں اس کا بتائیں کب تک بنے گی اور اس کا انتظام کون چلائے گا؟

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! اس وقت پروجیکٹ ڈائریکٹر ہے جو BPS-20 میں ہے under the supervision of Director General Ports and Sippind Wing اس وقت تک اتھارٹی نہیں بنی لیکن ضرور یہ بات اپنی جگہ consider ہو گی جب پورٹ بنے گی تو اتھارٹی بھی ساتھ ہو گی۔

جناب چیئرمین: کوئی تجویز زیر غور ہے؟

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sir, certainly it is under consideration. اور جب وہ بنے گا تو جناب اگر پرائیویٹ سیکٹر میں بنے گا تو پھر اتھارٹی کی ضرورت نہیں ہو گی۔ اگر حکومت بنائے گی تو پھر ضرور اتھارٹی بنے گی۔

حافظ حسین احمد: ضمنی سوال۔ جناب گوادر پروجیکٹ ڈائریکٹر کا کس صوبے سے تعلق ہے اور کون سے گریڈ میں ہیں؟

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! اس وقت صوبے کا نام تو میرے پاس نہیں ہے لیکن گریڈ۔ ۲۰ کا ہے۔

جناب چیئرمین: کیا نام ہے اس کا؟ اور کس صوبے سے ہے؟

سید فصیح اقبال: جی حاکم قریشی، سندھ سے اس کا تعلق ہے۔

حافظ حسین احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب! آپ فصیح اقبال صاحب کو منع کریں کہ جواب نہ دیں۔ آپ منسٹر کو کیوں نہیں کہتے کہ جواب دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کے پاس انفارمیشن ہے جی؟

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! اس کا جواب تو فصیح اقبال صاحب نے دے دیا ہے۔

حافظ حسین احمد: جناب اس کا تعلق صوبہ سندھ سے ہے اور اس کی تقرری کے احکامات خاص سیاسی بنیادوں پہ ہوئے ہیں اور یہ صوبے کا حق بنتا ہے۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! یہ مسئلے فیڈرل سروسز کے بارے میں ہیں۔۔۔

حافظ حسین احمد: نہیں جی فیڈرل سروس کا مسئلہ نہیں۔ میں چیلنج کرتا ہوں ایسی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: یہ جو پروجیکٹ ڈائریکٹر ہوتا ہے۔ یہ صوبائی حکومت appoint کرتی ہے یا سنٹرل گورنمنٹ؟

حافظ حسین احمد: سنٹرل گورنمنٹ کرتی ہے۔

جناب چیئرمین: بہر حال یہ دیکھ لیں جی۔ اگلا سوال۔

121. ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number and names of the employees of Telecommunication Corporation Phone Division Sialkot transferred from Sialkot during the months of September and October, 1991; and

(b) the number and names out of the above employees have been transferred back to Sialkot and those who have not been transferred back to Sialkot indicating also the reasons separately in each case?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : (a) The following four employees of Pakistan Telecommunication Corporation Phone Division Sialkot are transferred during the month of September, and October, 1991 :-

1. Mr. Muhammad Javed D.E. (Phones) Sialkot transferred as D.E. Traffic PTC Headquarters Islamabad.

2. Mr. Zulqurnain Stenotypist was transferred to work under D.E. Phones Gujranwala.

3. Mr. Manzoor Shah, E.S. was transferred to Gujranwala.

4. Mr. Abdul Aziz, U.D.C. transferred to work under D.E. (Telegraphs) D.G. Khan.

(b) The name of the employees who have been transferred back to Sialkot and those who have not been transferred back to Sialkot with reasons :-

1. Mr. Muhammad Javed D.E. not transferred back to Sialkot due to administrative reasons.

2. Syed Manzoor Shah, E.S. transferred back to Sialkot due to administrative reasons.

3. Mr. Zulqurnain, Stenotypist transferred back to Sialkot due to administrative reasons.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال۔

میاں عالم علی لالیکا: کوئی ضمنی سوال نہیں۔

جناب چیئرمین: جی میر عبدالجبار صاحب آپ کا ضمنی سوال ہے۔

میر عبدالجبار: جی ہاں جناب وزیر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جزو(ب)

میں لکھا ہے:

"Mr. Zulqurnain, Stenotypist transferred back to Sialkot due to administrative reasons."

تو کیا مسٹر ذوالقرنین سٹینو ٹائپسٹ کو سیالکوٹ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ تو کیا وہ اس وقت سیالکوٹ میں متعین ہیں اور کیا گوجرانوالہ سے relieve ہو چکے ہیں؟

جناب انور سیف اللہ خان: جناب اس میں چار آفیشلز تھے جن کو تبدیل کیا گیا تھا تو اس میں تین کو واپس ٹرانسفر کر دیا تھا اس میں سید منظور شاہ، transferred back to Sialkot Zulqurnain, Stenotypist transferred back to Sialkot. And Muhammad Javed D.E. has not been transferred back to Sialkot, I mean he is out. he has not been relieved on اور اس میں مسٹر عبدالعزیز ہیں transfer to D.G. Khan and still working in Sialkot. تو مطلب ہے کہ تین تو واپس ہو گئے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، دو واپس ہو گئے ہیں ایک واپس نہیں ہوا اور ایک گیا ہی نہیں۔

Mir Abdul Jabbar : Whether the man has been relieved Gujranwala or not? Zulqurnain, that is all, Sir. Till yesterday sir, he was there. So that he can go back to Sialkot.

Mr. Anwar Saifullah Khan : He will be relieved because, I am giving him this answer that he has been transferred back to Sialkot and if he is not being relieved he will be relieved.

جناب چیئرمین: یعنی آپ کی اطلاع ہے کہ relieve نہیں ہوئے؟

میر عبدالجبار: جی ہاں۔

جناب انور سیف اللہ خان: ابھی ہم کہہ دیتے ہیں کہ relieve کر دیں۔ اور کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی relieve کردیں گے۔ اگلا سوال ۱۲۲۔

122. ***Qazi Hussain Ahmed :** Will the Minister for Communications be pleased to state the action taken on the findings of the Wafaqi Mohtasib dated 29th January, 1992 on a complaint No. L-2807/91 against PTC?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : The concerned report and findings of the Wafaqi Mohtasib have been sent to S.H.O. of Police Station Bhai Pheru for registration of a FIR. The Wafaqi Mohtasib is being kept apprised in the matter.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال۔ کوئی نہیں۔ اگلا سوال نمبر ۱۲۳۔

123. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that contract of dredging of the harbour area under KPT has been awarded to a foreign company, if so, the name of the company, period of contract, dredging area and dredging cost; and

(b) whether the tenders of dredging were floated, if so, the names of the companies which participated in bidding indicating also their bids and other terms and conditions?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : (a) A contract for maintenance dredging of Karachi harbour has been awarded to a Danish firm, M/s. Vesterborg Maskinfabrik A/S, of DK 4953 Vesterborg, Denmark. The contract covers a minimum maintenance dredging quantity of 2 million cubic meters with upto 3.5 million cubic meters from the inner harbour channels and alongside shipping berths. The minimum quantity of dredging is to be dredged within a period of 12 months with a total contract completion period of 24 months. The dredging quantity will be measurd in situ and paid at a unit rate of US$ 1.90 per cubic meter of dredged spoil, *i.e.* a total price of US$ 6.65 million (Rs. 17/1-2 crores.)

(b) Tenders for maintenance dredging of inner channels of Karachi harbour were invited during December 1991 from 10 prequalified international dredging firms. In response, only one offer was received from a Dutch firm, M/s. Boskalis which was not considered being priced very high. Subsequently in March 1992,

gallop bids were invited and two bids were received, one from the same Dutch, and the second from another Dutch firm, M/s. HAM Dredging. Both the bids were almost indentical and offered all inclusive unit dredging rate of US $ 8.00 per cubic meter. The two tender bids were not accepted by KPT Board being on the very high side, since apparently a cartel was formed by the dredging companies for bidding for KPT work.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

سید اشتیاق اظہر: جی ہاں جناب اس کے (اے) کا جواب تو ٹھیک بتایا ہے لیکن (بی) کا جواب جو دیا ہے کہ باقاعدہ پلاننگ سے کارٹیل سا کوئی بن گیا ہے اور اس میں باقاعدہ dredging کی جارہی ہے۔

میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس کارٹیل کے مقابلے کے لئے کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے کہ نہیں؟ یا یہ ہے کہ اس طرح سے ہم دوسروں کے رحم وکرم پر رہیں گے؟

جناب انور سیف اللہ خان: جناب! یہ بڑا اچھا سوال ہے۔ یہ کارٹیلز کو توڑنا پڑے گا کیونکہ یہ dredging کا جو مسئلہ ہے یہ بہت ہی پرانا مسئلہ ہے اور اس میں ضرور جی ہمیں اپنی expertise کرنی ہو گی ملک میں، تو انشاءاللہ یہ زیر غور ہے اور جو کارٹیل کی قیمت تھی وہ بڑی زیادہ تھی ہم نے اس کو accept نہیں کیا اور اس وقت کام جاری ہے اور ہو رہا ہے لیکن انشاءاللہ یہ زیر غور ہے اور اس پر انشاءاللہ we will certainly do that.

سید اشتیاق اظہر: میں جناب یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ہماری شپ یارڈ ایران کے لئے جہاز بھی بنائے تو میری یہ تجویز ہے اور وزیر صاحب اس پر غور کریں کہ جب ہم ایران کی نیوی کے لئے جہاز بنا سکتے ہیں تو اپنے لئے ہم خود کیوں نہیں بنا سکتے۔ اگر ہم اپنا کارٹیل خود بنا سکیں گے تو اس سے نہ صرف کراچی شپ یارڈ کو فائدہ ہو گا اگر ہم اپنا خود بنالیں گے تو اور بھی ports کو فائدہ ہو گا تو کیا وزیر اس پر غور فرمائیں گے کہ جب ہمارے پاس ماہرین ہیں اور ہم شپ یارڈ رکھتے ہیں جو بہت اچھے جہاز بناتی ہے تو ہم کیوں اپنے لئے نہیں بنا سکتے؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب!

جناب انور سیف اللہ خان: جناب یہ dredger جو ہوتا ہے یہ کافی complicated weapon ہوتا ہے۔ ۱۹۸۹ء میں جاپان کے ساتھ ایک ایگریمنٹ ہوا تھا۔ ۱۹۸۹ء میں ہی وہ پھر ڈراپ ہو گیا، جاپان ہی ہمیں سپلائی کر رہا تھا۔ یہ شپ یارڈ کے بارے میں فرمارہے ہیں۔ اب ایک dredger کے لئے ٹیکنالوجی ٹرانسفر کرنا اور چونکہ ہماری ضرورت اگلے تیس سال میں زیادہ سے زیادہ ایک یا دو dredgers ہوں گے۔ اس کے لیے پورا paraphernalia کرنا، پوری ورکشاپ کو equip کرنا یہ اکنامیکل نہیں ہے اور اس کی جو ٹیکنالوجی ہے وہ بھی بڑی سوفیسٹیکیٹڈ ہے اور اس کی قیمت دینی پڑے گی۔ تو یہ dredger اگر ہم باہر سے خرید لیں تو غالباً ہمیں سستا پڑے گا۔ بہر حال یہ مسئلہ زیر غور ہے۔ اور پچھلے تین سال سے زیر غور ہے۔ کیونکہ اس میں بھی آفرز آئیں تھیں کہ ہم یہاں بنالیں گے، امریکہ سے آئی تھی۔ جاپان والے تو ہمیں دینا چاہتے تھے لیکن وہ loan پھر گورنمنٹ نے استعمال نہیں کیا۔ تو ہم پھر اس کو ریویو کر دیں گے۔

جناب اشتیاق اظہر: میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب سکھر بیراج بنا تھا تو dredger خود اس کے لئے مقرر کیا گیا تھا اور ڈرلنگ کرتا رہتا تھا۔ سکھر بیراج پر چونکہ dredger کا ریپلیسمنٹ نہیں ہوا اور مٹی وہاں پڑی ہے اور وہاں بڑی پرابلم ہو رہی ہے۔ اپنے آپ ڈریجر بنانے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ ضرور غور ہونا چاہئے۔ اگر ہم ڈریجرز بنائیں گے تو جتنے ہمارے پورٹس ہیں اور ہم نے سکھر میں دیکھا ہے وہاں کا ہم نے ڈریجر بنالیا ہے۔ اس طرح سے مالی فائدہ ہو گا بلکہ اس میں ہم ایکسپرٹ ہو جائیں گے اور ہمارے ہاں پرابلم جو silting کی ہو رہی ہے اس میں بھی بڑی مدد ملے گی۔

جناب چیئرمین: مندوخیل صاحب۔

جناب ظریف خان مندوخیل: جناب والا! ہمارے ملک کا اس وقت سب سے بڑا مسئلہ بیروزگاری کا ہے۔

جناب چیئرمین: سید فضل آغا صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

سید محمد فضل آغا: جناب اتنی لمبی لمبی تقرریں ہوتی ہیں۔ بڑے sensitive سوال ہوتے ہیں جو پیچھے رہ جاتے ہیں اور اس میں بڑا مواد ہوتا ہے۔ اور یہاں suggestions آتے ہیں پھر منسٹر صاحب بھی بہت ڈیٹیل سے ان کو پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اہم سوالات رہ جائیں گے۔

جناب چیئرمین: مندوخیل صاحب کبھی کبھی پوچھتے ہیں اس لئے ان کو موقع دیا جاتا ہے۔

جناب ظریف خان مندوخیل: آغا صاحب! یہ ضروری بات ہے۔ جناب ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ بے روزگاری ہے۔

جناب چیئرمین: اس کا ڈریجز سے کیا تعلق ہے؟

جناب ظریف خان مندوخیل: جناب سے تعلق۔ یہ جو غیر ملکی فرم کو کیچڑ صاف کرنے کا ٹھیکہ دیا ہے یہ کوئی پاکستانی ٹھیکیدار نہیں بنا سکتا ہے۔ موٹروے جو ہم نے ڈائیو کو دیا ہے وہ بھی ہم کسی لوکل ٹھیکیدار کو دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یعنی آپ کہہ رہے ہیں کہ ڈریجر کا ٹھیکہ لوکل ٹھیکیدار کو دیا جائے۔

جناب ظریف خان مندوخیل: میں ٹھیکے پر اعتراض کرتا ہوں کہ کیچڑ کی صفائی کا ٹھیکہ کیوں غیر ملکیوں کو دیا جاتا ہے اور ہمارے لوگوں کو ہم ٹیکسی کی چابیاں دیتے ہیں۔ یہ لوکل فرم کو دیا جائے۔

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ جی ڈریجر کا ٹھیکہ لوکل ٹھیکیدار کو دیا جائے۔

جناب ظریف خان مندوخیل: جناب! اگر ملک میں بن سکتا ہے تو ضرور ہمیں اس کو بتانا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ کے پاس ایکسپرٹیز ہو گی تو اس کو زیر غور لایا جا سکتا ہے۔ فصیح صاحب جی۔

سید فصیح اقبال: جناب KPT کے پاس چار ڈریجر موجود ہیں۔ اس میں ایک انہوں نے ریپیئر کرایا ہے تین بیکار پڑے ہیں۔ کیا وزیر موصوف صاحب بتائیں گے کہ ان کے ڈریجرز کو وہ ریپیئر کرالیں اور ان سے کام لے لیں بجائے فارن فرم کو دینے کے جو اس کے پاس موجود ہیں، صرف وہ ریپئر کی وجہ سے پڑے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب۔

جناب انور سیف اللہ خان: اگر یہ فریش سوال دے دیں تو جواب دے دیں گے۔

سید فصیح اقبال: اس کا فریش سوال سے کیا تعلق ہے؟

جناب چیئرمین: یہ سوال نئے ڈریجرز کا ہے ناں۔ پرانے کے بارے میں فریش سوال۔

سید فصیح اقبال: نہیں جو موجود ہیں کے پی ٹی کے پاس اس کا فارن فرم کو کیوں ٹھیکہ دیا ہے۔

جناب چیئرمین: بہرحال اس کو بھی دیکھ لیں۔ اگلا سوال نمبر ۱۲۴ اقبال حیدر صاحب۔

124. ***Syed Iqbal Haider :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the total number of subscribers of telex and telephones separately in each Province during the past 3 financial years;

(b) the total revenue received from the subscribers of telex and telephones in each province during the above period; and

(c) the amount due and payable by Ministries/Divisions, Provincial Governments, Departments, State Enterprises or Authorities as well as by the local Government and their authorities on account of use of the telex and telephones during the same period, indicating also the names of such debtors and the amount payable by them?

Mr. Muhammad Azam Khan Hoti : (a) List placed on the table of the House (as item 'a').

(b) List placed on the table of the House (as item 'e').

(c) List placed on the table of the House (as item 'c')

ITEM-(a)

STATEMENT SHOWING PROVINCE-WISE TELEX CONNECTIONS AS THE END OF FINANCIAL YEAR 1990-91 AND 1991-92

Name of Province	1989-90	1990-91	1991-92
a-(i)			
Punjab	2948	3129	3163
Sindh	3118	3129	3163
Baluchistan	74	78	83
N.W.F.P.	158	158	161
Total	6298	6505	6521

STATEMENT SHOWING PROVINCE-WISE TELEPHONE CONNECTIONS AT THE END OF FINANCIAL YEAR 1989-90, 1990-91 AND 1991-92

a-(ii)

Name of Province	1989-90	1990-91	1991-92
Punjab	409892	534396	629512
Sindh	312555	388252	470900
Baluchistan	29255	41615	47285
N.W.F.P.	62894	83588	95904
G. Total	814676	1047851	1243601

Item (b)

REVENUE RECEIPT OF TELEX (PROVINCE-WISE)

Year	Sind	Punjab	Baluchistan	NWFP	(Figures in Million Rs.) Total :
1989-90	290.073	115.726	4.417	6.844	417.060
1990-91	454.403	181.286	6.919	10.721	653.329
1991-92	296.101	118.131	4.509	6.986	425.727

					1496.116

REVENUE RECEIPT OF TELEPHONE (PROVINCE-WISE)

Department	Sind	Punjab	NWFP	Balu	Total
1989-90	2226.430	2922.704	908.185	289.211	6346.530
1990-91	2842.520	3731.443	1159.526	369.200	8102.689
1991-92	3516.971	4616.845	1434.618	456.852	10025.286

					24,474.505

Item (C)

OUTSTANDING DUES OF PTC (TELEPHONE AND TELEX)

As on 30-6-90 — Figures in Million

Department	Sind	Punjab	NWFP	Balu.	Total
Federal Government	97.498	207.413	17.003	18.268	340.182
Local Bodies	29.334	0.545	2.743	1.678	34.300
Provincial Govt.	267.949	83.901	23.248	24.493	399.591
Local Bodies	40.993	1.595	7.978	2.059	52.625
Railways	5.391	2.757	0.771	0.307	9.226
WAPDA	18.266	5.518	3.550	0.376	27.710
PTV	0.252	2.100	0.229	0.009	2.590
PBC	2.659	0.849	0.367	0.143	4.018
Other auto-bodies	5.632	4.370	15.080	0.235	25.317
APP	0.046	1.093	0.013	0.000	1.152
PPI	0.024	0.298	0.098	0.143	0.563
Other News-Papers	0.291	4.720	0.040	0.003	5.054
Total:	468.335	315.159	71.120	47.714	902.328

As on 30-6-90 Figures in Million

Department	Sind	Punjab	NWFP	Balu.	Total
Federal Government	106.094	284.724	15.909	17.865	424.592
Local Bodies	27.872	0.783	1.927	1.736	32.318
Provincial Government	400.889	111.224	28.773	19.887	560.773
Local Bodies	52.048	2.038	10.813	2.711	67.610
Railway	6.441	2.025	0.782	0.265	9.513
WAPDA	29.505	7.026	5.050	2.799	44.380
PTV	0.177	2.386	0.239	0.197	2.999
PBC	2.263	1.168	0.416	1.757	5.604
Other auto-bodies	8.308	34.348	20.620	0.031	63.307
APP	0.065	1.289	0.014	4.100	5.468
PPI	0.012	0.393	0.042	0.017	0.464
Other News-Papers	0.345	0.110	0.035	0.060	0.550
Total:	634.019	447.514	84.620	51.425	1217.578

As on 30-6-90 Figures in Million

Department	Sind	Punjab	NWFP	Balu.	Total
Federal Government	135.427	323.680	19.982	25.115	504.204
Local Bodies	53.295	0.691	0.330	2.394	56.710
Provincial Government	486.566	139.021	62.302	36.198	724.087
Local Bodies	86.425	1.924	5.221	3.512	97.082
Railway	9.183	3.579	0.677	0.201	13.640
WAPDA	38.814	7.872	4.545	3.251	54.482
PTV	0.402	2.788	0.305	0.066	3.561
PBC	3.195	1.381	0.326	0.376	5.278
Other auto-bodies	9.491	47.210	12.842	5.186	74.729
APP	0.105	1.507	0.015	0.029	1.656
PPI	0.021	0.051	0.003	0.060	0.135
Other News-Papers	5.669	0.570	0.050	0.346	6.635
Total:	828.593	530.274	106.598	76.734	1542.199

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider : Mr. Chairman, Sir, my first supplementary is that has Mr. Azam Hoti left his Ministry because he is not present?

Mr. Chirman : He is not present here, he is on leave.

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sir, this should be expunged. This is an unparliamentary word, sir.

(interruption)

Syed Iqbal Haider : Sir, it was not intended to....

جناب چیئرمین: آپ ذرا احتیاط کیا کریں ناں۔ جس سے لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہے اس بات کا خیال رکھا کریں۔

(interruption)

Mr. Chairman : These are ironic expressions which cause discomfort. مقصد تو آپ کا نہیں ہے۔ so, please be careful.

Syed Iqbal Haider : Sorry, Sir. سوال یہ ہے کہ ٹیلیکسز کی تعداد پنجاب میں زیادہ ہے سندھ سے، لیکن ٹیلکسز کا ریونیو سندھ سے زیادہ ہے اور پنجاب سے کیوں نہیں اتنا ریونیو کولیکٹ کیا جا رہا ہے۔ اسی سے connected سوال یہ ہے کہ ٹوٹل ریونیو پی ٹی سی کا وہ ٹیلیفون کا انہوں نے ۲۴۴۷۴ ملین دیا ہے جبکہ آؤٹ سٹینڈنگ گورنمنٹ جو ریونیو ہے وہ تین ہزار پانچ سو ملین کے قریب ہے۔ تو یہ اتنی بڑی تعداد میں جو آؤٹ سٹینڈنگ گورنمنٹ سے ہے اس سے ہم آرڈیزی سبسکرائبر اور public at large جو ہے اس کے اوپر بوجھ زیادہ ہے جس کی وجہ سے لوگ اپنے ریٹس بڑھا دیتے ہیں۔ تو اس کی ریکوری کے لئے آپ نے کیا اقدامات کئے اور پنجاب سے ریکوری اتنی کم ٹیلیکس کی اور ٹیلی فون کی کیوں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب منسٹر صاحب۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب پہلے سوال جواب تو یہ ہے کہ ٹیلکس ضرور پنجاب میں زیادہ ہوں گی کیونکہ پنجاب کی آبادی زیادہ ہے۔ لیکن ٹیلکس کے جو بلز ہوتے ہیں وہ تو استعمال پر ہوتے ہیں۔ جتنا اس کو آپ استعمال کریں گے تو اتنا بل آئے گا۔ سندھ میں چونکہ زیادہ لوگ کراچی میں خاص طور پر کاروباری ہیں، ٹیلکس کا استعمال بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ریونیو وہاں سے زیادہ آتی ہے۔ دوسرا سوال ان کا تھا کہ جو گورنمنٹ کی طرف آؤٹ سٹینڈنگ ہیں تو اس کے بارے میں یہ ہے کہ میں آپ کو خود بتا دوں کہ ہماری اپنی وزارت

کے ایک دو ٹیلیفون کاٹ دیئے تھے پاکستان ٹیلی کامز نے اور بڑی سختی سے اب گورنمنٹ کے پیچھے بھی لگے ہوئے ہیں۔ بدقسمتی سے یہ ہے کہ خاص طور پر صوبائی حکومتیں، فیڈرل گورنمنٹ کے ڈیپارٹمنٹس اور لوکل باڈیز جو ہیں they are the main defaulters تو ان کے پیچھے پاکستان ٹیلی کامز کو پوری اتھارٹی دی گئی ہے اور ان میں کوئی انٹرفرنس نہیں کی جارہی and they are collecting and they have increased the outstanding recoveries.

سید اقبال حیدر: مجھے خوشی ہے کہ پی ڈی اے کے علاوہ پی ٹی سی بھی گورنمنٹ کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ تو وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ سید فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا: جناب پچھلے دنوں سے میرا کوئی سوال نہیں آرہا ہے۔ اگر مجھے ایک سوال پوچھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: کون سا سوال ہے؟

سید محمد فضل آغا: ۱۲۸ سوال پر ضمنی سوالات پوچھنا چاہتا ہوں۔ تھوڑا سن لیں، ہاؤس کو بھی پتہ چلے اس سوال کا۔

جناب چیئرمین: کیوں جی اجازت ہے ان کو۔ وہ کہتے ہیں کہ سوال نمبر ۱۲۷ لے لیں۔

سید محمد فضل آغا: جناب میں نے کبھی یہاں سوال نہیں پوچھا۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں فضل آغا صاحب یہ غلط روایت ہوگی۔ ایک گھنٹہ ختم ہوگیا ہے۔ اگر ہم نے یہ ایگزمپشن شروع کی تو پھر یہ ان اینڈنگ ہوگا۔

سید محمد فضل آغاز: میری گزارش ہے کہ دو مہینے پہلے میں نے سوال دیئے تھے اور ہمیشہ یہ ٹیل اینڈ پر آتے ہیں اور بڑے کنسرنڈ سوالات ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلی دفعہ کوشش کریں گے کہ آپ کے اوپر آجائیں۔

سید محمد فضل آغا: تو ان کا کیا کریں؟

Chaudhry Shajaat Hussain : Yes. Following persons were arrested by FIA and are presently on bail :—

1. Zafar Mehmood S/o Sultan Mehmood.

2. Kh. Abdul Qadeer S/o Ghulam Muhammad.

3. Muhammad Nawaz S/o Muhammad Ayub.

Accused Khalid Mehmood S/o Abdul Aziz and Makhdoom Nazir S/o Ghulam Ahmed secured pre-arrest bail.

A case FIR 2/92 has been registered by FIA and investigation of the same is in progress.

89 ***Mr. Yahya Bakhtiar :** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is a fact that Monthly Magazine "Pictorial News Review" is published at the Government expense, if so, the expenditure incurred on its publication so far, with year-wise break-up.?

Mian Abdul Sattar Laleka : Information is being collected and will be placed at the table of the House in due course of time.

90 ***Mian Alam Ali Laleka :** Will the Minister for Railways be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the route of Bahawalpur Express has been curtailed from Sama Satta to Faisalabad instead of Sama Satta to Sialkot ; If so its reasons ; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to run a new train between Sialkot and Sama Satta ; If so when?

Haji Ghulam Ahmad Bilour : (a) Yes. The run of 65 Up/66 Down Bahawalpur Express previously operating between Sama Satta And Sialkot via Faisalabad has been curtailed upto Faisalabad with effect from 21-1-1992 on account of its poor patronization between Sialkot and Faisalabad.

(b) No. There is no proposal under consideration to run a new train between Sialkot and Sama Satta.

91 ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) total expenditure on various agenices involved in operation clean up from the date of its commencement till September 30, 1992, indicating also the share of Federal and Provincial Government to be paid, together with the amount paid by the Federal and Sindh Government ; and

(b) monthly statement of expenditure on agencies taking part in operation. indicating also the amount asked for and outstanding?

Ch. Shujaat Sussain : The information is being collected from the concerned aencies and will be placed before the House as soon as it is received.

92 ***Akhunzada Behrawar Saeed :** Will the Minister for Narcotics control be pleased to inform the House :

(a) whether it is a fact that work on irrigation channel under narcotics programme in village Luqman Banda, Ghurmatia, Tehsil Khal, District Dir has not started, if so, its reasons ; and

(b) whether it is a fact that major portion of narcotics funds are being spent on non-poppy growing areas in District Dir?

Rana Chandar Singh : (a) No. It is not correct to say that work on Irrigation Channel in Village Luqman Banda, Tehsil Khal, dir District has not started. The irrigation channel has since been completed at a cost of Rs. 314,000.

(b) The project document for the Dir District Development Project did not make any distinction between poppy growing and non-poppy growing areas. However, following the recommendation of UNDCP Evaluation Mission report of 1988 most of the scheme have been carried out in the Valleys where poppy was grown more.

93. ***Akhunzada Behrawar Saeed :** Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state :

(a) the amount spent on the Bridge at Kambat, Yandol area in district Dir ; and

(b) whether it is a fact that this bridge was constructed out of narcotics funds, if so, its reasons ?

Rana Chandar Singh : (a) A sum of Rs. 200,000/- has been spent of feasibility study/parliamentary design of the Bridge.

(b) The Bridge has not yet been constructed.

94. ***Akhunzada Behrawar Saeed:** Will the Minister for Narcotics Control be pleased to state whether it is a fact that funds from narcotics have been earmarked for the levelling and topcoating of the road from Khal to Luqmanbanda of Pyeen Dara, Tehsil Khal, District Dir, if so, the time by which the work will start ?

Rana Chandar Singh : No. It is not correct to say that funds from narcotics have been earmarked for levelling and top-coating of read from Khal to Luqman Banda, Tehsil Khal, District Dir.

95. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state :

(a) whether it is a fact that staff of the newspapers published by National Press Trust based at Karachi namely Mashriq, Evening Special, Weekly "Akhbar-e-Khawateen" are not being paid salaries regaularly on the first day of every month ; If so its reasons ; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to restore payment of night duty conveyance and allowance alongwith other medical facilities to the employees of NPT.

Mian Abdul Sattar lalika : Information is being collected and will be placed at the table of the House in due course of time.

96. ***Eng. Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the present position of provincial quota in the Federal Services and the steps taken by the Government to remove the disparity between the provinces with particular reference to Balochistan?

Ch. Amir Hussain: The Regional/Provincial quota as per last Census of Civil Servants held in 1989 is given at Annex-I. The exercise to ascertain upto date position about Regional/Provincial quota is in hand, which would be completed on the basis of information collected upto 31-12-1992. After the completion of the exercise the deficiencies in Regional/Provincial quota will be rectified in accordance with the provision of the new Recruitment Policy.

Annex-I

As on 1-7-1989

PROVINCE-WISE TOTAL NUMBER OF CIVIL SERVANTS IN FEDERAL GOVERNMENT

Province/ Region.	BPS 3 to 16	Percentage	BPS 17 to 22	Percentage	Grand Total 3 to 22	Overall Percentag
Punjab	161341	64.89	7579	59.23	168920	64.60
Sindh (U)	27411	11.20	1356	10.60	18767	11.00
Sindh (R)	12458	05.01.	978	07.64	13436	05.14
N.W.F.P.	27813	11.19	1561	12.20	29374	11.24
Balochistan	7729	03.10	582	04.55	8311	03.18
N.A/FATA	8530	03.43	603	04.71	9133	03.50
A.K.	3372	01.36	136	01.06	3508	01.34
Total:—	248654		12795		261449	

Since: 1989Establishment Division Survey.

Prescribed Quota

Merit		10%
Punjab (including Federal Areas of Islamabad		50%
Sindh		19%
— Urban areas namely Karachi. Hyderabad and Sukkur	7.6%	
— Rural areas	11.4%	
NWFP		11.5%
Balochistan		3.5%
Northern Areas and Federal Administered Tribal Areas		4%
Azad Kashmir		2%

97. ***Mian Alam Ali Lalika :** Will the Minister for Interior be pleased to state the time by which the route of heavy traffic passing through 1-8/1-9 Sectors of Islamabad, will be changed ?

Chaudhry Shujaat Hussain : No such proposal is under consideration in this Ministry.

98. ***Syed Ishtiaq Azhar :** Will be Minister for Information and Broadcasting be pleased to state :

(a) the names and designations of the Officers allegedly involved in mis-appropriation in the Film Wing of the Directorate of Films and Publications, Karachi, and the action, if any, taken against them ; and

(b) whether it is a fact that the Director, Films, has been appointed on contract basis after his retirement, if so, its reasons?

Mian Abdul Sattar Lalika : Information is being collected and will be placed at the table of the House in due course of time.

99. *__Khawaja Muhammad Asif__ : Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) number of total employees in P.I.A; and

(b) comparison of the P.I.A. with other Airlines haveing same number of aircrafts etc. as regard number of employees, profits/ loss, etc. etc.?

Syed Ghous Ali Shah : (a) 20187.

(b) The required information is at Annexures-A and B.

Annexure-A

COMPARISON OF PIA MANPOWER AND FLEET WITH SOME OTHER ASIAN AIRLINES

Airlines	Manpower Strength	Fleet Size
Air India	18422	18
Garuda	4530	19
Indian Airline	18735	54
Biman Bengladesh	4775	13
Malaysian Airline System	10384	34
Kuwait Airways	6700	20
Royal Nepal Airline	1888	18
Pakistan International	20187	46

Annexure-B

PROFIT AND LOSS STATEMENT OF SOME AIRLINES IN MILLION IN THEIR NATIONAL CURRENCY

	88-89	89-90	90-91	91-92 (Provisional)
PIA	403.07	258.07	(333.89)	982.30

Air India	—	—	731.8	—
Indian Airlines	—	(150.4)	—	—
Air Lanka	—	172.96	—	—
Biman Bengladesh	32.87	116.57	—	—

100. *__Khawaja Muhammad Asif__ : Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) total amount of complimentary tickets issued by the PIA management from January to September, 1992; and

(b) criteria for issuing complimentary tickets?

__Syed Ghous Ali Shah__ : (a) Since no revenue is generated PIAC does not maintain any record about the amount of complimentary tickets issued. Record is only maintained about the total number of tickets issued.

(b) The criteria for issuance of complimentary tickets is as under :—

(i) Commercial Consideration.—Free tickets provided to sources who in turn assist PIA in obtaining additional business.

(ii) Public Relations.— Toassist building better public relations particularly with the Media.

(iii) Donations.— Free tickets offered for charitable consideration to representatives of charitable organizations, needy patients requiring travel for medical purposes and donations utilized as raffle prizes.

(iv) Sports.—Assisting various sports organizations by offering tickets to teams and their officials and assisting organizations for promotion of national heritage/culture.

(v) Corporation Requirement.— Tickets to non-airline industry employees assisting PIA in Corporation matters.

101. *__Malik Muhammad Hayat__ : Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that a large number of passports have been issued to the Afghan National, if so, the steps taken by the Government for the cancellation and withdrawal of all such passports?

Chaudhry Shujaat Hussain : The requsite information is being collected and will be placed on the table of the House as soon as received.

102. *__Syed Abdullah Shah__ : Will the Minister for Railways be pleased to state :

(a) the number of Doctors and Engineers serving the Railways department for three years and above on ad hoc basis; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to regularise the services of these officers?

Haji Ghulam Ahmad Bilour : (a) Thirty-one *ad hoc* doctors and thirty-five *ad hoc* Engineers have been serving the Pakistan Railways for three years and above.

(b) A summary to regularize the services of these officers is under consideration in consultation with concerned Division.

103. *__Syed Abdullah Shah:__ Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideraton of the Government to construct an Airport at Dadu of Sehwan?

Syed Ghous Ali Shah: Civil Aviation Authority (CAA) does not have plans to construct airports in Dadu or Sehwan as the traffic/economic studies conducted by PIA do not justify construction of airports in these towns.

104. *__Khawaja Muhammad Asif:__ Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to construct an Airport at Sialkot, through private Sector; if so when?

Syed Ghous Ali Shah: Aviation Division has already conveyed its no objection to Commerce Division for onward transmission to a private sector party for construction of an airport at Sialkot. The private sector has not informed the regulatory authority *viz.* Civil Aviation Authority (CAA) of the details of their plans and the time schedule for the execution of the project.

105. *__Mian Alam Ali Lalika:__ Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that smoking has been allowed in the PIA domestic flights, if so, its reasons?

Syed Ghous Ali Shah: Yes, smoking has been allowed on PIA domestic flights except on F-27 aircaft due to the reasons that passengers were smoking in the toilets causing safety hazard.

جناب چیئرمین : چھٹی کی درخواستیں ہیں۔ کوئی چھٹی کی درخواست ممبران کی طرف سے نہیں ہے۔ صرف وزراء نے اطلاع دی ہے جناب ستار نیازی صاحب نے اور فخر امام صاحب نے کہ وہ اسلام آباد سے باہر تشریف لے گئے ہیں اور آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

ADJOURNMENT MOTIONS

(i) *RE* : THE EXPANSION OF THE LOCAL TELEPHONE SYSTEM

جناب چیئرمین : ایڈجرنمنٹ موشن نمبر دو سید اقبال حیدر صاحب۔ پی ٹی سی کے آج وزیر حاضر ہیں۔

جناب انور سیف اللہ خان : جناب وہ جانتے ہیں کہ عبدالخالق خان صاحب کی وفات پر مردان گئے ہیں تو میں جناب حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب نمبر دو۔

Syed Iqbal Haider: Sir I humbly request that ordinary business of the house may please be adjuouned to consider the following adjournment motion of public interest and of urgent nature.

"The News" Rawalpindi dated 30th August 1992, has reported that Pakistan Telecommunication Corporation is discriminating against Pakstanis and others by inviting only European, South American and Japanese Consultants to bid for a consultency project on the expansion of the local telephone system by two lacs seventy five thousands lines. It is further reported that, there seems to be something strange about the whole affairs since the terms of reference were revised in July. Early in May no such conditions were placed as joint to abide by Pakistanis and Foreign Consultants were not invited. Certain Pakistani Consultency Firms feel, the terms of reference were changed to benefit some favoured consultents. Informed sources said it was the first time in Pakistan's history that Pakistani Consultants are being deliberately excluded from a major consultency project. Local firms felt it was an insult not only to Paistani Consultants but also to the nation. Moreover the

S. No.	Name of Educational Institution
4.	Pakistan Study Center, University of Balochistan, Quetta.
5.	Children Academy, Quetta.
6.	Balochistan Engineering College, Khuzdar.
7.	Cadet College, Mastung.
8.	Taamir-e-Nao Public School, Quetta.
9.	Islamia Public School, Quetta.
10.	Helper High School, Quetta.
11.	Islima Boys High School, Quetta.
12.	Taamir-e-Nao Boys High School, Quetta.
13.	Little School Command and Staff College (Iqra Academy), Quetta.

15. **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Law and Justice be pleased to state the number of cases transferred to the special courts established for terrorism, subversion and other heinous effences, indicating also the number of cases finalised so far?

Ch. Abdul Ghafoor: As many as 337 cases have been transferred upto the 20th October, 1992 to various Special Courts set up under the Special Courts for Speedy Trials Act, 1992. Out of these 257 cases have till date been disposed of by such courts.

Similarly 293 cases were transferred to the Special Court (Suppression of Terrorist Activities), Karachi, set up by the Federal Government under the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) Act, 1975. Out of these 208 cases were transferred to other courts for want of jurisdiction, while the remaining cases, 73 cases have been decided by that court and only 12 cases are pending adjudication.

16. *__Mir Abdul Jabbar:__ Will the Minister for Education be pleased to state the number and details of the Educational certificates, degrees and diplomas alongwith names of holders attested by the Foreign Students' Section, Ministry of Education, from January 1992 till today?

Syed Fakhar Imam: The number of Educational Certificates, Diplomas and Degrees attested by the Foreign Students Section of Ministry of Education from January 1992 to date is given as under:-

Name of Documents	No of Documents	No. of Holders
Certificates	806	
Diplomas	66	537
Degrees	278	
Total:	1150	537

The detail regarding names of holders, certificates, diplomas and degrees is attached at Annexure.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

سید محمد فضل آغا: اس میں جواب بھی صحیح نہیں آیا ہے۔ بڑے مکس اپ کر کے منسٹری نے دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ کس منسٹری کا ہے جی۔

سید محمد افضل آغا: یہ منسٹری آف کمیونی کیشن سے related ہے۔

جناب چیئرمین: خیال رکھیں جی ان کا جواب صحیح نہیں آیا تو please ensure because last time we noticed.....

جناب انور سیف اللہ خان: ان کی اور اعظم خان کی میٹنگ کروا دوں گا جی۔

جناب چیئرمین: اس طرح کرتے ہیں کہ آپ کا سوال اگلے روٹا ڈے پر لے لیں گے۔ اور ذرا اس کو اوپر رکھ لیں گے تاکہ اس کو لے لیں۔ اب چھٹی کی کچھ درخواستیں ہیں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: ملک حاجی زر محمد خان صاحب گھریلو کام کی وجہ سے مورخہ پندرہ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا منظور ہے جی۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید عباس شاہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۸ تا ۱۲ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے، منظور ہے جی۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد ذاتی وجوہات کی بناء پر اس لئے انہوں نے مورخہ ۱۶ نومبر تا اختتام حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے، منظور ہے جی۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب سر تاج عزیز صاحب سرکاری دورے پر چین تشریف لے گئے ہیں۔اس لئے مورخہ پندرہ تا بیس نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔

PRIVILEGE MOTION

جناب چیئرمین: اب ہم پریولیج موشن کو لیتے ہیں۔ سید اقبال حیدر صاحب آپ کا بھی اس میں ہے۔ آپ کتنا وقت لیں گے۔ کیونکہ کافی کچھ تو آپ نے کہہ دیا تھا۔

سید اقبال حیدر: جناب! میں ایک ہی نقطہ پر تھا اس کو بھی کمپلیٹ نہیں کیا تھا۔

جناب چیئرمین: ایڈمسبلٹی پر آپ نے بات کر لی تھی۔ کتنا وقت اور لیں گے۔

سید اقبال حیدر: ایک گھنٹہ تو لگ جائے گا۔

Mr. Chairman : I am sorry.

سید اقبال حیدر: آپ میرے اوپر قدغن نہ لگائیں ناں۔

جناب چیئرمین: میرے پاس اس وقت لسٹ میں تیرہ آدمی اور ہیں۔ آپ کو کل ایک گھنٹہ پورا ملا تھا اس لئے we cannot allow this to go on کہ جو مرضی چار گھنٹے کر لیں۔

سید اقبال حیدر: نہیں جی میں بالکل irrelevant نہیں ہوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ اگر reasonable بات کریں گے تو آپ کو ہم اور دس منٹ دے دیں گے۔ We will give you another ten minutes.

سید اقبال حیدر: مزید دس منٹ کی تو آپ زیادتی کی بات کریں گے کیونکہ مجھ سے پہلے یہاں تمام لوگوں کو ان لمٹ۔ نیز میں نے کل جو ٹائم لیا تھا اس میں جناب آدھا وقت تو ان لوگوں کی مداخلت کا تھا اور ایک تہائی ٹائم آپ کے سوالات کا تھا۔ میں نے جو بولا ہے وہ مشکل سے دس پندرہ منٹ بولا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس طرح کریں ناں کہ آپ مہربانی کر کے اب ایڈ مسیبلٹی پر بات کریں۔

سید اقبال حیدر: میں ایڈ میسیبلٹی پر ہی بات کروں گا۔

Mr. Chairman: We will give you another 15 minutes.

سید اقبال حیدر: پندرہ منٹ نہیں جناب۔

جناب چیئرمین: آپ کتنا وقت لیں گے؟ میں آپ کو ایک گھنٹہ نہیں دے سکتا۔

سید اقبال حیدر: جناب! اگر باقیوں پر لمٹ نہیں لگائی گئی تو ہم پر لمٹ لگانا یہ ہمارے لیے بڑا مشکل ہو جائے گا۔

(Interruption)

سید عباس شاہ: جناب! میں اپنے معزز بھائی سے کہوں گا when he is addressing us ہم ان لوگوں میں نہیں آتے when he becomes very much excited اور کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے میرا وقت ضائع کیا۔

جناب چیئرمین: میرے سامنے اس وقت پندرہ آدمیوں کی لسٹ موجود ہے۔ اور آج ۱۶ تاریخ ہو گئی ہے۔ ایوان کا کچھ بزنس بھی ہے۔ and we have to go through with all that,so let's be reasonable.

Syed Iqbal Haider : There is only one Bill left on the agenda.

Mr. Chirman : O.K. if you are talking about admissibility but if you talk about any other matter then I will have to stop you.

Syed Iqbal Haider : No, Sir, there are so many issue.

جناب چیئرمین: ایشوز بڑے کلیئر ہیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar Sahib has in a very succinct manner, explained the issue and the issue is that does it amount to breach of privilege. If PDA has given a call for a long march and the issues which have been raised are that when the assemblies are in operation these matters should be brought to the assemblies. حافظ حسین احمد صاحب نے کہا ہے there

irrelevant وہ are the issues تو اس میں یہ کہ وہ ہو گیا یہ ہو گیا۔ سیاسی باتیں جو ہیں ہیں۔

سید اقبال حیدر: سیاسی باتیں اول تو کی گئی ہیں۔ بہت زیادہ کی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: تو ہو گئی ناں۔ کل ایک گھنٹہ آپ نے سیاسی باتیں کی ہیں۔

سید اقبال حیدر: نہیں جناب! میں نے کہاں کی ہیں؟

(Interruption)

Mr. Chairman : Let us be very clear, if you are talking on admissibility, I will allow you all the time, if you go on to any other matter, then we will have to stop you.

سید اقبال حیدر: جناب! اب اتنا بھی تو کنٹرول نہیں کریں اس سے connected بھی تو باتیں ہو جاتی ہیں۔

Mr. Chairman : Please be relevant and try and finish, as soon as, you can.

سید اقبال حیدر: میں پوری کوشش کروں گا کہ کم سے کم وقت لوں اور زیادہ سے زیادہ اس پر بات کروں۔

Mr. Chairman : You see, I noticed that there is some legislative business on the agenda تو وہ بھی کرنا ہے۔ ساری چیزیں دیکھنی ہوتی ہیں۔ تحریک التواء بھی ہیں۔

سید اقبال حیدر: کل ہمارے پرائیویٹ بزنس کا کوئی ریسپیکٹ ریگارڈ نہیں رہا تو ایڈجرنمنٹ موشن کا کیا ہے۔

جناب چیئرمین: ایڈجرنمنٹ موشن تب ہی آئیں گے ناں جب آپ کا کام ختم ہو گا۔ because that is the next time

سید اقبال حیدر: کل ہمارا سارا پرائیویٹ بزنس وہ ہو گیا۔ بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

Sir, yesterday the debate was continuing and when I heard it on TV last night, Sir, it was most unfair and unjust coverage, even the Leader

of the Opposition was not given due coverage. Now this is the most irritating thing that we speak, our heart out here and the electronic media does not even bother to give any coverage and instead wasted time on a fabricated drama of terrorism and that sort of thing creates the polarisation. When you accuse people for the acts and omission not committed by them then it becomes a volatile and objectionable issue against which we protest in the Assembly, outside the assembly. A whole film of so-called دہشت گردی was in the name of Peoples Party not AZO, we have nothing to do with the AZO. It was released in the name of Peoples Party. میں صرف اتنا کہوں گا کہ

ناحق ہم مظلوموں پر تہمت ہے دہشت گردی کی
چاہتے ہیں سو آپ کریں ہم کو عبس بدنام کیا

This is the very reason sir, that is اور اس طرح نہ کریں۔ اگر آپ چاہتے ہیں whay I was pleading that the democratic forums have not been allowed to function. The assembly's working has been subverted that was my main emphasis when I was talking and in support of this proposition I was submitting sir, that after the 12th Amendment even the Prime Minister instead of adopting some sort of conciliatory gesture on the indepenence Day of Pakistan which is a very solemn occasion *i.e.* 14th of August, 1991 which is the National Day to vindicate unity, the Prime Minister instead of showing any kind of gesture he said I will cut PPP into pieces. اور میرا خون کھول اٹھتا ہے جب میرے سامنے پیپلز پارٹی کا نام آتا ہے۔ Sir, on the National Day these are the things we protested against them that this is not the occasion. At least it is not befitting for the Prime Minister to use the Independence Day's occasion to say that I will cut the Opposition into pieces. Is it not an intention of terrorism? Is it not promotion of terrorism. Then sir, our APC, Nawabzada Nusrullah Khan extended a gesture to the President that we want to come and talk to you and present our grievances to you on 7th of November 1991 and the response from the President was پہلے اپنے گریبان میں منہ جھانک کر دیکھ لو اپنا رویہ Now what is the option left for the Opposition when دیکھ لو اپنا رویہ درست کرو پھر آؤ۔ inside the parliament their members are intimidated, tortured and victimised and implicated in false and fabricated cases and when we talk of conciliation even the Presidents says;

پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو۔

Now next is the point that I wanted to make that despite all these atrocities and oppression faced by us, sir, on 5th of March, 1992 when Jam Sadiq Ali expired PDA showed another very tremendously

benevolent and generous of goodwill that we did not contest the election, we wanted too. We had the capacity too. We had the largest number of the seats in the Sindh Assembly but we in a greater interest we said let Muzafar Shah be elected as unopposed Chief Minister and what was the result sir. We were with the hope that a new era of proper decent functioning in accordance with the Constitution and the law might start, we give a chance to the assembly to continue to function in an orderly decent constitutional manner. The response was that on 27th of April, 1992 there was a by-election on the seat of Jam Sadiq. Sir, I show you that even the journalists were tortured and beaten, Tanio our correspondent of nation his skin was pealed off. He was so much beaten, our lady polling agents I have to say with deep pain they were actually raped sir, there in Sangher.

سید محمد فضل آغا: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر سید فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا: جناب میں بڑے احترام سے معزز رکن کی تقریر سنتے ہوئے گزارش کروں گا کہ سید اقبال حیدر صاحب نے پاکستان کی ساری ہسٹری بیان کرنی شروع کر دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ غیر متعلقہ ہے۔

(Interruption)

جناب چیئرمین: دیکھئے ناں۔ to the extent that you are saying کہ پارلیمنٹ میں یہ ہو رہا تھا۔ وہ ریلیونٹ ہے۔ لیکن when you come to کہ جی فلاں جگہ ریپ ہو گیا فلاں جگہ ڈاکہ پڑ گیا۔

Syed Iqbal Haider : Sir, I made a reference for this.

جناب چیئرمین: دیکھئے ناں اگر آپ ریفرنس کریں گے تو پھر یہی ری ایکشن آئے گا جو آ رہا ہے۔ please to the extent when you are saying کہ جی چونکہ اسمبلی میں یہ حالات تھے۔

Syed Iqbal Haider : By-elections were again rigged.

جناب چیئرمین: اب by-election کی بات کریں گے یا سندھ کے حالات کی بات کریں گے۔

Syed Iqbal Haider : In the Assembly what happened, in Sindh what happened.

ADJOURNMENT MOTION, *RE* : LAW AND ORDER SITUATION IN SINDH AND PPPs LONG MARCH

Mr. Chairman : You talk of the National Parliament, you are in the National Parliament.

سید اقبال حیدر: میں جناب اسی پر آرہا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ اصل میں بات ساری کر لیتے ہیں۔ آپ تفصیل سے ایک گھنٹہ بات کر چکے ہیں۔ اب آپ ایسے ہی کر رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر: جناب! جو ہم پر گزری ہے وہ ہم ہی کو معلوم ہے۔

سید محمد فضل آغا: جناب! اگر یہ تحریک استحقاق ایڈمٹ ہوتی ہے تو وہ جو مرضی کہیں۔ لیکن اپنی تمام سٹیٹمنٹس کو یہاں پر وڈیوس کرنا پریذیڈنٹ نے یہ کہا۔ پرائم منسٹر نے یہ کہا.All is irrelevant sir

Syed Iqbal Haider : Sir, it is very much relevant that why this polarization, why the Assemblies have been subverted, why the Opposition has not been allowed to play due role that it is entitled to; in that connection it is very much relevant. I will cut it short, I will not go in much details of the rigging in the by-election of Jam Saddiq Ali and then what happened in the Sindh Assembly. The clean up opperation started, MQM resigned, the horse trading of the Members of the MQM started taking place. Till todate the Deputy Speaker of the Sindh Assembly is adamantly sitting over the resignations of the Members which were tentered on 27th of June. Now is this law, is this Constitution? Is this the way of conducting the affairs of the Sindh Assembly? Anybody who crosses the floor, switches his loyalty his resignation is allowed to be withdrawn and thrown away in the bin and anybody who has not yet decided to switch their loyalty their resignations are not being accepted and announced. The very sanctity of the Sindh Assembly and of the Constitution is being ruthlessly violated. This is the reason, sir. And it is continuing, the Deputy Speaker adamantly said:

"I have not completed my investigations into the genuineness and voluntariness of the resignations."

Sir, these are the reasons for which we have been protesting inside the House, outside the House but no heed is being paid, no sensibility is prevailing, no norms of law, decency or Constitution being followed and on top of it sir, that instead of paying heed and instead of looking into the grievances of the legislatures of the Assembly several attempts have been made to kill the Leader of Opposition-Mohtarma Benazir Bhutto and her husband. So much so sir, that fifteen persons have given affidavits before the enquiry tribunal that they were forced and coerced to say that you committed the act of terrorism under instructions of Benazir Bhutto or Asif Ali Zardari or Begum Nusrat Bhutto. Sir, is this the way the Leader of Opposition is to be dealt by in democracy, are these the democratic norms? Fifteen affidavits file in the court to say that the government of Sindh has been torturing them, coercing them to make the statement that you committed the heinous crime under instructions of Benazir Bhutto or Begum Bhutto or her husband Asif Ali Zardari. Now these are the things that have subverted the whole sanctity of democracy and whole institutions of democracy and the National Assembly and if we then demand that these jali Assemblies should be dissolved then it is the justification for that, now, since the time we have started our announcement of 18th November.

(Interruption)

Mian Alam Ali Laleka : Sir, I would never have liked to interfere in the speech of my honourable Members of the Senate. لیکن جب وہ کہتے ہیں کہ ان جعلی کے توڑنے کا مطالبہ کرتے ہیں تو مانا نہیں جاتا تو وہ خود کیوں پہلے مستعفی نہیں ہو جاتے ان جعلی اسمبلیوں سے۔ یہ ممبر ہوتے ہوئے ان کو جعلی کہتے ہیں۔ پہلے خود مستعفی ہوں پھر ان کو جعلی کہیں، برا کہیں، بھلا کہیں۔

Mr. Chairman : You can't use a point of order to interrupt a speaker, اگر وہ غیر متعلق ہوں تو آپ ضرور پوائنٹ آؤٹ کریں otherwise if he is speaking you should not interrupt him to make your own point.

Syed Iqbal Haider : Since the time the announcement for the long march has been made.

جناب چیئرمین: نہیں وہ تو لانگ مارچ کے بعد ہے، سوال تو یہ ہے کہ لانگ مارچ پر اعتراض ہے لانگ مارچ کے بعد کی باتیں تو بعد کی ہیں۔

Syed Iqbal Haider : You are saying that the sanctity of this parliament building will be violated.

Mr. Chairman : This is what Hafiz Sahib has said.

سید اقبال حیدر: انہوں نے بھی کہا اور انہوں نے بھی کہا کہ جی گھیراؤ ہو جائے گا۔

First of all I must repeat there is no decision, no desire, no intention to *gharao* the Assembly. Our protest is against this present government and we will *gharao* the government and not the Parliament and the Parliament House, their buildings, their proceedings, their functioning will remain uninterrupted as far as we are concerned. We have taken no such a desire, no such a decision. So that point that on 18th of November if the long march allowed to take place then the functioning of the Parliament will be disturbed is totally baseless and is just a propaganda and nothing but a fale propaganda.

جناب چیئرمین: نہیں، یہ ہی احتجاج آپ اسمبلی کے اندر بھی تو کر سکتے ہیں جس طرح آپ کر رہے ہیں یعنی آپ تقریر کر رہے ہیں آپ تحریک پیش کرتے ہیں آپ قومی اسمبلی میں بائیکاٹ کرتے ہیں یہی تو طریقے ہوتے ہیں۔

Syed Iqbal Haider : Now on that Sir, the allegation is disturbance, allegation is that there will be a lot of unrest, somebody said they will bring *dandas*, they will bring that, all sorts of allegations have been made. My contention is sir, simple that since last six years 1986 onwards we have not even damaged a single lamp post in all our lacs of public *jalsas*. My second contention is sir, that Malik Naeem yesterday said we have no objection to allow the long march. On the

one hand they say that the government has no objection against the long march on the other hand on that very day they started arresting workers and leaders of the PPP from their houses, if I am fighting in the street with somebody they can arrest me, while I am sleeping, while I am sitting with my family they are being picked up from our houses for what crime? Now this is state terrorism. Sir, violence breeds violence. The government by acting in a violent manner, terrorist manner you are only promoting violence and terrorism, you are not serving the interest of the law and order, you are violating it. Sir, it is an inevitable, if the government will continue to behave in this lawless manner, if they will not show respect to the liberty of the people, to the sanctity of the houses of the people, to the freedom of press, to the independence of judiciary then they have no right to infringe the independence of judiciary then they have to expect the same from other people. You violate the sanctity of our houses, you misbehave with our women, you misbehave with our people for doing nothing, that is one thing.

Another major point Sir, last point that I am making for your relief that damonstrations have always been held in front of every parliament in every democratic country. Through out PNA movement you may take, were the demonstration not held in front of the Punjab Assembly by the PNA. Were the demonstrations not held during PPP Government in 1988 in front of this Assembly. The long march of businessmen have you forgotten my honourable Members that in March-April, 1990 the business community had started a long march from Rawalpindi to the National Assembly to protest against some fiscal measures of my government, was there not a demonstration on Salman Rushdi's book in front of the Parliament? Was there not a demonstration of Coal Miners in front of the House of Commons? Was there not demonstration against Indra Gandhi's government in Rajia Sabha and Lok Sabha? Which Assembly you name me, in the world, which claims itself to be democratic that the people have not demonstrated against, in fact, they are *faryadi*, in fact, that is the *guorum* to enlighten the members of the Assembly.

(Interruption)

Syed Iqbal Haider : That is the forum, this is the House of the people, this is the place where the people look upon that, we might get some relief.

جناب چیئرمین: میں آپ سے ایک سوال پوچھوں گا کیونکہ آپ عہدیدار بھی ہیں، دو چیزیں سامنے آئی ہیں ایک تو بیان آیا ہے کہ جی ہم اس وقت تک بیٹھے رہیں گے جب تک حکومت برطرف نہیں ہوتی تو مجھے بتایا جائے کہ یہ طریقہ کہ ایک جلسہ کر کے پھر گھیراؤ کر کے برطرف کرانا۔ کیا یہ آئین کے مطابق ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے یہ بیان دیا تھا کہ الیکشن کمیشن کو توڑ دیا جائے۔ مجھے بتائیں کہ آئین کے تحت الیکشن کمیشن جو ہوتا ہے وہ ججز پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان کو کیسے نکالا جائے اور اگر یہ باتیں آئین کی دفعہ ۵ آپ دیکھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے:

"Obedience to the Constitution"
"It is the obligation of every citizen."

Syed Iqbal Haider : This is the will of the people, I am forgetting the name of that country it is a very recent past of Latin American country-Brazil and in Tajekistan.....

(Interruption)

Syed Iqbal Haider : Not at gunpoint, demonstration, and even in Britain the moment they feel that the policies of the government are not being liked by the people they call elections immediately irrespective of fact whether the term has been completed or not. So, it is not undemocratic to have elections before the expiry of the term.

Mr. Chairman : Right. But who decides?

Syed Iqbal Haider : Sir, my job is to protest and agitate. The obligation of the Prime Minister or people is to discharge their duties. Is power more important to them or Pakistan is more important to them? Is power more important to them or Parliament is more important to them? That is their choice, if they want to preserve. They have promoted plorization which I have established beyond any shadow of doubt. When you resort to conspiracies to kill leader of the Opposition, how can democracy in the Parliament functions as I was saying these are the two wheels, without the wheel of the Opposition democracy cannot promote or get strengthened but if the Leader of Opposition Qaim Ali Shah in Sindh, has also been implicated in six

false cases, how can we expect the democracy is there? Is this the way to run the democratic institutions?

That is why we are protesting. I will continue to protest till any unlimited time on 18th of November. I have been protesting from 6th of August. I will continue to protest on 18, 19, 20 and 21st untill my objective is achieved.

Mr. Chairman : It means after that you will not attend the Session.

Syed Iqbal Haider : I will also come in the House and protest here, too. What is wrong? Because then the IJI had said on 4th of December, 1989 that we will protest and launch the movement against Benazir Bhutto's government both inside the House and outside the House, and they did lunch, resorted to streets. Then PNA resorted to the streets, then IJI resorted to the streets against PPP Government, so why this is so much rumpus and objection against the PPP going to the streets when you have closed all venues of amicable, peaceful dialogue with sincerity of purpose. This has only happend because you rejected the agreement of 9th of April, 1990, 1991. You closed all the venues. Now when the Opposition is being pushed to go to the streets, the consequences responsibility lies on people who are in power and not on the Opposition. Our demonstration will be peaceful, I assure you Sir, I am proud of it that we have always been peaceful, we will Inshallah remain peaceful and we will prove from our conduct that we are peaceful. But these sort of utterances like Ghulam Haider Wyne میں ان کے ہاتھ پاؤں توڑدوں گا۔ آج کے اخبار میں ہے۔ میں ان کے ہاتھ پاؤں توڑدوں گا تو پھر ہم نے بھی کوئی چوڑیاں نہیں پہنی ہوئی غلام حیدر وائیں۔ ان ہاتھوں کو میں توڑدوں گا جو میرے کارکنوں کے اوپر اٹھیں گے۔ بالکل میں توڑ دوں گا اگر انہوں نے میرے کارکنوں پر ہاتھ اٹھایا ہم نے چوڑیاں نہیں پہنی ہوئیں۔ یہ terrorism یہ وائلنس یہ انداز بیاں جناب یہ تھریٹ ہم یہ کردیں گے ہم وہ کردیں گے ہاتھ پاؤں توڑدیں گے۔

جناب چیئرمین: یہ جو خبر آئی ہے کہ آپ کے ورکرز کو ڈنڈے ایشو کیے جارہے ہیں غلط ہے۔

سید اقبال حیدر: بالکل غلط ہے بالکل غلط ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ you will see ہمارے تو ورکرز کا سب سے بڑا ہتھیار ان کی آئیڈیالوجی ان کا جذبہ ہے commitment ہے۔ ہم نے تو کوڑے کھائے ہیں۔ ہم نے تو جناب کوڑے کھائے ہیں پھانسیاں پائی ہیں۔ ہم لوگ ان میں سے نہیں ہیں جو کہ لاشوں پر سیاست کرتے ہیں۔ ہمارے تو اپنے خاندان کی لاشیں گئی ہیں اس کا چیئرمین پھانسی پر گیا ہے۔ بھائی کو قتل کیا لاتعداد جھوٹے مقدمات میں لوگوں کو پھانسی بھی چڑھائی ہے اور ہمیشہ لیڈر شپ آگے آگے رہی ہے اس کا خاوند بھی جیل میں ہے صرف کارکن ہی نہیں ہیں۔ قائم علی شاہ جیل میں ہے، بے نظیر بھٹو صاحبہ کے خلاف ریفرنسز ہیں۔ Is this not the intimidation? Is it not a one-sided accountability? Then you cannot find a single wrong person except in PPP that one-sided accountability, and then they say it is fair and just. References after case reference, then cases then attempts to kill the Opposition and then still the Government says that we want to..... this is not the way the democracy can function, Sir. We want to save democracy that is why we are protesting. If we do not protest and if we do not take out our 'March', *Rallies* and *Jalsaas* against the present undemocratic norms and means adopted by the Government then I fear that there will be Martial Law. If we keep quiet then there will be Martial Law, because this state of affairs cannot continue. We are not inviting any disturbance to this. Peaceful coxistence is the slogan that we believe in 'Jeeo Aur Jeeney do' اس ملک کے نظام کو اور اداروں کو آئین اور قانون کے مطابق چلانا چاہیے ابھی تک جو کچھ ہو رہا ہے نہ آئین کا کوئی احترام ہے نہ قانون کا کوئی احترام ہے نہ کسی کی عزت کا کوئی احترام ہے نہ چادر کا احترام ہے نہ چار دیواری کا کوئی احترام ہے خزانے کی لوٹ مچی ہوئی ہے اس کو روکنا ہے ملک کو لاتعداد خطرات کا سامنا ہے اس کا تحفظ کرنا ہے اسی لیے ہم روڈ پر آئے ہیں۔ بہت بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اب مہربانی کر کے باقی حضرات ذرا اختصار سے کام لیں۔ relevant ہوں تو ٹھیک ہے اب بہت سے مسئلے آچکے ہیں۔ مزید بحث جو اس میں ہے۔ Ch. Sahib you want to make a policy statement. جی ٹھیک ہے فرمائیے۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا۔ میں نے آپ کو لکھ کر بھی یہی دیا تھا یہ جو رانگ مارچ کر رہے ہیں اس سلسلے میں، میں ایک پالیسی سٹیٹمنٹ دینا چاہتا ہوں۔ جناب والا! یہاں پر ابھی ایک پروویلج موشن پر بحث ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں جب آپ مجھے موقع فراہم کریں گے تو میں جواب دوں گا لیکن میں یہ کہوں گا کہ یہ ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہے یہ کال جو ہے یہ ملک کے اندر تشدد کی فضاء قائم کرنے کے لیے جمہوری روایات کو پائمال کرنے کی ایک بہت بڑی سازش ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ یہاں پر پارلیمنٹ ہے یہاں پر سینیٹ کا اجلاس ہو رہا ہے اس کے باوجود یہ جو انہوں نے غیر آئینی اور غیر جمہوری انداز سے اسلام آباد فتح کرنے کے سلسلے کا آغاز کیا ہے۔

میں یہ کہوں گا یہ بالکل ایک سیاسی دہشت گردی ہے۔ انہیں چاہیے اور شروع دن سے ہی ان کی جو سٹیٹ منٹس آ رہی ہیں۔ میں دو منٹ آپ کے زیادہ لوں گا یہ ثابت کرنے کے لیے کیوں ڈبیٹ کے اندر بھی شاید معزز اراکین کو اس سے کچھ فائدہ ہو سکے۔ پچھلے ایک سال سے جو کوشش کی گئی انہوں نے کہا کہ ہم resigns کا ایک سلسلہ شروع کرتے ہیں۔ تمام ممبران کے نیشنل اسمبلی سے استعفے لیے جائیں گے اور ایک نئے انداز سے اس اسمبلی کو تڑوانے کی کوشش کریں گے۔

اس میں ناکام ہوئے جناب والا! اس کے بعد دوسرا سلسلہ ایک تحریک چلانے کا کیا گیا۔ اس میں بھی جب ناکامی ہوئی تو یہ تشدد کی سیاست کے اوپر اتر آئے۔ بہت دور نہیں جاؤں گا لیکن میں یہ کہوں گا پہلے میں ان کے بیانات آپ کی نظر کرنا چاہوں گا۔ ہاؤس کو بھی بتانا چاہوں گا کہ کس طریقے سے یہ لانگ مارچ کے سلسلے میں انہوں نے اس کا آغاز کیا۔

محترمہ نے پہلے دن سے ہی یہ کہنا شروع کیا کہ اب اس کے علاوہ تبدیلی کا کوئی راستہ نہیں رہا۔ نہوں نے ۱۳ر نومبر کو مساوات میں یہ بیان دیا۔ اس کے بعد صاف انہوں نے کہا حکمرانوں کے خلاف کھلا اعلان جنگ کرتی ہوں۔ یہ بھی انہوں نے لاہور جنگ کو بیان دیا۔

اسی طرح عوام اپنا حق چھین لیں یہ بھی انہوں نے جنگ کو بیان دیا۔ حکمرانوں کو اقتدار سے ہٹانے تک جنگ جاری رہے گی، وہ بھی انہوں نے روزنامہ جنگ کو بیان دیا۔ اسی طرح کے بے تحاشہ انہوں نے اخبارات میں بیانات دیے۔

اسی طرح لانگ مارچ کے سلسلے میں ایک ڈسپلن فورس کے ریٹائرڈ آفیسر ایئر مارشل اصغر خان صاحب کہہ رہے ہیں۔ چونکہ یہ ڈسپلن فورس سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے میں پہلے ان کا یہ بیان پڑھنا چاہوں گا جس میں یہ کہتے ہیں PDA to violate Section 144 if imposed یہ اصغر خان صاحب کہہ رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ فرمارہے ہیں کہ لانگ مارچ کا رخ ٹیلی ویژن اسٹیشن کی طرف بھی ہو سکتا ہے۔ یہ انہوں نے صاف دھمکی دی کہ ٹی وی اسٹیشن پر ہم قبضہ کریں گے۔ یہ بیان بھی انہوں نے لانگ مارچ کے سلسلے میں دیا۔

اسی طرح جناب مختلف لیڈران کے بیانات ہیں۔ افتخار گیلانی صاحب کہہ رہے ہیں لانگ مارچ روکنے پر پنجاب میں آگ بھڑک اٹھے گی، پھر یہ آگ سندھ میں لگے گی اور پھر یہ آگ حکمرانوں کو بھسم کر دے گی اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وزیر اعظم ۱۸ر نومبر کو اپنے حامیوں کے ساتھ باہر نکل کر دکھائیں۔ ان بیانات سے صاف طور پر نظر آتا ہے کہ انہوں نے ایک بغاوت کا پلان تیار کر رکھا ہے۔ اس کے ساتھ ایک جمہوری ادارہ ہے جس کے بارے میں بیانات دیے ہیں کہ ہم پارلیمینٹ ہاؤس کا گھیراؤ کریں گے۔ یہ خبر، روزنامہ خبریں میں ۱۱ر نومبر کو لگی ہے۔ گھیراؤ وزیر اعظم ہاؤس کا ہوگا۔ مطالبات منظور ہونے تک کسی طریقے سے پارلیمینٹ ہاؤس کا گھیراؤ جاری رکھیں گے یہ بیانات بھی انہی کے لیڈران کے ہیں.....

جناب چیئرمین: یہ کس کا بیان ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: کون سا جی!

جناب چیئرمین: جو ابھی آپ نے پڑھا ہے کہ گھیراؤ جاری رکھیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین: یہ پیپلز پارٹی کے راہنما آغا ریاض السلام۔ پی ڈی اے کا بیان ہے۔۔۔

سید اقبال حیدر: یہ بیان غلط ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ جی یہ بیان غلط ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: اگر یہ آپ کے نہیں ہیں تو آپ کہہ دیں کہ یہ ہمارے نہیں ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ان کا بیان نہیں ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: بہر حال جناب قائم علی شاہ جو کہ ان کے بہت بڑے لیڈر ہیں، ان کا بیان ہے کہ جیالے سروں پر کفن پہن کر میدان میں اترنے کو تیار ہیں۔

جناب چیئرمین: تو یہ کفن باندھ کر آئیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین: جی، یہ کفن باندھ کر آئیں گے۔

(مداخلت)

پھر بیان ہے کہ ۱۸ر نومبر کو نواز شریف سے پرائم منسٹر ہاؤس خالی کرایا جائے گا۔

جناب چیئرمین: یہ بیان کیا ہے جی،

چوہدری شجاعت حسین: کہ ۱۸ر نومبر کو نواز شریف سے پرائم منسٹر ہاؤس خالی کرایا جائے گا۔ لانگ مارچ کو کامیاب بنانے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائیں گے۔ یہ بیان بھی ان کے لیڈران کا ہے، شیخ رفیق صاحب اور ان کے دیگر لیڈران نے یہ فرمایا ہے۔

جناب والا! ان کے ایک صاحب باہر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ سفارت خانوں کے باہر بھی احتجاج ہو گا یہ لندن میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہیں سے یہ بیانات جاری کر رہے ہیں۔ یہ تمام چیزیں اگر سچ ہیں اور اخبارات نے یہ سچی خبریں لگائی ہیں تو جنگ نے ۱۴ر نومبر کو بڑے وثوق کے ساتھ خبر دی ہے۔۔۔ میں نے کل ان سے پوچھا تھا کہ آیا یہ خبر غلط ہے یا

صحیح ہے..... کہ تین ہزار ڈنڈے جو ہیں وہ بھی تقسیم کر دیئے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ پانچ ہزار مزید ڈنڈوں کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ خبریں تھیں۔ اور یہ خبریں اخبارت والے اپنے ذرائع سے لیتے ہیں۔

اب جہانگیر بدر صاحب کہتے ہیں کہ اعلان جنگ کر دیا گیا ہے۔ اب حکومت ختم کر کے دم لیں گے۔ اس طرح انہوں نے اعلان جنگ کا اعلان بھی کیا ہے۔ خبر ہے کہ لانگ مارچ روکنے کی کوشش کی تو پورے ملک میں آگ بھڑک اٹھے گی.....

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب نے ڈنڈوں کی بھی تردید کی ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: میرا خیال ہے کہ ڈنڈے تو کیا اقبال حیدر صاحب نے کوئی سوٹی بھی نہیں دیکھی ہو گی۔ میں ان کی بات نہیں کر رہا ہوں میں تو ان کی بات کر رہا ہوں جنہوں نے ڈنڈے جمع کیے۔

Mr. Chairman : Syed Iqbal Haider, he is a office bearer of the party.

چوہدری شجاعت حسین: مجھے ان کا بڑا احترام ہے، انہوں نے آج تک کوئی لائسنس بھی نہیں لیا۔ انہوں نے آج تک بندوق استعمال نہیں کی۔ وہ تو شریف آدمی ہیں ان کو کیا پتہ ہے کہ ڈنڈے کیا ہوتے ہیں۔ اگر لانگ مارچ نہ کرنے دیا تو گلی گلی مقابلہ کریں گے۔ یہ باتیں جہانگیر بدر صاحب کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگر کوئی ڈنڈوں کی بات ہے تو میرا خیال ہے کہ اس کو روکنا چاہیے۔

سید اقبال حیدر: Sir, I assure you that ڈنڈے نہیں ہوں گے۔ تاہم پھر بھی ان کے سامنے جب واٹر گنز آ رہی ہیں، ربڑ بلٹ آ رہے ہیں۔ انہوں نے رینجرز کو بلا لیا ہے۔ جب گنز اور بندوقیں ہوں گی تو ان کے سامنے ڈنڈوں کی حیثیت ہی کیا ہے۔

جناب چیئرمین: میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ اس طرح ایک temperature بڑھ رہا ہے۔ آپ کی طرف سے خبر آتی ہے کہ ڈنڈے ہمارے پاس ہوں گے۔ تو اس کے جواب میں لازمی طور پر کچھ اور تیاری کریں گے۔ تو اس لیے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا پروگرام ہے، then you should stop this.

Syed Iqbal Haider : I assure you, I am confident of that fact and these are general slongans.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: باری باری بات کریں۔

چوہدری شجاعت حسین: میری پہلے گزارش سن لیں۔ دور کیا جانا ہے، آپ کل کی مساوات اخبار کو لے لیں جو کہ گورنمنٹ کی اخبار نہیں ہے بلکہ مساوات اخبار جو ہے یہ پیپلز پارٹی کا اخبار ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ پیپلز پارٹی کی ڈنڈہ فورس پولیس والوں کو راستے پر لائے گی۔ یہ فرنٹ پیج پر ہیڈ لائن کے ساتھ خبر لگائی گئی ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر یہ کہیں کہ ہماری یہ خبریں نہیں ہیں۔۔۔ یہ مساوات میں آیا ہے۔ لانگ مارچ کے جلوس میں نہ جانے دیا گیا تو گلی گلی مقابلہ کریں گے۔

سید اقبال حیدر: یہ صحیح ہے کہ گلی گلی مقابلہ کریں گے۔

چوہدری شجاعت حسین: جی ہاں، بہت سی سٹیٹمنٹ دی جا چکی ہیں اور اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ اب تک جو اطلاعات مل چکی ہیں اور میں بڑے وثوق سے کہہ سکوں گا کہ پانچ سو دہشت گرد ۷ ار نومبر کی شام تک اسلام آباد میں افراتفری پھیلانے کے لیے پہنچا دیے جائیں گے۔ یہ بھی ایک خبر ہے۔ یہ بھی ہماری انفارمیشن ہے۔ جناب والا! جب ان کو معلوم ہوا کہ اب ان کے پاس اتنی طاقت نہیں رہی کیونکہ کوئی ایسا ایشو نہیں ہے کہ جس پر عوام کو اکٹھا کیا جا سکے تو ان کی سنٹرل ورکنگ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ کیوں نہ صرف hard core آدمیوں کو سامنے لایا جائے اور دہشت گرد قسم کے جو آدمی ہیں صرف انہی کو ہی سامنے رکھا جائے۔ اور ان کو انہوں نے ٹیئر گیس شیلز بھی دیئے تاکہ وہ پولیس پر پھینک سکیں۔ یہ ساری باتیں ہیں ان سے افراتفری کا جو سارا منصوبہ ہے وہ سامنے آ گیا ہے۔

جناب والا! ایک اور چیز کا خدشہ جس کا انہوں نے اظہار بھی کیا ہے اور یہ اظہار ان

کے die-hard لوگوں نے کیا ہے کہ اپنے ہی جلوس میں سے کسی ایک طالب علم پر، کسی ایک خاتون پر، کسی ایک مزدور پر گولی چلائی جائے اور پھر اس کی لاش کو لے کر سیاست کی جائے۔ میں یہ بات بھی ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

(مداخلت)

Syed Abdullah Shah : This could only be your thinking.

چوہدری شجاعت حسین: ان ساری چیزوں کو دیکھنے کے بعد ہم نے ان کی جو سنٹرل قیادت ہے اس کو contact کرنے کی کوشش کی، ان میں افتخار گیلانی صاحب کرتا دھرتا ہے، ان سے میری بات ہوئی۔ ان کا بیان پڑھنا رہ گیا ہے بہر حال میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اس طرح کے بیانات دیئے ہیں پھر بھی ہم آپ سے جلوس اور جلسوں کے پروگرام اور راستوں کے بارے میں بات چیت کرنا چاہتے ہیں تاکہ تمام اقدامات قانون کے تحت ہو سکیں۔ آپ ہمیں بتائیں کہ اس سلسلے میں آپ کا کیا ارادہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں تین چار گھنٹوں کا وقت دیا جائے۔ ہم محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ سے بات کرنا چاہتے ہیں اور پھر اپنی پارٹی میں بھی بات کرنا چاہتے ہیں کہ کہاں تک اور کس حد تک آپ کے ساتھ بات چیت کرنا ہے۔ جناب والا! یہ ریکارڈ کی بات ہے اور کوئی آدمی اس کو قطعاً نہیں جھٹلائے گا کہ رات جب انہوں نے مجھے کال بیک کیا اور کہا کہ جناب اب ہم آپ سے اس مسئلہ پر بات چیت نہیں کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ ایسی تو کوئی بات نہیں ہونی چاہیے کہ کسی مسئلہ پر بات ہی نہ ہو سکے۔ کہنے لگے کہ اب تو آپ نے ٹی وی پر ہم تمام لوگوں کو دہشت گرد قرار دے دیا ہے اور گرفتاریاں شروع کر دی ہیں تو ان حالات میں ہم آپ سے بات چیت نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ صاحب ان تمام باتوں کے باوجود ہماری گزارش یہی تھی کہ جہاں تک جلسے اور جلوسوں کا تعلق ہے ان پر آپ ہمارے ساتھ بیٹھ کر انتظامی امور پر بات چیت کریں۔ ایڈمنسٹریشن کے متعلق بات

کریں تاکہ راستوں کا تعین کیا جا سکے اور چونکہ ۱۴۴ یہاں لگی ہوئی ہے اس کے بارے میں آپ ہم سے اجازت مانگیں کیونکہ یہاں ۱۴۴ لگی ہوئی ہے۔ مزید یہ کہ ہمیں دوسرے اضلاع میں بھی ٹریفک کے انتظامات کرنے ہیں۔ تو یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ انہوں نے بات کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ تو جناب والا! جب ان کا انکار سامنے آ گیا تو اس کے بعد ان تمام چیزوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ اب یہ ہاؤس بھی سیشن میں ہے، اس کے دوران ایسی کارروائی کرنا بھی سینیٹ کی توہین ہے جس انداز میں یہ اسلام آباد پر قبضہ کرنے کی باتیں کر رہے ہیں اس سے یہ دنیا کو دکھانا چاہتے ہیں کہ ہم تشدد کر رہے ہیں۔

جناب والا! اگر یہ تبدیلی چاہتے ہیں تو تبدیلیوں کے بہت طریقے ہوتے ہیں۔ اگر یہ تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو الیکشن تک انتظار کریں۔ الیکشن ہوں گے تو جس کو بھی عوام ووٹ دیں گے وہ الیکشن جیت کر آ سکتا ہے لیکن تبدیلی لانے کا یہ جو انہوں نے انوکھا انداز اختیار کیا ہے۔ یہ سراسر غیر آئینی، غیر جمہوری اقدام ہے اور یہ۔ میں تو یہی کہوں گا کہ یہ پارلیمنٹ کی بھی توہین ہے۔ جب سینیٹ بھی ان سیشن ہو اور اس کے باوجود بھی اس طرح کی حرکات ہو رہی ہوں۔ اب میں تمام حقائق پیش کرنے کے بعد سینیٹ کے اوپر ہی یہ چیز چھوڑتا ہوں کہ وہی ہماری راہنمائی فرمائے۔

جناب چیئرمین: سید اقبال حیدر صاحب، منسٹر صاحب کی statement کے بعد یہ محسوس ہو رہا ہے کہ جو essential رابطہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے رابطہ کرنے کی کوشش کی can you help in this?

Syed Iqbal Haider : Yes, sir. I will give you an explanation. یہ صحیح ہے کہ کل چوہدری صاحب نے۔۔۔۔۔

Mr. Chairman : No, we have a responsibility, I would like to play whatever role we can.

سید اقبال حیدر: میں آپ کو حقیقی بات بتاؤں۔ وہ بات یہ ہوئی تھی کہ میں افتخار گیلانی صاحب سے رابطے میں رہا ہوں اور تمام issues پر مجھے اطلاعات ہیں کہ جب

چوہدری شجاعت حسین صاحب نے یہ کہا کہ آپ ہمیں بتائیں کہ کون سے راستے سے جلوس آئے گا وغیرہ وغیرہ تو افتخار گیلانی صاحب نے دوسرا سوال کیا کہ بھائی ملک نعیم صاحب دوسرے آپ کے منسٹر ہیں انہوں نے یہ کہا کہ لانگ مارچ پر حکومت کو اعتراض نہیں لیکن پرسوں رات سے اور گزشتہ کل گرفتاریاں گھروں سے شروع رہی ہیں۔ تو ہم اس ماحول میں کیسے آپ سے بات کریں کیونکہ آپ کا وزیر کہتا کچھ ہے اگر long march allowed ہے تو پھر گرفتاریاں کیوں؟ اور ایک اور میں سوال پوچھوں گا چوہدری صاحب سے کہ آپ نے کہا کہ ۵ سو دہشت گرد لائے جا رہے ہیں وہ تخریب کاری کریں گے تو میں آپ سے پوچھتا ہوں تو آپ نے ۵ سو سے زیادہ پیپلز پارٹی کے ورکرز کو ان کے گھروں سے گرفتار کیا ہے اٹھایا ہے، تو کیا ان کے گھروں سے ایک تنکا بھی آپ کو ملا کوئی ایک اسلحہ یا ڈنڈا ملا، یا چاقو ملا کوئی ایک ہتھیار ملا؟ تو یہ پروپیگنڈہ کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے میرے ۵ سو سے زیادہ ورکرز کو گرفتار کیا ہے؟

جناب چیئرمین: دیکھیں میری درخواست یہ ہے کہ can you help in re-estab-lishing contact between yourself and the government. تاکہ یہ کم از کم یہ جو انتظامی امور ہوتے ہیں۔۔۔۔

سید اقبال حیدر: نہیں میرے ورکرز کو جتنوں کو انہوں نے گرفتار کیا ہے گھروں سے پکڑا ہے ان کو فوراً رہا کرے۔ میں ان سے بات کرنے کو تیار ہوں۔ جبکہ ان کو گھروں سے پکڑا ہے انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا اور ان سب کو فوراً آج رہا کریں میں آج بات کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن اگر آپ گرفتاریاں جاری رکھیں ظلم و تشدد جاری رکھیں ناکردہ گناہوں کا پروپیگنڈہ جاری رکھیں دہشت گرد کہتے رہیں تو صاحب اس طرح سے بات نہیں چلے گی۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! میں تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا۔ یہ بڑے شریف آدمی ہیں ان کو نہیں پتہ کہ کون دہشت گرد ہے اور کون۔۔۔۔

سید اقبال حیدر: مجھے سب پتہ ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: اگر ان کو اتنی چیزوں کا پتہ ہوتا تو کم از کم کوئی نہ کوئی لائسنس مجھے کہتے کہ ۱۲ر بور کا ہی دے دو یہ تو بندوق سے بھی بڑا ڈرتے ہیں۔ ڈنڈے سے بھی بڑا ڈرتے ہیں جناب والا! ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ ایک ایک منٹ کی اطلاعات آ رہی ہیں FDD-1647 ایک ٹرک کے ذریعے بھاری تعداد میں اس وقت ان کے پیپلز سیکرٹریٹ میں ڈنڈے اتارے جا رہے ہیں ان کو بھیجیں سیکرٹریٹ میں۔۔۔۔

(Interruption)

سید اقبال حیدر: جناب ابھی چلیں، دلی دور نیست۔ چوہدری صاحب میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں اگر پیپلز سیکرٹریٹ میں یہ ٹرک آپ کو نظر آ جائے تو میں مان جاؤں گا۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! یہ نہ ہو کہیں یہ وہاں پر جائیں انہی پر ڈنڈے لے کر پڑ جائیں یہ شریف آدمی ہیں یہ ان چکروں میں نہ پڑیں اب۔

ساری ان چیزوں کے حقائق سامنے آ جائیں گے تو میں آخر میں جناب والا یہ کہوں گا کہ یہ پارلیمنٹ کو ہی سبوتاژ کرنے کی ایک سازش ہے کیونکہ پارلیمنٹ کے ہوتے ہوئے اگر یہ ہاؤس یہ تمام کام کرنے کی اجازت دے گا کہ پارلیمنٹ کی موجودگی میں دہشت گردی یا تخریب کاری اس اسلام آباد کے شہر میں ہو سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑی تاریخ میں بہت بڑی غلطی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئرمین: اچھا جی next عباس شاہ صاحب!

سید عباس شاہ: شکریہ جناب چیئرمین! اس وقت ہاؤس کو جو مسئلہ درپیش ہے وہ راجہ افضل صاحب کی تحریک استحقاق بابت پی ڈی اے کی لانگ مارچ اٹھایا تھا اور یہ لانگ مارچ کی کال ممبران اسمبلی نے دی ہے کیونکہ قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو ہے وہ پارلیمنٹ میں بھی قائد حزب اختلاف ہیں پارٹی کی بھی لیڈر ہیں اور ممبر آف دی پارلیمنٹ بھی ہیں۔ جناب والا! اس سے پہلے میرے معزز دوستوں نے اس نکتہ کو بڑا کلیئر کیا ہے کہ جو ممبر اسمبلی کا الیکٹ ہو کر ممبر اسمبلی بنتا ہے اس نے آئین کی حفاظت اور پاسداری کا حلف اٹھایا

ہوتا ہے تو اس پر ساری یہ ذمہ داری آتی ہے جو کہ آئین میں اس کے لیئے وضع ہیں۔ اگر کسی طور پر آئین کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو یہ اسمبلی یا ممبر آف دی پارلیمنٹ کا حق ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرنے کے لیے تحریک استحقاق کے طور پر پیش کرے۔ جناب والا! جیسا کہ ذکر ہوا مجھے وہی دن یاد آیا جیسے مجیب نے بنگلہ دیش میں یہی call دیا تھا کہ حکومت کے ساتھ non-co-operation کریں اور انہوں نے ایک علیحدہ گلی کوچوں میں حکومت قائم کر لی تھی۔ جناب والا! PDA ملک میں غیر قانونی سرگرمیوں کی ایک ناکام کوشش کر رہی ہے۔ جناب والا! یہ پارلیمنٹ کی اولین ڈیوٹی ہے کہ وہ ایسی حرکت کو روکے۔ کیا P.D.A یہ ثابت کر سکتی ہے کہ جب سے قومی اسمبلی میں ان کی ممبر شپ موجود ہے کہ انہوں نے اس میاں نواز شریف کی حکومت کے خلاف اچھی چھوٹی سی بھی عدم اعتماد کی تحریک پیش کی ہو، اسمبلی میں کوئی ایکٹ ایسا نہیں ہے کوئی ایسی موشن انہوں نے نہیں کی۔ اور یہ چیزیں ان کی مفروضے پہ قائم ہیں ان کے روکنے کے لیے یا ان کے خلاف ایکشن کرے۔ جناب والا! یہ تو صاف ظاہر ہے اور اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے کہ اگر کوئی پارٹی یا شخص جس وقت قانون کو توڑنے کے لیے آگے بڑھتا ہے تو میں یہاں دوسری بات کرتا ہوں کہ کیا عدالتیں موجود نہیں ہیں۔ کیا ہائی کورٹس موجود نہیں ہیں۔ کیا سپریم کورٹ موجود نہیں ہے۔ کیا انہوں نے یہ کوشش کی؟ میں پھر ذکر کروں گا کہ جس وقت بے نظیر کی حکومت تھی تو کیا نصرت بھٹو نے اس ہاؤس کے خلاف یہ نہیں کہا کہ یہ بوگس ہاؤس ہے یہ unrepresentative ہاؤس ہے۔ کیا ان کے وکیل مجیب پیرزادہ جو تھے ہمارے خلاف عدالتوں میں نہیں بھیجا گیا؟ کیا انہوں نے اس ملک کے کسی قانون کی respect کی ہے۔ آج میرے دوست ظلم کی بات کرتے ہیں تو مجھے ہنسی آتی ہے۔ میں آج بھی ان اخبار نویسوں کو پیش کر سکتا ہوں جن کی ٹانگیں جلی ہوئی ہیں۔ لودھی پشاور سے ہے جو کہ ویل کارٹونسٹ ہے۔ کیا ذوالفقار علی بھٹو کے وقت اس کے پیر نہیں جلوائے گئے؟ کیا جے۔ اے رحیم کی کمر نہیں توڑی گئی؟ جناب والا! ان کی تو عادت ہے۔ یہ تو جمہوریت پہ یقین نہیں

رکھتے۔ یہ تو آمریت کے لیے ہیں اور بزور آمریت کو لاتے ہیں۔ جناب والا! کل ٹی وی پہ تخریب کاری کے تماشے دکھائے گئے اس کے علاوہ بھی جیسا کہ اطلاع ہے اور منسٹر صاحب نے بیان دیا کہ جب وہ اس قابل نہیں ہیں کہ لوگوں کو موبلائیز کریں، کیا یہ دے سکے لوگوں کو اپنی حکومت کے وقت؟ ۱۸/ مہینوں میں انہوں نے کون سی پالیسی اختیار کی۔ کوئی معاشی پالیسی ملک کو دی ہے؟ کس پلاننگ پہ، کوئی معاشی پالیسی ملک کو دی ہے۔ آج اگر ان کی حکومت ہے تو اپوزیشن ہوتی ہے۔ اپوزیشن کا سسٹم ہوتا ہے کہ شیڈو گورنمنٹ ان کی ہوتی ہے۔ مجھے بتائیں کہ انہوں نے کیا معاشی پالیسی اس ملک کو دی ہے۔ انہوں نے فیوچر امپلائمنٹ کی کیا پالیسی دی ہے۔ ٹیکسلا میں وہ تقریر کر رہی ہے کہ جی ہم نے پہلے بھی بھرتیاں کی ہیں اب بھی بھرتی کریں گے Sir, this is not the solution of the country. We want a policy from them ہم بھی ان کی respect کریں گے۔ اگر وہ as the opposition اس طریقے سے اپروچ کر رہے ہیں کہ جی ہم اس قابل ہی نہیں ہیں کہ ملک کو پھر کوئی پالیسی دیں۔ ہم اس قابل ہی نہیں ہیں کہ ملک کے لیے کوئی بلیو پرنٹ تیار کریں۔ جناب والا! اٹھارہ مہینے میں ان کا فنانس منسٹر وہ بھی فل منسٹر نہیں تھا۔ ایک سٹیٹ منسٹر تھا۔ فنانشل اکنامک پالیسی ان کے زمانے میں crippled ہو گئی تھی۔

جناب چیئرمین: پریولیج موشن پہ ذرا فرمائیں۔

سید عباس شاہ: جی پریولیج موشن پہ آرہا ہوں۔ جناب والا! اس چیزوں کا جواب دے رہا ہوں جس کے لیے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے کیوں لانگ مارچ کی آواز دی ہے۔ میں ان کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ جی یہ چیز غلط ہے۔ ملک میں ایک قانونی گورنمنٹ چل رہی ہے۔ ایک قانونی طریقے سے جا رہی ہے اور اس اسمبلی کا پریولیج ہے کہ اپنے کانسٹی ٹیوشن کو وہ بچا سکے۔ اس پارلیمنٹ کی ڈیوٹی ہے کہ وہ اس کو روکے۔ اور یہ جو مفروضہ ہے کو وہ یہ نہیں کریں گے۔ جناب والا! ثابت کر چکے ہیں کہ ہمارے خلاف، اس سینٹ کے خلاف انہوں نے وہ ایکشن لیے ہیں۔ ڈس آنر کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ کون سے

موقع پر آپ نے اپوزیشن کو ٹائم نہیں دیا۔ اقبال حیدر تین بار بول چکے ہیں and he with his stammering speech, he is repeating everything and he (Syed Iqbal Haider) takes more than two to three hours although an Opposition Leader of their party is sitting لیکن آپ نے اجازت دی ہے اور وہ فورم موجود ہے۔ میں پھر بھی ان سے کہوں گا کہ آپ اس ہاؤس کا استحقاق مجروح نہ کریں کیونکہ اس کانسٹی ٹیوشن کے خلاف اگر کوئی ایکٹ ہے تو جیسے راجہ صاحب نے صحیح طور پر اس کو ثابت کیا کہ under Article 6, it is treason اور اگر ملک کو اور ملک کے سارے سسٹم کو، ہم ان کو ایجیٹیشن سے نہیں روکتے ہیں۔ آپ ایجیٹیٹ کریں ہم نے بھی کیا ہے۔ ہم ووٹ آف نو کانفیڈنس کے لیے گئے۔ مختلف فورمز میں، میں نے بھی تقریر کی۔ جنرل صاحب موجود ہیں۔ ہم نے بھی ان کے خلاف تقریریں کیں۔ لیکن ان کی کمزوریوں کو سامنے کر کے۔ جناب والا! عوام is an innocent class. اس کو آپ کسی وقت بھی ٹمپریری طور پر ابھار سکتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے قتل کیے ہیں، یہاں پہ اسلام آباد میں پہلے قتل ہمارے اعتزاز احسن صاحب نے ان بے اسلحہ اور بے مجبور لوگوں کو کیا جو کہ بدنام زمانہ رشدی کے خلاف اٹھے تھے اور ان لوگوں کے خون سے ابھی بھی ان کے ہاتھ رنگے ہوئے ہیں۔ جناب والا! یہ کیسی بات کرتے ہیں کہ ہم جب اقتدار میں تھے تو ہم نے جمہوریت کا خیال کیا۔ ہم ان سے expect کرتے ہیں کہ جمہوریت کو چلانے کے لیے وہ جمہوری طریقے اختیار کریں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کانسٹی ٹیوشن کو وائیلیٹ کر رہے ہیں اور کانسٹی ٹیوشن کی وائیلیشن کے بارے میں ہمارا حق ہے کہ as a استحقاق ہم اس کو پیش کریں اور بے نظیر بھٹو اور جو بھی ممبران ہیں ان کو بلایا جائے اور میں اب اس کو سپورٹ کروں گا کہ اس استحقاق کو منظور کیا جائے اور ان کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: محمد علی خان صاحب۔ انہوں نے کل اقبال حیدر صاحب کو باری دی

تھی تو میرے خیال میں ان کو موقع دیا جائے۔ سب کو موقع دوں گا۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل: جناب! مجھے افسوس ہوتا ہے کہ بس جو برسر اقتدار پارٹی اور مسلم لیگ اور اس کے مقابلے میں ہیں صرف ان کو موقع ملتا ہے، ٹھیک ہے ہم سب کا احترام کرتے ہیں۔ سب کو موقع ملے۔ ہم بعد میں آجائیں گے لیکن چیئر کے رویئے پر اس حوالے سے میں افسوس کروں گا کہ ہمیں بحیثیت پارٹی کے آپ موقع نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو پورا موقع دوں گا جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: صرف مسلم لیگ ہے اور اس کے تین تین چار چار ممبرز فرمارہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں آپ کو موقع دوں گا۔ جو بولنا چاہتے ہیں موقع دوں گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب کب ملے گا؟

جناب چیئرمین: آج ہی ملے گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: دو بجے تو ایڈجرن ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: دو بجے تک تو چلائیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: اس دوران ہر ایک دو دو گھنٹے بات کریں گے۔

جناب چیئرمین: نہیں اب دو گھنٹے والی بات نہیں ہے۔ اب تو میرے خیال میں اختصار سے کام لیا جائے۔ تو محمد علی صاحب پہلے مندوخیل صاحب کو دے دیں۔ چلئے مندوخیل صاحب آپ بات کرلیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: مجھے معلوم ہے لسٹ پر میرا نام تھا۔ ارباب جتوئی صاحب نہیں تھے، پھر میرا نمبر آرہا ہے۔ اس کے باوجود میں نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: چلیں محمد علی خان صاحب بات کرلیتے ہیں۔ آپ سے پہلے غفار جتوئی صاحب کا نام ہے۔ پہلے ان کو دے دیں پھر آپ کو دیں گے۔ میں اصل میں کوشش کررہا تھا کہ ایک ادھر سے ایک ادھر سے اس طرح چلتا رہے۔

جناب محمد علی خان: جناب چیئرمین صاحب! اس معزز ایوان میں جو تحریک استحقاق پیش ہوئی ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہ استحقاق حقائق پر مبنی ہے نہ کہ کسی قسم کے خدشات یا مفروضات پر جس کا ذکر بار بار بعض بھائیوں نے یہاں کیا۔ جناب والا! اس پر جتنا بھی ہم وقت صرف کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جو کہ اس ایوان میں چھیڑی گئی ہے بلکہ اس سے قبل بھی بعض ایسی چیزیں تھیں جو زیر بحث لائی گئیں مثلاً مارشل لاء کے دوران جب اس وقت کے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے اسمبلیاں توڑیں اور حکومت کو برطرف کیا تو اس کے خلاف اسی ایوان میں تین دن متواتر ایک تحریک استحقاق پر بحث ہوئی جس کا نہایت ہی خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔ یعنی صدر مملکت اس امر پر مجبور ہو گئے کہ وہ اس ہاؤس میں تشریف لائے اور یہاں انہوں نے ملک میں عام انتخابات کا اعلان کیا۔ جناب والا، اس تحریک استحقاق کو اس ایوان میں اس لیے پیش کیا گیا کہ جو حقوق آئین نے ہمیں دیئے ہیں ان کی ہم پاسداری کر سکیں۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ بعض پارٹی کے لیڈران ان سے منہ موڑ لیتے ہیں اور اپنی من مانی کارروائیوں میں آج کل مصروف ہیں۔ اور ان کی یہ کوشش ہے کہ ملک میں حالات کو یکسر تبدیل کیا جائے اور فورس استعمال کیا جائے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ کون لوگ ہیں جن کا مطمع نظر یہ ہے۔ جناب والا! یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے بلکہ یہ سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے پچھلے انتخابات میں شکست کھائی تھی۔ جناب والا! عوام الناس نے ان انتخابات میں اس لیے انہیں عاق کر دیا تھا کہ وہ ان کی بیس ماہی حکمرانی سے دلبرداشتہ ہو گئے تھے اور اسی وجہ سے انہیں شکست فاش دی گئی تھی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ یہ اس وقت کا انتظار کرتے کہ جب پانچ سال گزر جاتے اور ملک میں دوبارہ انتخابات ہوتے۔ اس کے لیے تیاری کرتے اور روٹھے ہوئے عوام کو منانے کی کوششیں کرتے۔ اپنا منشور پیش کرتے، اپنا پروگرام پیش کرتے اور ان کو ساتھ لینے کے لیے کاوشیں اور کوششیں کرتے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انتظار کا جو لفظ ہے وہ اس پارٹی کی ڈکشنری میں سرے سے

ہی نہیں۔ بلکہ ان کی کوشش اور کاوش یہ ہے کہ شارٹ کٹ کر کے کسی نہ کسی طریقے سے حکومت پر قبضہ کیا جائے۔ یعنی باالفاظ دیگر یہ کوئی سیاسی پارٹی کا کردار نہیں ہے جو وہ ادا کر رہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قبضہ گروپ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: جو آپ کے پاس ہے۔

جناب محمد علی خان: جناب والا! اب یہ نیا روپ بدل کر عوام کے سامنے آئے ہیں اور ان کو اپنا غم خوار سمجھتے ہوئے ان کو اب مزید فریب دینے کی کوششوں میں ہیں۔

جناب والا! عوام ان کے کرتوتوں سے بخوبی واقف ہیں۔ ان کی چال ڈھال سے بخوبی واقف ہیں۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اس نام نہاد لانگ مارچ میں بہت کم ہی سادہ لوح افراد کو یہ فریب دے سکیں گے۔ جناب والا! جلاؤ اور گھیراؤ کے دلدادہ وہی لوگ ہوتے ہیں جنہیں اس ملک و قوم سے کوئی محبت نہ ہو۔ وہ کسی کی خاطر سب کچھ داؤ پر لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جناب والا! یہ پہلی بار نہیں۔ اس سے قبل بھی اسی پارٹی کے ایک لیڈر نے اپنی کرسی کے بچاؤ کی خاطر ادھر تم ادھر ہم کا نعرہ لگا کر ملک کو دولخت کر دیا تھا۔ جناب والا! غیر آئینی طور پر بلوچستان کی حکومت کو ختم کر دیا تھا اور اس کے ساتھ جب فرنٹیئر حکومت نے احتجاجاً استعفیٰ دیا تو دونوں صوبوں میں جہاں پی پی پی کا نام و نشان نہیں تھا۔ جناب والا! اسی حکمران نے انہیں صوبوں میں ہارس ٹریڈنگ کے ذریعے اپنی حکومت قائم کی۔ جناب والا! میں عموماً اپنے سیاسی مخالفین کی ذات پر تنقید نہیں کرتا کیونکہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے اور میں کوشش کرتا ہوں کہ اس سے گریز کروں۔ کیونکہ بقول شخصے

ہر کہ خود نہ پسندی بدیگراں مپسند

یعنی جو چیز اپنے لیے پسند نہیں کرتا تو اسے چاہیئے کہ وہ دوسروں کے لیے بھی اسے پسند نہ کرے۔ تنقید تو میں صرف ان کے منشور پر ان کے پروگراموں پر اور ان کے کاموں پر کرتا ہوں اور وہ بھی تعمیری تنقید ہوتی ہے۔ کوئی تنقید برائے تنقید نہیں ہوتی۔ اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا سیاسی حق ہے بلکہ ہر ایک کا یہ بنیادی حق بنتا ہے۔ جناب والا! ملک میں

مکمل طور پر آئین نافذ ہے۔ اور موجودہ حکومت جسے عوام نے پانچ سال کے لیے ایک مکمل مینڈیٹ دیا ہوا ہے اسی آئین کے تحت اور قانون کی رو سے ملک کی یہ خدمت کر رہی ہے اور پچھلے دو سال میں جو کارہائے نمایاں اس حکومت نے انجام دیئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس سے قبل کسی حکومت نے یہ سوچے بھی نہیں تھے۔ جناب والا! اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ۷۳ء کے آئین میں بہت سی ترامیم کی گئی ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب یہ آئین بنا تو ترامیم کا سلسلہ کس نے شروع کیا؟ کیا وہاں اس زمانے میں ایک ترمیم ہوئی تھی؟ دو ترامیم ہوئی تھیں؟ تین ہوئی تھیں؟ چار ہوئی تھیں؟ علی ہذاالقیاس اگر ہم ان کو گنیں تو اس پر کافی وقت لگے گا۔

جناب والا! اب ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ کیا واقعات رونما ہوئے ہیں یا کون سے حالات یکسر تبدیل ہو گئے ہیں جن کے لیے محترمہ اور ان کے حواری غریب عوام کو غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر سڑکوں پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کل اگر خدانخواستہ کوئی تکلیف پہنچے یا ان عوام کو اس پارٹی کے ذریعے ایک سازش کے تحت کوئی تکلیف پہنچے تو اس کا اثر کس پر ہو گا؟ غریب عوام پر۔ تباہ ہوں گے تو غریب عوام۔ برباد ہوں گے تو غریب عوام۔ لیکن اگر بفرض محال کوئی سیب گرے گا تو وہ محترمہ کی جھولی میں۔ لیکن جناب والا! یقین جانیئے وہ سیب اس جھولی میں ہرگز گرنے والا نہیں ہے۔ اس جھولی میں یہ کبھی نہیں گرے گا۔ یہ صرف ایک مفروضہ ہے اور انہی مفروضات کی وجہ سے عوام کو اب میدان میں لایا جا رہا ہے تاکہ ملک کے آئین کے ساتھ مذاق کیا جائے اور ایک کھیل کھیلا جائے۔ جناب والا! نام نہاد لانگ مارچ کا نام جب عوام نے سنا تو ان میں انتہائی بے چینی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس اقدام کے اثرات جناب والا، ملک کی زراعت، صنعت اور تجارت پر پڑ رہے ہیں۔ اس کا سب سے پہلا برا اثر ملکی سٹاک ایکسچینج پر پڑا ہے۔ جناب والا، کروڑوں روپے کا روزانہ سٹاک ایکسچینج کا نقصان ہو رہا ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس، وہ کہاوت جو ہے کہ روم جل رہا ہے اور نیرو بانسری بجا رہا ہے۔

Syed Abdullh Shah : Mr. Chairman, Sir, I think that the honourable Senator is not relevant.

Mr. Muhammad Ali Khan: It is because of this long march that I am saying what is happening in the country.

Mr. Abdul Sattar Laleka: Sir, point of order. Sir, I think Senator Abdullah Shah is a Senator, he is no more Speaker of the Sindh Assembly. I think he should desist from giving rulings, that should be left to the Chair.

Syed Abdullah Shah: I know how can speak in the House more than you.

Mr. Chairman: No, no, I think he can point out کیونکہ رولز کے مطابق relevancy ضروری ہے۔ اور کوئی ممبر point out کر سکتا ہے۔ and I have been pointing out to the honourable members جی جناب محمد علی خان صاحب۔ please continue.

جناب محمد علی خان: جناب والا! جب ملک کی تجارت ختم ہو جائے۔ سرحد ختم ہو جائے۔ تجارت تباہ ہو جائے تو پھر ان لوگوں کو بالکل کوئی غم نہیں ہے اور نہ اس کی پرواہ ہے بلکہ ان کا مطمع نظر کرسی ہے اور اس کے حصول کے لیے وہ ہر ایک کوشش کر رہے ہیں کہ ہر قیمت پر انہیں یہ کرسی مل جائے۔ جناب والا! ان غیر آئینی اقدامات کا اثر یقیناً غریب عوام پر پڑے گا۔ ان کا استحصال ہو گا یعنی ملک میں جب تمام ذرائع آمدن تباہ ہو جائیں بند ہو جائیں اور عوام افراتفری کا شکار ہو جائیں تو پھر یہ روٹی کپڑا اور مکان کے دلفریب اور دل خوش کن نعرے لگانے والے پھر عوام کی کیا خدمت کر سکیں گے۔ کہاں سے ان کو کھانے کے لیے دیں گے کہاں سے ان کو پہننے کے لیے دیں گے اور کہاں سے ان کے لیے مکان بنوا سکیں گے۔

جناب والا! اس پارٹی نے پہلے بھی عوام کا استحصال کیا اور اب بھی وہ اپنی پرانی کارکردگی میں مصروف ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس جال میں کتنے سادہ لوح آدمیوں

کو پھنسانے کی کوشش کریں گے۔ جناب والا، ایک زمانے میں بادشاہوں کے خلاف درباری سازشیں ہوا کرتی تھیں جس میں عموماً شہزادے ملوث ہوا کرتے تھے لیکن آج کل زمانہ تبدیل ہو گیا ہے۔ زمانہ جمہوریت کا آ گیا ہے۔ اب حکومت بنانے اور بگاڑنے والے عوام ہیں۔ لیکن اس کا ایک طریقہ کار ہے۔ ہر ملک کا ایک آئین ہوتا ہے۔ قوانین ہوتے ہیں۔ لیکن سازشی لوگ کسی طریقہ کار کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہ براہ راست عوام کو سڑکوں پر لانا چاہتے ہیں تاکہ انہیں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہو اور جو صریحاً ایک غیر آئینی عمل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی آئین اور قانون میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جناب والا، عوام کو اعتماد میں لینے کا طریقہ یا تو الیکشن ہے یا ریفرنڈم ہے لیکن سڑکوں کی سیاست ہم نے آج تک سنی نہیں ہے۔ خدانخواستہ اگر یہ طریقہ یہاں چل جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اسے روکنا ناممکنات میں سے ہو گا۔ پہلے تو عوام غیر مسلح ہو کر میدان میں نکلیں گے۔

(اس مرحلے پر بیرسٹر ظہور الحق جناب چیئرمین کی جگہ کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

لیکن ایک زمانہ آئیگا کہ اس کے بعد جتنی تحاریک ملک میں شروع ہوں گی اس کے لیے عوام مسلح ہو کر نکلیں گے اور ملک میں خانہ جنگی شروع ہو گی۔ اور اگر اسے ہم نے بند نہ کیا تو یقیناً یہاں سول وار شروع ہو جائے گی۔ جس کی ذمہ داری پی پی پی پر ہو گی اور اس کا نتیجہ نہایت ہی خطرناک ہو گا۔

جناب، بات آئین کے مذاق سے شروع ہو گی اور یہ جمہوری اداروں کی تباہی پر منتج ہو گی جو کہ نہایت خطرناک چیز ہے اور جب سارے جمہوری ادارے تباہ ہو جائیں تو یقیناً مارشل لاء کے لیے راستہ ہموار ہو جائے گا۔ جناب والا، بہت سی مشکلات کے بعد ہم نے یہ ملک حاصل کیا ہے اور کم از کم اپنی زندگی میں ہم جمہوریت کو تباہ نہیں ہونے دیں گے۔ کچھ بھی ہو ہم نہ صرف ان کے غلط اقدامات کی مخالفت کریں گے بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بھرپور مزاحمت بھی کریں گے۔ اب سننے میں آیا ہے کہ رواں ماہ کی اٹھارہ تاریخ کو یہ پارٹی

پارلیمنٹ کا گھیراؤ کرے گی۔ جناب والا، یہ سب کو معلوم ہے کہ سینٹ آج کے سیشن میں ہے اور نیشنل اسمبلی پروروگ ہو چکی ہے۔ لہٰذا بالفاظ دیگر وہ سینیٹ کا گھیراؤ کریں گے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس پارٹی نے سینٹ کو بدنام کرنے کی پہلے بھی کئی کوششیں کیں۔ ہمارے خلاف عدالتوں میں رٹ کیے۔ عوام کو اکسایا پبلک جلسوں میں ہمارے خلاف زہر اگلا۔ لیکن ہم ان کے خلاف آج تک ڈٹے رہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ڈٹے رہیں گے۔ ہمارا یہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ ہم وفاق کی علامت ہیں۔ اگر خدانخواستہ سینٹ کو کچھ ہو جائے اس کا اثر بد یقیناً وفاق پر پڑے گا۔ اور نقصان وفاق کا ہو گا۔ لہٰذا ہم نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ کچھ بھی ہو جائے ہم آئین کی حفاظت کے لیے انشاء اللہ تعالیٰ میدان میں نکلیں گے۔ اور پھر دیکھیں گے کہ میدان میں آئین کی حفاظت کرنے والے رہتے ہیں یا آئین کی مخالفت کرنے والے دہشت گرد میدان میں رہتے ہیں۔

جناب والا! عام طور پر یہاں یہ کہا گیا ہے کہ ہم تو قومی اسمبلی کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ ہم نے آج تک سینٹ کا نام تک نہیں لیا جناب والا، یہ ایک عجیب منطق ہے جب ایک آدمی کا نچلا حصہ پیرالائز ہو جائے تو کیا وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو سکتا ہے کیا اگر صرف سینٹ رہ جائے تو کوئی کارروائی کر سکتا ہے کوئی بل پاس ہو سکتے ہیں یا کوئی اور کام ہو سکتا ہے جناب ہم سب یہ جانتے ہیں کہ سیاسی شوشے ہیں لیکن یہ اپنی حرکات میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ جناب والا، اس سے پہلے انہوں نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کے دوران، صدر مملکت کی تقریر کے دوران جو شرمناک رویہ اختیار کیا تھا اس کی وجہ سے سارے ملک میں یہ بدنام ہو گئے اور اب یہ اس اسمبلی کو ختم کرنے کے درپے ہیں جس کے یہ خود ممبر ہیں اور جو مراعات ممبران کو حاصل ہیں ان سے یہ مستفید ہو رہے ہیں ہمیں خوف ہے کہ کل کہیں کسی بیرونی اشارے پر یہ ملک کو داؤ پر نہ لگائیں۔

جناب والا! چونکہ کرسی کی جو لگن ہے وہ نہایت خطرناک لگن ہے اللہ تعالیٰ اس لگن سے لوگوں کو بچائے۔ جناب والا! آج کل کشمیر کا جو مسئلہ ہے اس نے اپنے لیے دنیا بھر میں

ایک مقام حاصل کر لیا ہے برٹش پارلیمنٹ سے لے کر امریکہ کے ایوانوں تک اس کا تذکرہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے ہندوستان کو ہزیمت اٹھانی پڑ رہی ہے اور وہ نہایت ہی پریشان کن حالت میں ہے اس کی کوشش ہے کہ اس کا بدلہ پاکستان سے لیا جائے اور اس کے لیے وہ سب کچھ کرنے کے لیے تیار ہے جس سے یہاں تباہی اور بربادی مچے جناب والا، لہٰذا اس امر کا خاص امکان ہے کہ نام نہاد لانگ مارچ جو کروڑوں روپے خرچ ہوں گے یا جو ہو رہے ہیں شاید یہ ہندوستان کی دولت ہو جو ہمارے ہاں تباہی کے لیے خرچ کی جا رہی ہے، جناب والا، اس ضمن میں ان کی پارٹی میں یہ مسئلہ اٹھا کہ ہمارے پاس فنڈز کہاں سے آئیں گے اور دیگر سیاسی لیڈروں نے جو اس میں موجود تھے انہوں نے بھی اس بارے میں استفسار کیا تو اس کے بارے میں محترمہ نے فرمایا کہ میری ذمہ داری ہے آپ اس بات کی کوئی فکر اور پرواہ نہ کریں۔ یہ میں اپنے آپ سے بات نہیں کر رہا یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں یہ اخبارات میں آئی ہے جو میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں as for the funds are concerned that is my responsibility یہ الفاظ ہیں، جناب والا، میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ اس نام نہاد لانگ مارچ سے ہوا نکل جائے جو کہ یقینی امر ہے تو پھر دوسرا اقدم الذوالفقار تنظیم کا ہو گا جس کو پاکستان میں تباہی مچانے کے لیے میدان میں لایا جائے گا اب بھی ان کی باقاعدہ کارروائی شروع ہے اور جاری ہے اور اس ضمن میں "را" کے ایجنٹوں کے ساتھ ان کا باقاعدہ تعلق ہے اور "را" کے کافی ایجنٹ بھی ملک میں پکڑے گئے ہیں اور کچھ جو باقی رہ گئے ہیں وہ ہماری تباہی کی منصوبہ بندی میں مصروف ہیں لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ قانون شکن جتنے بھی دہشت گرد ہوں ان کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہ برتے یقیناً قوم حکومت کے ساتھ ہے۔

جناب والا! سندھ میں ویسے بھی حالات بہت دگرگوں ہیں کیونکہ الذوالفقار تنظیم اور دیگر دہشت گردوں کی وجہ سے وہاں تباہی مچی ہوئی ہے جس کے درست کرنے میں کافی وقت لگے لیکن اس پارٹی نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی اور اس کی بالکل پرواہ بھی نہیں کی

کہ ملک جل رہا ہے اس میں مزید خرابی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیا یہ حب الوطنی ہے۔ اگر ان کے دل میں حب الوطنی کا جذبہ ہوتا تو وہ یہ چیز نہ کرتے، صرف اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ حب الوطنی ہے یا ملک اور قوم دشمنی، جناب والا! انہوں نے بار بار یہ اعلان کیا کہ ہم پارلیمنٹ کا گھیراؤ کریں گے یہاں دھرنا مار کر بیٹھ جائیں گے جب تک کہ یہ حکومت ختم نہیں ہوتی۔ جناب والا! کیا یہ جمہوریت ہے، کیا یہ آئین کے تحت یہ کام ہو رہا ہے یا مکمل دہشت گردی ہے۔ جناب والا، اس پارٹی کی حکومت کی جو ابتداء ہوئی تھی وہ مارشل لاء سے شروع ہوئی تھی۔ ایک زمانے میں دنیا بھر میں ایک واحد شخص تھا جو کہ سویلیئن مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بنا اور اس نے ملک میں ہنگامی حالت کا اعلان کیا اور اب پھر وہی پارٹی حالات کو ایسا پلٹا دینے کی کوششوں میں مصروف ہے کہ ملک میں مارشل لاء کے لیے راہ ہموار ہو جائے۔ جناب والا! سب کو معلوم ہے کہ مسلم لیگ وہی جماعت تھی جس نے کہ ملک سے مارشل لاء ہٹوایا۔ جس نے کہ عوام کو اعتماد میں لیا اور ان کے بنیادی حقوق کو بحال کیا اور پھر جب جنیوا معاہدے پر دستخط ہونے لگے تو جتنی بھی پارٹیاں تھیں ان سب کے لیڈران کو بلا کر ان کے ساتھ باقاعدہ صلاح مشورہ کیا۔ جناب والا! اسی کو جمہوریت کہتے ہیں نہ کہ آئین کی دھجیاں اڑانے کی خاطر عوام کو سڑکوں پر لانے اور پارلیمنٹ کا گھیراؤ اور وہاں دھرنا مارنے کو جمہوریت کہا جاتا ہے۔ آئین میں دیئے گئے طریق کار سے ہٹ کر اگر کوئی بھی دوسرا طریقہ اختیار کرے گا تو جناب والا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ آئین کی پامالی کے مترادف ہوگا۔ اس لیے عرض ہے کہ وطن عزیز کو mobocracy سے بچانے کی خاطر میرے بھائی راجہ افضل صاحب کی تحریک کو منظور فرمایا جائے۔ شکریہ۔

<u>جناب پریذائیڈنگ آفیسر</u>: شکریہ۔ جناب عبدالرحیم مندوخیل۔

<u>جناب عبدالرحیم خان مندوخیل</u>: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ ایک اہم تحریک استحقاق جو ہمارے ملک کی موجودہ سیاسی اور آئینی حالات پر ہر پہلو سے اس پر بات ہوئی ہے اور بات ہو گی مجھے بھی موقع دیا لیکن بہر صورت

میں جناب والا! وقت کے حوالے سے اتنا عرض کروں گا کہ کل سے اس تحریک استحقاق پر برسر اقتدار پارٹی مسلم لیگ اور اپوزیشن کے پیپلز پارٹی کے نمائندوں کو مسلسل جو موقع دیا گیا اس طرح مجھے۔۔۔میں اس پروٹسٹ کو ریکارڈ پر لاتے ہوئے بات کر رہا ہوں۔ خصوصی طور پر اور کافی وقت جس میں گھنٹوں اس پر بات ہوئی ہے جو ریلیوینسی جس حد تک تھی وہ اور تھی لیکن اس پر مختلف سیاسی پہلوؤں سے بات کی گئی اس لیے میں بھی یہ حق رکھتا ہوں کہ مسلسل اس کی ریلیوینسی کے حوالے سے ملک کی تمام سیاست پر بات کروں۔ یہ میرا حق بنتا ہے۔

جناب والا! یہاں تحریک استحقاق کے حوالے سے جو کہا گیا ہے کہ جو اس وقت مارچ یا لانگ مارچ یا مظاہرہ جس کی کال دی گئی ہے یہ پارلیمینٹ کے ممبران کے استحقاق کو مجروح کرتا ہے یعنی یہ عمل ایک بریچ ہے اس لئے یہ ایڈمٹ کیا جائے، میرا پہلا نکتہ یہ ہے کہ اس سے استحقاق مجروح نہیں ہوتا۔ یہ ایڈمیسیبل نہیں ہے۔ یہ اصل نکتہ ہے اور میں جس طرح اس مسئلے کو دیکھ رہا ہوں اور جس طرح سوالات ہو رہے ہیں وہ یہ ٹرینڈ دکھا رہے ہیں کہ نتیجہ یہ ہو گا کہ یہ اعلان ہو گا کہ یہ بریچ ہے او یہ ایڈمیسیبل ہے لیکن جناب والا، میں اتنا عرض کروں کہ سیاسی تاریخ میں اور پھر ہماری آئینی تاریخ میں اگر کوئی ایسا نتیجہ نکلے تو وہ میرے خیال سے زیادہ آئین کے خلاف ہو گا۔ ہمارے آئین میں مختلف آئین کے عناصر ہیں اس میں اگر ایک طرف پارلیمنٹ ہے تو دوسری طرف بنیادی حقوق بھی ہیں اور بنیادی حقوق میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ پارلیمنٹ کا کوئی ایکٹ اگر بنیادی حقوق کے خلاف ہو تو پارلیمنٹ کا وہ ایکٹ اس حد تک وائڈ ہے، اصل بات یہ ہے کہ یہاں پہلے سے بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ سیاسی طور پر جب بھی برسر اقتدار پارٹی ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ آئیں پارلیمنٹ میں بات کریں باہر آپ نہ جائیں۔ اب بھی برسر اقتدار پارٹی کا یہ موقف ہے کہ سٹریٹس میں مظاہرہ کیوں، اور ایک یکطرفہ۔ کہ پارلیمنٹ میں ہم بات کرتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمیں پارلیمنٹ میں حق حاصل ہے کہ ہم اپنے مسائل پیش کریں مختلف قوانین میں

مختلف پالیسز میں ہم عوام کی نمائندگی کریں لیکن ساتھ ہی ساتھ اس کے باوجود کہ پارلیمنٹ ہے۔ فنڈامنٹل رائٹز ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے کی نفی نہیں کرتے۔ جناب والا، میں کم از کم چیئر سے ریکوئسٹ کروں گا ذرا آرڈر ہو۔۔۔

Mr. Presiding Officer : I request the members to please stop talking.

طارق چوہدری صاحب! مندوخیل صاحب تقریر کر رہے ہیں اور مہربانی کر کے توجہ فرمائیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! کیا میرا حق یہ نہیں بنتا کہ میں مجبوراً یہاں خود کورم کا نکتہ اٹھاؤں۔ یہاں کیوں ایسا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ بے ادبی معاف جیسے شاعروں کا جس شاعر نے مشاعرے میں اپنے شعر بیان کیے وہ خود نکل جاتا ہے۔ یہ پارلیمنٹ ہے یہاں ہم مسائل کے لیے آئے ہیں اور پھر وہ پریولیج موشن ہے جو آپ کہہ رہے ہیں کہ آسمان گرنے والا ہے کل یہاں ملک کی پارلیمنٹ بھی ختم ہو گی۔ آپ کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ بھی ختم ہو گی۔ گورنمنٹ بھی ختم ہو گی۔ subversion ہو گی اور اس کے بعد آپ نے اپنے شعر سنائے اور چلے گئے۔ with due respect اس لیے میں ریکوئیسٹ کروں گا کہ کورم پورا کیا جائے۔

(کورم کے لیے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مندوخیل صاحب کورم پورا ہو گیا۔ کورم مکمل ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ آئین میں ایک طرف پارلیمنٹ ہے دوسری طرف فنڈامنٹل رائٹز ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے کی نفی نہیں کرتے۔ یہ ایک دوسرے کو negate نہیں کر رہے ہیں۔ یہاں جو رجحان ہے یا جو سوالات ہو رہے ہیں یا جس طرح explanation دی جا رہی ہے یا جس طرح سیاسی سلوگن دیئے جا رہے ہیں وہ اس بنیاد پر ہیں کہ باقی فنڈامنٹل رائٹز withdraw ہو جائیں۔ لوگ بنیادی حقوق سے withdraw ہو جائیں۔ آپ تقریر نہ کریں، آپ مظاہرہ نہ کریں،

آپ اپنا کوئی demonstration نہ کریں۔ فرض کریں ایسی پارٹیز ہیں جن کی پارلیمنٹ میں کوئی نمائندگی نہیں ہے پھر وہ عوام کیا کریں گے۔ یہ بنیادی طور پر آئین اور ڈیموکریسی کے اصول کے خلاف ہے۔ یہ بات جس طرح یہ فکر دی جارہی ہے آئین میں آرٹیکل اپنی رائے کا اظہار، اسمبلی کا اظہار، اسی طرح پارٹیز کا اظہار۔ یہ سب باقاعدہ فنڈامنٹل رائٹز میں ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی ایک رولنگ کے ذریعے یہ رائے دے دیں کہ لوگوں کو مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ پارلیمنٹ کا جو ایکٹ ہے وہ بھی اس حد تک valid ہو گا۔ رولنگ تو اپنی جگہ پر ہے کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ آئین کو اس طرح رد کرے۔ اصل میں یہاں جو مسئلہ ہے وہ مسئلہ یہ ہے کہ عوام کے جمہوری حقوق کی پائمالی ہوئی ہے۔ اس وقت اس گورنمنٹ میں اور گورنمنٹوں کے حوالے سے بھی کہوں گا کہ آپ یہ بتائیں کہ اس وقت اس ملک میں بیروزگاری کی کیا سطح ہے۔ یہ تو عوام کا اپنا ایک مظاہرہ ہے جو وہ کریں گے اور وہ پرامن ہو گا یا ہونا چاہیئے جو کہ اصول ہے۔ آج اگر میں یہ کہوں جناب وزیراعظم صاحب اپیل کریں ملک کے بے روزگار اسلام آباد میں جمع ہو جائیں تو یہاں سے اٹک تک اور یہاں سے لاہور تک جلوس ہو گا۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کس محل میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اچھے ٹھنڈے اور گرم کمروں میں اور ہمیں روزگار مل رہا ہے۔ آپ کو معلوم ہے آپ اسی اسلام آباد میں جائیں روزگار کی کیا پوزیشن ہے۔ وزیر پٹرولیم کی مرضی سے ایک چپڑاسی لگایا جاتا ہے یہ پوزیشن ہے۔ اسلام آباد میں مارچ اپریل کے مہینوں میں پولیس کی بھرتی کے لیے کچھ سپاہیوں کی ایڈورٹائز دی گئی جناب والا آپ ذرا معلومات کریں۔ ۲۰ ہزار سے زیادہ امیدوار میٹرک پاس سپاہی بھرتی ہونے کے لیے آئے۔۔۔

میاں عالم علی لالیکا: پوائنٹ آف آرڈر۔ کیا یہ میرے محترم فاضل دوست عبدالرحیم خان مندوخیل کی تقریر relevant ہے؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! میں کوشش کروں گا کہ relevant ہو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مندوخیل صاحب میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بالکل irrelevant جارہے ہیں اور آپ ایوز کر رہے ہیں کہ پروویژن موشن کو ایڈمٹ نہیں ہونا چاہیے۔ تو آپ اگر relevant رہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب بالکل میں relevant رہوں گا لیکن اتنا مجھے حق ہوگا کہ میں ایکسپلینیشن میں اس گورنمنٹ کے خلاف احتجاج کروں جو عوام کا آئینی حق ہے۔ یہ نقطہ ثابت کرنے کے لیے مجھے یہ بتانا ہوگا کہ اور میں حیران ہوں کہ دو گھنٹے irrelevant باتوں پر فلاں جگہ فلاں وقت میں فلاں کام ہوا وہ relevant تھا اور میری یہ بات relevant نہیں ہے کہ آج اس ملک میں کیا حال ہے۔ اس وقت اس ملک میں کیا حال ہے۔ اس وقت میں آپ کو بتاتا ہوں اس وقت بیروزگاری ہے اور بیروزگاری اس حد پر ہے کہ صرف ہمیں یہاں اس خوش فہمی میں نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ تو جناب والا! اسی طرح رشوت کا کیا حال ہے۔ میں کسی کے ساتھ پرسنل نہیں ہوں۔ میں صاف بتاتا ہوں، میری کسی کے ساتھ ذاتی ہمدردی نہیں ہے۔ میں ایک اصول کی بات کرتا ہوں۔ اس سے پہلے ایک گورنمنٹ dissolve ہوئی، اس پر یہ الزام تھا۔ میں اس کے دفاع میں بات نہیں کر رہا ہوں لیکن میں کہتا ہوں کہ ابھی آپ بتا سکتے ہیں کہ اس وقت رشوت کی کیا پوزیشن ہے۔ جب ہم ان معنوں میں privileged ہیں اور جب ہم کوئی آدمی آگے بھیجتے ہیں تو گورنمنٹ کے آدمی ان سے آگے رشوت لیتے ہیں۔ علی الاعلان یہ کام نہیں ہوتا ہے۔ یہ صورت حال تمام ملک میں رشوت خوری اس حد تک پہنچ چکی ہے یعنی جب رشوت خوری اس حد تک پہنچی ہے تو اس کے معنی کیا ہیں کہ یہاں ہر قسم کی بدامنی ہوگی۔ کیوں اس وقت ہمارے ملک میں انتہائی بدامنی ہے؟ بدامنی کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ آپ کو پولیس ایکشن سے یا سپیشل کورٹ سے روک سکتے ہیں۔ جب ایک انسان بھوکا ہے اور وہ بیروزگار ہے تو یہ کچھ نہ کچھ کرے گا۔ میں پھر کہوں گا کہ جب ایک چپڑاسی کی بھرتی کے لیے اس سے ایک لاکھ روپے نقد لیے جائیں گے، یہ بات تمام ملک میں ہے جب اس سے نقد رشوت لی

جائے گی تو اس سے کیا ہو گا، بد امنی پیدا ہو گی اور یہ ہے۔ اس وقت بد امنی ہے تو اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ نتیجہ جناب والا، یہ ہے کہ عوام protest کریں گے اور protest کا عوام کو حق ہے۔ یہ آئین نے اسے دیا ہے لہٰذا اس حوالے سے یہاں یہ جو آرٹیکل ۱۷۔۱۵۔۱۹ ہے اس کے تحت ہر ایک آدمی کو حق حاصل ہے کہ وہ پروٹیسٹ کرے اور اس بات کو یہاں اس طرح لانا کہ آئین کو sabotage کیا گیا ہے، آئین کو subvert کیا جا رہا ہے جناب والا، آئین کا subversion یہ ہے۔ اگر آپ نے یہ اجازت نہ دی کہ لوگ پروٹسٹ نہ کریں اور اگر پروٹسٹ کریں تو آپ ان کو ڈنڈوں سے ماریں گے۔ لوگ پروٹسٹ کریں تو آپ ان کو گولیوں سے ماریں گے تو اصل میں یہ آئین کی subversion ہے یہاں privilege motion کے محرک راجہ صاحب نے فرمایا ہے۔۔ راجہ صاحب نے بہت بڑا گلہ کیا اگر کسی نے پنجاب کی لیڈر شپ کے بارے میں کوئی کام کیا تو اس پر پنجاب احتجاج کرے گا۔ ہم جناب اس بات پر حیران ہیں جناب والا! آپ پاکستان کے پچھلے ۴۵ سال کو سامنے رکھیں۔ اس ملک میں آئین کیوں نہیں بن رہا تھا۔ پہلے نو سالوں میں کوئی آئین نہیں بن رہا تھا کیونکہ پنجاب ڈیموکریٹک پنجاب نہیں۔ عوام کی آواز پنجاب میں نہیں۔ لیکن پنجاب کو ون یونٹ کی ضرورت تھی اور ون یونٹ کے لیے آپ نے اسمبلیاں توڑیں صوبے توڑے اور اس کے بعد کہیں آ کر آپ نے ۱۹۵۶ء کا آئین بنایا۔ یہ آپ نے کیا۔ آپ آمریت سے کہاں فارغ ہیں۔ آپ کو تو اس سے فراغت نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر آپ ہسٹری میں جائیں تو یہ سلسلہ ختم نہیں ہو گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! یہاں یہ بات کی گئی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ ایڈمیسیبلٹی پر بات کریں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! میں آرٹیکل ۶ کی طرف آ رہا ہوں۔ یہاں جو بات کی جا رہی ہے اس سے مطلب لیا جا رہا ہے کہ یہ آرٹیکل ۶ کے تحت subversion ہے، ایک abrogation ہے اور یہ treason ہے۔ فارسی میں ایک محاورہ

ہے شاید میں اسے صحیح نہ ادا کر سکوں

چہ سلاور است دزدے

کہ چراح بکف دارد

کہ چراغ ہاتھ میں لیے۔

جناب آئین کے بارے میں آپ کا یہ رویہ تھا۔ آپ مارشل لاء کو دیکھیں یعنی آخری مارشل لاء کتنے سال چلا۔ یہ کسی لیڈر شپ نے کیا کیا ایسا ملک کی دیگر قوموں نے ایسا کیا ہے۔ جنرل ضیاء الحق صاحب کہاں سے تھے۔

چوہدری امیر حسین: جناب چیئرمین، آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ یہ ابھی priliminary stage ہے، ابھی بات جو ہے وہ admissibility پر ہو رہی ہے یہاں پوری تاریخ پاکستان دھرائی جا رہی ہے اور controversial باتیں ہو رہی ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ admissibility کی حد تک تو ٹھیک ہے لیکن یہ جو باتیں ہو رہی ہیں اس سے میرا خیال ہے کہ کوئی purpose serve نہیں ہو رہا ہے، اور admissibility کو مد نظر نہیں رکھا جا رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ آپ کی بات بھی ٹھیک ہے اور مندوخیل صاحب بھی ان سب باتوں کو جانتے ہیں، ان کو fundmental rights کا بھی پتہ ہے، admissibility کا بھی ان کو پتہ ہے کہ یہ اسٹیج ابھی admissibility کی ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ تاریخ کے topic کو نہ چھڑیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: بالکل ٹھیک ہے اگر وہ irrelevant نہ ہو اس نکتہ کو واضح کرنے کے لیے بات کر رہا ہوں کہ جب تک کوئی چیز subvertion نہ ہو۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Point of order sir, firstly the Leader of the Opposition has said that ادھر تم۔ ادھر ہم how was that relevant even wrongly quoting کہ ادھر تم، ادھر ہم ۔

Ch. Amir Hussain: He is very relevant, he is on the Constitutional point.

جناب، میں گزارش کروں گا کہ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ اس وقت کسی فاضل ممبر نے کوئی irrelevant بات کی تھی یہ بات فرض کر لی جائے، اس پر کوئی objection بھی نہیں ہوا اور چیئر نے روکا بھی نہیں is does not mean کہ دوسرے فاضل ممبران کو بھی غیر متعلقہ باتیں کرنا چاہیں اور ان کو اس چیز کی اجازت دی جائے۔ جہاں تک Law and order اور employment کا مسئلہ ہے تو پھر سب سے پہلے ان کو resign کرنا چاہیے کیونکہ بلوچستان میں بھی employment کا مسئلہ ہے، وہاں گورنمنٹ میں ہوتے ہیں تو پھر وہاں یہ لوگوں کو انوائٹ کریں گے کہ یہاں آکر پارلیمنٹ کا گھیراؤ کر لیں اور اسمبلی کا تو یہ میں گزارش کروں گا کہ ان باتوں کو نہ چھیڑیں یہ admissibility پر under the Constitution بات کریں، ان کے تین ممبر بلوچستان کی کابینہ میں ہیں تو unemployment تو وہاں بھی ہے، لا اینڈ آرڈر تو وہاں بھی ہے جناب یہ پرابلم تو انٹرنیشنل ہے۔ ہمارا پوائنٹ یہ ہے کہ پارلیمنٹ کا گھیراؤ کیا جا رہا ہے آپ اس پر بات کریں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! آپ کی بات بالکل صحیح ہے، میں کوشش کروں گا کہ relevant facts آپ کے سامنے لاؤں۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! یہاں دو نکتے رکھے گئے ہیں۔ ایک نکتہ یہ ہے کہ مظاہرہ نہیں ہو سکتا، کوئی مظاہرہ جو ہے وہ آئین کے مطابق نہیں ہے۔

چوہدری امیر حسین: ایسی کوئی بات نہیں کہی ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: ان کا نتیجہ تقریباً یہی نکالا جا رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مندوخیل صاحب، بات یہ ہے کہ آپ کا تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک ملک میں un-employment ہے گرانی ہے، یہ واقعات جو ہیں یہ justify کرتے ہیں ایک agitation کو،

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: اور وہ آئین کی رو سے justified ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: (۲) چونکہ factually یہ agitation Justified ہے لہٰذا Fundamental Rights کے تحت یہ قانونی ہے اور آئینی ہے لہٰذا پرولیج موشن جو ہے وہ reject کیا جائے یہی آپ کے خیالات کا متن ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! یہ صحیح ہے لیکن دوسری طرف سے جو arguments دیے گئے ہیں.....

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بحیثیت چیئرمین میں تو یہ allow نہیں کروں گا کہ اس پر اس موقع پر تقاریر کی جائیں جس طرح کہ کل ہوئی ہیں۔ ابھی تو بات relevancy پر ہونی ہے۔ یہ ایک typical position ہے۔ آپ justify کریں کہ یہ relevant نہیں ہے یہ ایڈمیسبل نہیں ہے۔

چوہدری امیر حسین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی۔

چوہدری امیر حسین: Sir, under the Rules یہ ہوتا ہے کہ موور جو ہوتا ہے اس کو as of right شارٹ سٹیٹمنٹ دینے کا موقع دیتے ہیں۔ باقی جتنے ہماری طرف سے یا اس ایوان کے اس طرف سے فاضل ممبران بولیں گے وہ چیئر کی اسسٹنس کے لیے بولیں گے یعنی یہ چیئر کی discretion ہے کہ اپنی guidance کے لیے کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لیے ایوان کے فاضل ممبران کو کہیں کہ ہمیں گائیڈ کیا جائے، ہمیں assist کیا جائے اگر چیئرمین یہ سمجھتے ہیں کہ proper assistance نہیں ہو رہی ہے بلکہ تاریخ پاکستان دھرائی جا رہی تو پھر چیئرمین کو یہ اختیار ہے کہ وہ جس پوائنٹ تک سمجھیں کہ یہ میری guidance ہو رہی ہے، ٹھیک ہے otherwise جناب کی discretion ہے لہٰذا as of right کوئی ممبر جو ہے وہ بول نہیں سکتا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ بات بھی صحیح ہے کہ صرف موور بات کرے لیکن دو دن سے تمام ہاؤس اس بات پر گھنٹوں گھنٹوں بات کر رہا ہے۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ویسے مندوخیل صاحب، آپ مزید کتنا وقت لیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! میں کوشش کروں گا کہ کم وقت لوں اور یہ کوشش بھی کروں گا کہ ریلیونٹ بھی رہوں۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: relevant اور اختصار سے بات کریں تو ٹھیک ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! یہاں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ سینٹ کا پرویلج بریچ کیا گیا ہے مسئلہ یہ ہے اور اسی لیے یہ subversion of the Constitution ہے جب یہ subversion of the Constitution ہے۔ جناب والا! اور پھر اسی میں یہ بات بھی ہوئی ہے کہ پنجاب کی لیڈرشپ کو چھیڑا گیا تو پنجاب احتجاج کرے گا۔ میں آپ کو یاد کراؤں گا کہ یہ آئین جو ہے اس میں جو بھی نئی چیزیں ہیں، جس سے آپ آج ڈرتے ہیں۔ کیونکہ اس احتجاج کے نتیجے میں آپ ڈرتے ہیں کہ شاید مسٹر پریذیڈنٹ آپ کی گورنمنٹ کو ختم کرے وہ آرٹیکل۔۔۔۔

چوہدری امیر حسین: کوئی نہیں ڈرتا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں ڈرتے آپ۔ وہ آرٹیکل اس مارشل لاء کے بعد یعنی ۱۹۸۵ء میں رکھا۔ subversion آئین کا کیا ہوتا ہے۔ treason کیا ہوتا ہے۔ آرٹیکل چھ آپ کو یاد نہیں ہے؟ کیا ہوتا ہے آرٹیکل چھ آپ کو یاد نہیں ہے؟ لوگ مارشل لاء لگا کر آرٹیکل نمبر ۶ سے غداری کر کے وہ آپ کو نظر نہیں آتی لیکن جب لوگ جمہوری حق استعمال کرتے ہوئے آتے ہیں تو آپ کو آرٹیکل نمبر ۶ کا استعمال یاد آجاتا ہے۔ یہ ہے آپ کی logic، اور اس logic نے اس ملک کو دولخت کیا۔ کسی اور logic نے نہیں کیا ہے۔ یہ بات آپ یاد رکھیں۔ بات یہ ہے کہ subversion of the Constitution عرض یہ ہے جناب والا! سبورشن انہوں نے کیا ہے آپ بھی democratic leadership لے آئیں تو پھر ہم نے تسلیم نہ کیا تو بات ہے لیکن آپ نے جو طریقہ اختیار کیا میں یہ نہیں کہہ رہا کہ کون لیکن میں اتنا کہوں گا کہ ذوالفقار علی بھٹو پھانسی، جونیجو صاحب کو آپ نے ہوا

میں ختم کیا، بے نظیر کو آپ نے غیر آئینی طور پر ختم کیا اور اس کے بعد جتوئی صاحب کو آپ نے ۳ مہینے کا موقع دیا تھا کہ اصل جگہ پر آپ کا وزیر اعظم آجائے۔ یہ ایسی باتیں نہیں ہیں کہ پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر کہیں کہ جو ڈیموکریٹک ہو وہ سبورشن ہو جائے اور جو subversion and abrogation ہو وہ ڈیموکریٹک ہو جائے۔ یہ آپ کا منطق تاریخ نے مسترد کیا ہے۔ تو جناب والا! اس وقت جو پوزیشن ہے عوام مظاہرہ کر رہے ہیں۔ میں آپ کو پھر یقین دلاتا ہوں کہ میں کسی کے ساتھ پرسنل نہیں ہوں میں بالکل ڈیموکریٹک، آئینی لیکن جو کچھ ہوا وہ relevancy کے حوالے سے میں نے بیان کیا لوگ آرہے ہیں کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ جناب وزیر، امیر حسین نے بتایا کہ بلوچستان میں بے روزگاری ہے میں ان کو حق دے رہا ہوں اگرچہ میری تین وزارتیں ہیں میں ان کو حق دے رہا ہوں کہ احتجاج کریں اور وہ اسمبلی کے باہر آکر دھرنا مار کر بیٹھ جائیں۔

ایک آواز: آپ resign کریں ناں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں میں کیوں resign کروں وہ آئیں اور بالکل مظاہرہ کریں، میں ہاؤس کے اندر مسائل اٹھاؤں گا وہ باہر کریں اور مجھے Courage کریں گے میرا احتساب ہو گا یہ ہے ڈیموکریسی، اس کے دونوں پہلو ہیں اور اگر کوئی وہاں مظاہرہ کرے اور میں ان کو گرفتار کروں تو ان کے معنی یہ ہیں کہ چونکہ میں گورنمنٹ میں ہوں لہٰذا میں عرض کروں گا اب ڈیموکریسی ہے چونکہ میں گورنمنٹ میں ہوں اور جب میں گورنمنٹ کی اپوزیشن میں تھا اس وقت ڈیموکریسی نہیں تھی۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ڈیموکریسی نہیں تھی۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ڈیموکریسی کا عمل جو ہے مختلف stages یہ ہو سکتا ہے لوگ مظاہرہ کر رہے ہیں۔

ملک محمد علی خان: پوائنٹ آف آرڈر جناب جو دلائل دیئے جا رہے ہیں۔ میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ ۸۶ء میں مسلم لیگ کی گورنمنٹ میں جب جلسے جلوس اور مظاہروں کا جو تاریخ میں سب سے زیادہ ہوئے تھے کسی قسم کی سیاسی طور پر رکاوٹ نہیں

ڈالی گئی تھی اور آج مظاہرے کے لفظ سے غلط تاثر دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جس کی کوشش نہ کی جائے۔ کال دینے والوں نے یہ کہا ہے کہ پارلیمنٹ نے وزیر عظم ہاؤس، صدر ہاؤس کا اس وقت تک گھیراؤ کیا جائے گا جب تک حکومت تبدیل نہیں کی جاتی۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جناب ملک صاحب تشریف رکھیں۔

محمد علی خان: جناب مظاہرے کو روکنے والی بات نہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ جب یہ بات کی جائے کہ تشدد گھیراؤ اور جلاؤ کی بات کی جائے تو اس کے لیے جناب قطعاً یہ justification نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! مارچ کے معنی مظاہرہ ہے۔ آپ مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ اب آپ اگر اس کو اس طرح condemn کرتے ہیں۔ میں اس ہاؤس سے کہتا ہوں کہ آپ اس بات کو اس طرح نہ لیں نہ اپنی شکست کا کہیں کہ جو گورنمنٹ میں ہیں ان کو چھوڑیں کہ وہ مظاہرہ کریں اور آپ کے سامنے اپنے مسائل پیش کریں۔ یہاں جو سینٹ ہے میں تو کہہ رہا ہوں کہ وہ سینٹ کو اپیل کر رہے ہیں اور وہ یہاں آکر یہ اپیل کریں گے۔ نمبر ایک کہ پارلیمنٹ کے ممبران نے جو مینڈیٹ لی تھی آج ملک کے حالات اتنے خراب ہیں کہ آپ کو نئی پالیسی بنانی پڑی۔ آج تک آپ کے برسر اقتدار رہنے سے ملک کے حالات خراب ہوئے ہیں تو یہاں وہ اور کیا کر سکتے ہیں۔ میں یحییٰ بختیار صاحب کی بات کی بالکل تائید کرتا ہوں میں یہ نہیں کہوں گا کہ آرٹیکل نمبر ۵۸ کلاز نمبر ۲ سے مدد لی جائے نہیں (۱)۵۸ کے تحت جب سیاسی طور پر جب حالات ایسے بنتے ہیں کیا انگلینڈ، یورپ میں ایسی گورنمنٹ نہیں رہی ہیں جب انہوں نے دیکھ لیا کہ حالات خراب ہیں اور اب ہم کو مینڈیٹ حاصل نہیں ہے۔ ہم دوبارہ appeal to the electorate یعنی آپ کیوں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں اگرچہ آپ کو زور سے ہلائیں اور لوگ بھوکے مریں گے یعنی آپ کو میں یہ کہتا ہوں کہ آپ شیشے کے محلات میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پیرس میں کیا ہوا وہ ملکہ نے

کیا فرمایا کہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں تو جواب دیا کہ یہ روٹی مانگ رہے ہیں تو ملکہ نے کہا کہ اگر روٹی نہیں ہے تو یہ بسکٹ کھائیں۔ اور آپ اس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لوگ آئیں گے احتجاج کریں گے اور اس احتجاج سے صدر بھی آگاہ ہوں گے۔ وزیر اعظم کو بھی اس کی خبر ہو گی۔ کابینہ کو خبر ہو گی اب یہ بات ہے کہ آپ اپنا احتساب کس طرح کرتے ہیں۔ اگر آپ آئین کے کلاز (۱)۵۸ کو اپیل کرتے ہیں تو خود appeal to the electorate کرتے ہیں نیا مینڈیٹ لاتے ہیں اور اگر آپ نہیں کرتے تو کل پھر لوگ protest کریں گے، اور یہ ان کا حق ہو گا تو میرا عرض یہ ہے جناب والا! کہ یہ ایڈمسبل نہیں ہے یہ رول ۶۲ ہے:

"The question shall relate to a specific matter, the matter shall be such as requires the intervention of the Senate"

یہ ہے اصل مسئلہ، اس کو مسخ کر کے محرک نے یہاں تحریک استحقاق لکھا ہے اصل میں یہ ہے intervention of the Senate ان معنوں میں، Senate is a Parliament وہ اس مسئلے میں intervention کرے۔ عوام کے جذبات کا انعکاس کرے اور ایک ایسا ریزولیوشن پاس کرے اور حکومت کو کہے کہ عوام آپ سے تنگ ہیں۔ سینٹ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے جناب والا! یہ ذمہ داری نہیں بنتی کہ جس طرح اس کیس کو رکھا گیا ہے کہ سینٹ کہے کہ ہمارا گلا گھونٹنے والے ہیں اس لیے گولی چلاؤ، دہشت گرد، تخریب کار ہیں ان پر گولی چلاؤ، یہ نہیں ہے۔ سینٹ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آیا ملک کے عوام کے مسائل حل ہوں یا نہیں؟ عوام مطمئن ہے یا نہیں؟ لوگ آئیں گے آپ سنیں انتظامی مسائل ہیں اگر مخالف پارٹی بات نہیں کرتی تو آپ خود انتظامی مسائل حل کریں۔ لوگ آئیں گے آپ خود آنکھوں سے دیکھیں گے اگر وہ لوگ کم ہیں تو بھی اچھی بات ہے اور اگر زیادہ ہیں تو آپ کو اندازہ لگے گا اور اگر آپ زور سے منع کریں گے تو پھر واقعی بحران ہے آپ ماریں پیٹیں گے جس طرح آپ نے یہاں کیا ہے۔ یہ دہشت گرد ہیں اور گولیاں چلائیں گے یا کسی نہ کسی طرح خود گولی چلی، تو پھر بحران پیدا ہو گا۔ تو پھر جناب والا! اس کی ذمہ داری ہم جمہوری لوگوں پر عائد نہیں ہو گی اس کی ذمہ داری پھر حکمرانوں پر آئے گی۔ یہاں جو باتیں مارشل

لاء لگنے کی لوگ کر رہے ہیں۔ بابا مارشل لاء لگ جائے گا، چلو ہم نہیں مانتے مارشل لاء، لیکن آپ نے مارشل لاء سے گزر گئے ہیں ہمیں ظلم کرنے دو، ورنہ اگر احتجاج آپ نے کیا تو کیا ہوگا۔ مارشل لاء آئے گا۔ یہ منطق ہمیں سمجھ نہیں آرہی، میں ذمہ دار پارلیمنٹرین کی حیثیت سے یہاں کہتا ہوں ہم مارشل لاء والوں کو کہتے ہیں، میں یہاں ذمہ دار پارلیمنٹ کے نمائندے کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ گورنمنٹ اپوزیشن، پارلیمنٹ یہ سب مقدس ہیں۔ کن معنوں میں، ہمارے اداروں کے معنوی ہیں۔ ملک میں مشکلات کی وجہ سے جو بحران پیدا ہوتا ہے کوئی بھی شخص اگر یہ جرأت کرے ایڈونچری کی، آئین اس پر بھی بات کریں۔ اس پر ہم خاک روتے ہیں۔ اگر کسی نے کل مارشل لاء لگایا اور سب سے پہلے آپ گورنمنٹ پارٹی والے اس کے ساتھ بیٹھے ہوں تو پھر، پھر کیا ہوگا۔ آئیں ہم متحد ہوتے ہیں کہ بالکل ٹھیک ہے ہمارے ملک کے مسائل ہیں۔ ملک کے مسائل ہم حل کریں گے۔ مذاکرات ہوں گے اسمبلیوں کے اندر، پارلیمنٹ کے اندر، پارلیمنٹ کے باہر، سب کچھ ہوگا۔ لیکن اگر کوئی فوجی ایڈونچرسٹ یا کوئی اور ایڈونچرسٹ کسی نے یہ جرأت بھی کی، یہاں تو یہ سانپ کی طرح دیکھتے ہیں۔ پشتو میں کہتے ہیں سانپ کی طرح، کہتے ہیں وہ مجھے چھوڑو۔ جو کچھ میں لوٹ کھسوٹ کر رہا ہوں، لیکن اگر تم نے مظاہرہ کیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پشتو میں تو کوئی سانپ کی طرح لفظ نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: اس لیے مجھے چھوٹو کہیں کہ میں لوٹ کروں، جبر کروں، فلاں کام کروں اور اگر تم نے مظاہرہ کیا تو پھر فلاں سانپ آرہا ہے، فلاں سانپ آرہا ہے۔ ہم سب سانپ کو کہتے ہیں، جو بھی ہے ہم کسی کو اجازت نہیں دیں گے، ہماری قسمت سے کھیلنے کی ہم کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔ انشاءاللہ اگر کوئی یہ جرأت کرے گا تو پھر بھی آپ ہمیں اپوزیشن میں پائیں گے۔ تو عرض ہماری یہ ہے کہ یہ تمام باتیں جو ہیں میں کہوں گا کہ آپ ان کو ریلیکس لیں۔ اور ان سے اچھی طرح اپیل کریں کہ پرامن رہیں اور دوسرے ایڈمنسٹریٹو طریقے آپ صحیح رکھیں۔ بے ادبی معاف، یہاں تو سب کو معلوم ہے

کہ انڈر گراؤنڈ گورنمنٹ کے کیا بلا پھر رہے ہیں۔ اگر آپ ہدایت نہ دیں تو کوئی بھی حملہ نہیں کرتا۔ کیا یہ غلط بات ہے۔ اگر آپ نے ہدایت دے دی اور جیسا کہ مختلف انڈر گراؤنڈ کام کرنے والے مڈنائٹ جیکالز آپ چھوڑیں اور پر امن جلوس میں آپ ان کو چھوڑیں گے تو پھر کچھ نہیں ہو سکے گا۔ اس لیے کہ وہ گورنمنٹ کی اتھارٹیز ایسی ہیں، انہوں نے ایسے ادارے بنائے ہیں۔ یہ صاف بات ہے۔ کیوں ہم اس بات کو چھپائیں۔ انڈر گراؤنڈ وہ کام کرتے ہیں اور پھر اس پر امن مظاہرے کو سبوتاژ کرتے ہیں اور پھر لڑائی ہوتی ہے اور پھر بحران پیدا ہوتا ہے۔ وہ کون کرتے ہیں تو عرض ہماری یہ ہے کہ آئین کے تحت تو یہ بالکل ایڈمسیبل ہے اور دوسری بات میری یہ ہے کہ اگر آپ نے، چیئر نے will due respect ایسی غلطی کی کہ آپ اس چیز کو آئین کے مطابق جو ہیں مظاہرے اور حقوق بند کریں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے کانسٹی ٹیوشن کے خلاف کوئی عمل کیا۔ جب پارلیمنٹ کا ایکٹ void ہوتا ہے fundamental right

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: انشاءاللہ ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوگا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: پھر جناب والا! چونکہ یہ سیاسی مسئلہ ہے اور واقعی ہے۔ مہربانی کریں اور ہم یہ گورنمنٹ سے بھی اپیل کریں گے اور اپوزیشن سے بھی، جو پارٹیاں اس میں ہیں کہ پر امن مظاہرہ ہو اور گورنمنٹ کا اپنا احتساب کریں۔ لوگوں کو دیکھیں کہ آپ کا نامہ اعمال کیا ہے۔ باقی یہ ہے کہ ٹیکنیکل ایک مسئلہ ہے کہ وہ کس طرح پھر پریذیڈنٹ کو کہتے ہیں کہ ہم بیٹھیں گے، اس وقت تک ہم اٹھیں گے نہیں۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ آپ خود دیکھیں گے کہ اگر آپ پہ عوام کا نو کانفیڈنس ہے۔ آپ خود ایک ذمہ دار آدمی کی طرح آئیں گے اور کہیں گے کہ ہم وزارتوں سے ریزائن کرتے ہیں۔ اگر آپ کو ایسا نظر نہیں آئے گا تو ٹھیک ہے اپنی جگہ پر آپ جائیں لیکن جلوس جلسہ مظاہرہ نہ روکیں اور نہ اس کو دہشت گردی کا نام دیں۔ اور نہ یہ ایڈمسبل ہے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ افسر: اب میں فصیح اقبال صاحب سے گزارش کرتا ہوں۔

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین! بولنا مجھے کل تھا۔ لیکن ہمارے غفار صاحب نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب، یہ مسئلہ ہمارے راجہ افضل صاحب اور حافظ حسین احمد صاحب کی تحریک استحقاق پر اٹھا ہے۔ یہ بڑا قومی اہمیت کا مسئلہ۔ اس لیے کہ اس پر یہ سوچنا، ہمارے بھائی مندوخیل صاحب فرمارہے تھے، میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں کہ ساری زندگی ایک پولیٹیکل پارٹی میں رہے ہیں اور ان کی اصول بندی کا بھی میں قائل ہوں لیکن جو وجوہات انہوں نے دی ہیں وہ اس مظاہرے اور عام احتجاج سے مختلف ہیں۔ پاکستان میں ہمیشہ یہ موقع ان اداروں کو دیا گیا جس سے جمہوریت پنپنے پھولے۔ پارلیمنٹ، اسمبلیاں، یہ ادارے شروع ہی سے fragile اس لیے رہے ہیں کہ نوکر شاہی ایک طرف اور دوسری طرف ہمارے گندم نما جو لیڈرز ہیں، ان کا ہمیشہ پاکستان شکار رہا ہے۔

آپ پاکستان کی طویل تاریخ دیکھیں کہ آئینی طور پر جمہوریت یہاں بہت مختلف اور بہت مختصر حصے میں رہی ہے۔ ہمیشہ مارشل لاء یا اس قسم کے rules آئے ہیں جس میں چند لوگوں کو تو فائدہ ہوا ہے، عوام کا مستقل آئینی استحصال ہوا ہے، قانونی استحصال ہوا ہے، اخلاقی استحصال ہوا ہے۔ اب یہ موقع کہ لانگ مارچ کا احتجاج، آپ دیکھیے لانگ مارچ کی کال کے بعد آپ پورے ملک کا پریس دیکھیں، جو بیانات آئے ہیں۔ میں تو ان بیانات پہ بات کرتا ہوں کہ ملک میں ایک ایسی فضا طاری ہوئی ہے کہ جس طرح کہ کوئی آئینی حکومت کے خلاف بغاوت ہے۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اعلان پرامن ہوتا، احتجاج پرامن ہوتا تو یہ بیانات کم از کم لیڈر شپ، جو قیادت ہے اس کی طرف سے فوری تردید آنی تھی کہ یہ ایک نہایت ذمہ دارانہ مسئلہ ہے تو اسلام آباد چلو۔ اسلام آباد اس لیے چلو کہ وہ کیپیٹل ہے۔ وہاں ان اداروں کا گھیراؤ کرو۔ اب یہ آئینی مسئلہ نہیں ہے تو کیا ہے کہ آپ پارلیمنٹ کا گھیراؤ کرتے ہیں۔ یہ لفظ گھیراؤ جلاؤ، آپ ۱۹۷۰ء کی پالیٹکس میں دیکھیں، اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ پاکستان میں مارشل لاء آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پی این اے کا جو ابھی ہمارے کچھ دوستوں نے حوالہ دیا ہے اس میں ساری قوم تھی۔ لیکن اس کے باوجود اس وقت کی حکومت نے وہ تمام

حربے استعمال کیے، گولی چلائی، جیل بھرے۔ آپ نے دیکھا اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ اس کا یہی نتیجہ ہوا کہ مارشل لاء آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کبھی بھی ہم اپنی فوج کو، یہ غیر ملکی فوج نہیں ہے، یہ پاکستانی فوج ہے۔ پولیس ہماری اپنی ہے۔ اس کے ہم طریقہ کار سے تو اختلاف کر سکتے ہیں کہ فوج کو ہم کیوں ایسے موقع پہ یا ان اداروں کو کیوں موقع دیں کہ وہ غیر آئینی طور پر، جب ملک میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے وہ بیچ میں کود یں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ کال دینا یہ صریحاً غیر جمہوری بھی ہے اور غیر آئینی بھی ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ مجھے بھی اختلاف ہو سکتا ہے۔ وقت کی حکومت فرشتہ تو نہیں ہے۔ جتنی حکومتیں اس ملک میں آئی ہیں انہوں نے جب بھی عوام کے حقوق سے چشم پوشی کی ہے۔ ہاؤس میں ہمیں پوری آزادی ہے اور ہاؤس میں اپوزیشن کا بڑا حصہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ جو الیکشن کے پروسیس سے آئے ہیں وہ خود اس الیکشن پروسیس پہ یقین نہیں رکھتے۔ ورنہ ان کے لیے اتنا بڑا فلور ہے۔ اور بڑی ان کی معقول تعداد ہے۔ جس طرح باقی چیزوں میں حکومت کے ساتھ ان پارٹیوں کا اتحاد ہے اسی طرح ان پارٹیوں کا اتحاد اپوزیشن میں بھی ہے۔ ان کے لیے اتنا بڑا فورم ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سینٹ اور نیشنل اسمبلی یہ وہ فورم ہیں جن میں عوام کے مسائل حل ہوتے ہیں۔ ہم لوگ منتخب نمائندے ہیں۔ یہاں ہمارا فرض ہے اگر آج ہم کو کہیں تو ہر گلی میں، ہر محلے میں، ہر شہر میں جو منتخب ادارے ہیں یا منتخب ارکان ہیں ان کا آپ گھیراؤ کریں گے تو یہ کیا ہے۔ یہ تو قانون اپنے ہاتھ میں لینا ہے۔ ایک آئینی حکومت کو ڈس لاج کرنے کا بہتر آئینی طریقہ یہ ہے کہ ہاؤس میں نو کانفیڈنس لائیں۔ اور ہر ممبر کو آپ ایجوکیٹ کریں کہ آپ غلط طور پر اپنی حکومت کو سپورٹ کر رہے ہیں۔ یہ ان کا حق ہے اور اپوزیشن کا ایک رول ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بد قسمتی سے ہماری حکومتوں میں پچھلے دس سال سے یہ ہو رہا ہے کہ جو پارٹی الیکشن ہار جاتی ہے وہ رگنگ کا الزام لگاتی ہے۔ اگر رگنگ کا الزام ہے تو آئینی ادارے ہیں، الیکشن کمیشن ہے، دوسرے فورمز ہیں جس میں آپ نے اپیلیں کی ہوئی ہوتی ہیں، آپ نے اس الیکشن کو مانا ہے۔ اس

کے باوجود لفظ بوگس اس لیے استعمال کرنا کہ آپ کی قیادت نہیں آئی، آپ کی حکومت نہیں آئی یہ میں سمجھتا ہوں ایک بڑا غلط رجحان ہے۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں کیا ہوا کہ کون سی پارٹی پاکستان میں آئی تھی۔ سارے لوگوں کو معلوم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجیب پر، کچھ بھی ہو، یہ پارٹی ان پاور، جو میجارٹی پارٹی تھی ان کو حکومت بنانے کا حق دیا جاتا۔ لیکن یہ زبان کس نے استعمال کی تھی کہ ہم آپکے پیر توڑ دیں گے اگر آپ ڈھاکہ جائیں گے۔ مجھے افسوس یہ ہے کہ جس پارٹی کے بانیوں میں اس قسم کی چیزیں ہوں کہ جن کے الفاظ تشدد کے ہوں، آج یہ ملک میں بیانات تشدد کو ابھار رہے ہیں۔ آج یکجہتی کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں ان سے متفق ہوں کہ تمام آئینی اداروں کو پوری مکمل آزادی ہونی چاہیئے۔ سینٹ اور نیشنل اسمبلی کو مضبوط کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ یہ حکومت وقت کا بھی فرض ہے جس پر میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تک حکومت نے توجہ نہیں دی۔ اس سلسلے میں دو تین مثالیں پیش کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب بیرسٹر ظہور الحق کی بجائے جناب چیئرمین کرسی صدارت پر تشریف لائے)

ابھی دس پندرہ دن پہلے سے جب یہ کال آئی ہے۔ جو بیانات آئے ہیں ان کے سرکردہ لیڈروں کے ان میں سے کسی کی آج تک تردید نہیں ہوئی۔ ابھی ڈنڈے پر ایک مسئلہ ہوا۔ مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ ڈنڈے پکڑے گئے۔ میں کہتا ہوں کہ یہاں کلاشنکوف بھی پکڑی گئی اور کچھ نہیں ہوا۔ لیکن یہ ایک بات بتائی جارہی ہے کہ جن چیزوں کے بارے میں خبریں آرہی ہیں وہ صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے جتنے بڑے لیڈرز ہیں قیادت والے ہیں جو ان کے ساتھ ہیں انہوں نے جو بیانات دیئے ہیں ان میں کوئی سیاسی انداز نہیں ہے۔ ان میں صرف یہ ہے کہ ہم وزیراعظم کا گھیراؤ کریں گے۔ پارلیمنٹ کا گھیراؤ کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ کے گھیراؤ کا مطلب۔ یہ ہمارا بھی

استحقاق ہے اور جس پارٹی کا یہ قول ہے آپ کو پتہ ہے کہ سینٹ کے بارے میں ان کا رویہ کیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج وہ لوگ، جو اس کی زبردست مخالفت کرتے تھے وہ خود سینٹر منتخب ہو کر آئے ہیں۔ آج وہ سینٹ کا تحفظ کر رہے ہیں۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ یحییٰ بختیار صاحب ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ انہوں نے مسلم لیگ سے سیاست شروع کی اور مسلم لیگ میں ان کی بڑی خدمات ہیں لیکن انہیں یہ حق ہے کہ کسی پارٹی میں رہیں لیکن انہوں نے خود سینٹ کے بارے میں کیا کہا تھا۔ آج خدا کا شکر ہے کہ وہ خود منتخب ہو کر آئے ہیں۔ اور لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں۔ سینٹ نے اس وقت بھی جمہوریت کا تحفظ کیا جب اسمبلیاں ٹوٹیں۔ ہم نے یہاں ایک قرارداد پاس کی۔ یہ فورم ہے کہ آپ یہاں قرارداد پاس کریں۔ لوگوں کے مسائل حل کرنے سے کسی نے ہمیں روکا نہیں ہے۔ میں اس پارٹی کا ممبر ہوں جس نے ہمیشہ آئینی جدوجہد کی ہے۔ یعنی مسلم لیگ۔ اور ہمارا لیڈر قائداعظم ہیں، ان کی تقریر محفوظ ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ کسی بھی غیر آئینی حرکت کو کبھی بھی کسی پارٹی کے لیے اچھا نہیں سمجھا۔ نہ خود کیا اور نہ انہوں نے اجازت دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے احتجاج سے ملک میں مایوسی، بداعتمادی، ایک ایسی آئینی حکومت کو جو الیکشن کے ذریعہ آئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مجھے اختلاف ہے تو میں اپنی پارٹی میں کہوں۔ بلکہ یہ ایوان ہمارا ہے اس میں کسی رجمنٹیشن کی بات نہیں ہے یہ سوشلسٹ ملکوں میں ہوا ہے کہ آپ مزارعوں سے حکومت تبدیل کریں۔ اس میں تشدد ہے۔ ابھی تاجکستان میں کیا ہوا ہے۔ آج یہ عالم ہے کہ تاجکستان کی آزادی کے بعد وہاں کوئی بھی حکومت نہیں بن سکی۔

چوہدری شجاعت حسین: پوائنٹ آف آرڈر جناب۔ میں معذرت سے کہوں گا کیونکہ اذان کا وقت ہونے والا ہے اور اس کے بعد شاید موقع نہ ملے اور اقبال حیدر صاحب بھی ابھی تشریف نہیں لائے۔

جناب چیئرمین: عبداللہ شاہ صاحب آگئے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین: جی عبداللہ شاہ صاحب آگئے ہیں تو میری طرف سے اگر یہ اقبال حیدر صاحب کو پیغام بھیج دیں کہ پیپلز پارٹی کا سیکرٹریٹ جو یہاں پر اسلام آباد میں موجود ہے وہاں وہ ان کو بھی ساتھ لے جائیں اور جس کو بھی ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔ وہاں پر پورا کمرے کا کمرہ بھرا پڑا ہے ڈنڈوں کے ساتھ اور جا کر تصدیق کر لیں۔

جناب چیئرمین: کمرے میں پڑے ہیں یا باہر۔ کمرے میں ڈسکور ہوئے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین: جی ہاں۔ جو ٹرک پر لے کر آئے ہیں۔ میں نے جو صبح بتایا تھا ٹرک پر وہ لے کر آئے ہیں اور وہاں پر پڑے ہیں جا کر خود دیکھ لیں تو زیادہ مناسب رہے گا۔

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین صاحب ابھی میں نے بتایا کہ خبر تھی کہ ڈنڈے پکڑے گئے ہیں۔ جناب والا! میں اس پارٹی کی دو عملی کا ذکر کروں۔ بلوچستان میں لوگ یہ حکومت نہیں چاہتے۔ مظاہرے ہوئے اور آپ کو پتہ ہے کہ اس کا طریقہ یہی تھا کہ سٹریٹ پاور کو استعمال نہ کیا جائے۔ وہ پارٹی وہاں پر کولیشن پارٹی موجود ہے۔ بھئی کیوں موجود ہے؟ آپ جس حکومت پر اعتبار نہیں کرتے۔ جس کی قیادت پر آپ کو اعتبار نہیں ہے۔ آپ بڑے اہم صوبے پر، میرے صوبے میں بلوچستان میں آپ شریک کار ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جہاں آپ کی پالیسی سوٹ کرتی ہے وہاں تو آپ موجود ہیں حکومت میں اور جہاں سوٹ نہیں کرتی، وہاں سوٹ نہیں کرتی۔ اسی طرح سے آپ نے اپنی جمہوریت میں قیادت کے سلسلے میں جو آپ نے ڈبل سٹینڈرڈ رکھے مجھے افسوس یہ ہے کہ ان کی قیادت کو یہ بھی نہیں معلوم کہ سارے ملک میں اب لوگ جان گئے ہیں کہ پیپلز پارٹی وہاں ایک اہم کولیشن پارٹی میں موجود ہے۔ اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ وزیر احتجاج کرے بھئی حکومت سے مستعفی ہو۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ وہ حکومت میں اپوزیشن کا کردار ادا کریں

تاکہ اپوزیشن کی پارٹی، میں سمجھتا ہوں کہ وہ الائنس کر کے وہاں حکومت تبدیل بھی کر سکتے ہیں لیکن اپنے تین وزیروں کو بچانے کے لیے اور آخر وہاں کیا ہے اس پارٹی میں، ۴۵ء کی ہماری اسمبلی ہے اس میں آپ بتائیے۔

(اذان کی آواز سنائی دی)

Mr. Chairman : The House is adjourned to meet tomorrow at 10.00 AM.

(The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Tuesday, November 17, 1992)
